۱۔سموایل

حنّہ اللہ سے بچہ مانگتی ہے

1 افرائیم کے پہاڑی علاقے کے شہر راماتائم صوفیم یعنی
رامہ میں ایک اِفرائیمی رہتا تھا جس کا نام اِلقانہ بن یروحام
بن اِلیہو بن توخو بن صوف تھا۔ 2 اِلقانہ کی دو بیویاں
تھیں۔ ایک کا نام حنّہ تھا اور دوسری کا فِنِنّہ۔ فِنِنّہ کے بچے
تھے، لیکن حنّہ بے اولاد تھی۔

3 اِلقانہ ہر سال اپنے خاندان سمیت سفر کر کے سَیلا
کے مقدِس کے پاس جاتا تاکہ وہاں رب الافواج کے حضور
قربانی گزرانے اور اُس کی پرستش کرے۔ اُن دنوں میں
عیلی امام کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس سَیلا میں امام کی
خدمت انجام دیتے تھے۔ 4 ہر سال اِلقانہ اپنی قربانی پیش
کرنے کے بعد قربانی کے گوشت کے ٹکڑے فِنِنّہ اور اُس
کے بیٹے بیٹیوں میں تقسیم کرتا۔ 5 حنّہ کو بھی گوشت ملتا، لیکن
جہاں دوسروں کو ایک حصہ ملتا وہاں اُسے دو حصے ملتے تھے۔
کیونکہ اِلقانہ اُس سے بہت محبت رکھتا تھا، اگرچہ اب تک
رب کی مرضی نہیں تھی کہ حنّہ کے بچے پیدا ہوں۔ 6 فِنِنّہ کی
حنّہ سے دشمنی تھی، اِس لئے وہ ہر سال حنّہ کے بانجھ پن کا
مذاق اُڑا کر اُسے تنگ کرتی تھی۔ 7 سال بہ سال ایسا ہی
ہوا کرتا تھا۔ جب بھی وہ رب کے مقدِس کے پاس جاتے
تو فِنِنّہ حنّہ کو اِتنا تنگ کرتی کہ وہ اُس کی باتیں سن سن کر رو
پڑتی اور کھا پی نہ سکتی۔ 8 پھر اِلقانہ پوچھتا، ”حنّہ، تُو کیوں
رو رہی ہے؟ تُو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟ اُداس ہونے کی
کیا ضرورت؟ مَیں تو ہوں۔ کیا یہ دس بیٹوں سے کہیں بہتر
نہیں؟“

9 ایک دن جب وہ سَیلا میں تھے تو حنّہ کھانے پینے
کے بعد اُٹھ کر رب کے مقدِس کے پاس گئی۔ وہاں عیلی
امام دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھا تھا۔ 10 حنّہ داخل
ہوئی اور شدید پریشانی کے عالم میں پھوٹ پھوٹ کر رونے
لگی۔ رب سے دعا کرتے کرتے 11 اُس نے قسم کھائی،
”اے رب الافواج، میری بُری حالت پر نظر ڈال کر مجھے
یاد کر! اپنی خادمہ کو مت بھولنا بلکہ بیٹا عطا فرما! اگر تُو ایسا
کرے تو مَیں اُسے تجھے واپس کر دوں گی۔ اے رب،
اُس کی پوری زندگی تیرے لئے مخصوص ہو گی! اِس کا نشان
یہ ہو گا کہ اُس کے بال کبھی نہیں کٹوائے جائیں گے۔“

12 حنّہ بڑی دیر تک یوں دعا کرتی رہی۔ عیلی اُس
کے منہ پر غور کرنے لگا 13 تو دیکھا کہ حنّہ کے ہونٹ تو ہل
رہے ہیں لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی، کیونکہ حنّہ دل ہی
دل میں دعا کر رہی تھی۔ لیکن عیلی کو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ
نشے میں دُھت ہے، 14 اِس لئے اُس نے اُسے جھڑکتے
ہوئے کہا، ”تُو کب تک نشے میں دُھت رہے گی؟ مَے
پینے سے باز آ!“

15 حنّہ نے جواب دیا، ”میرے آقا، ایسی کوئی بات
نہیں ہے۔ مَیں نے نہ مَے، نہ کوئی اَور نشہ آور چیز چکھی
ہے۔ بات یہ ہے کہ مَیں بڑی رنجیدہ ہوں، اِس لئے رب
کے حضور اپنے دل کی آہ و زاری* اُنڈیل دی ہے۔ 16 یہ
نہ سمجھیں کہ مَیں نکمی عورت ہوں، بلکہ مَیں بڑے غم اور
اذیت میں دعا کر رہی تھی۔“

17 یہ سن کر عیلی نے جواب دیا، ”سلامتی سے اپنے
گھر چلی جا! اسرائیل کا خدا تیری درخواست پوری کرے۔“

*لفظی ترجمہ: اپنی جان انڈیل دی ہے۔

18 حنّہ نے کہا، ”اپنی خادمہ پر آپ کی نظرِ کرم ہو۔“ پھر اُس نے جا کر کچھ کھایا، اور اُس کا چہرہ اُداس نہ رہا۔

سموایل کی پیدائش اور بچپن

19 اگلے دن پورا خاندان صبح سویرے اُٹھا۔ اُنہوں نے مقدِس میں جا کر رب کی پرستش کی، پھر رامہ واپس چلے گئے جہاں اُن کا گھر تھا۔ اور رب نے حنّہ کو یاد کر کے اُس کی دعا سنی۔ 20 اِلقانہ اور حنّہ کے بیٹا پیدا ہوا۔ حنّہ نے اُس کا نام سموایل یعنی 'اُس کا نام اللہ ہے' رکھا، کیونکہ اُس نے کہا، ”مَیں نے اُسے رب سے مانگا۔“

21 اگلے سال اِلقانہ خاندان کے ساتھ معمول کے مطابق سَیلا گیا تاکہ رب کو سالانہ قربانی پیش کرے اور اپنی مَنت پوری کرے۔ 22 لیکن حنّہ نہ گئی۔ اُس نے اپنے شوہر سے کہا، ”جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے گا تب ہی مَیں اُسے لے کر رب کے حضور پیش کروں گی۔ اُس وقت سے وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔“ 23 اِلقانہ نے جواب دیا، ”وہ کچھ کر جو تجھے مناسب لگے۔ بچے کا دودھ چھڑانے تک یہاں رہ۔ لیکن رب اپنا کلام قائم رکھے۔“ چنانچہ حنّہ بچے کے دودھ چھڑانے تک گھر میں رہی۔

24 جب سموایل نے دودھ پینا چھوڑ دیا تو حنّہ اُسے سَیلا میں رب کے مقدِس کے پاس لے گئی، گو بچہ ابھی چھوٹا تھا۔ قربانیوں کے لئے اُس کے پاس تین بَیل، میدے کے تقریباً 16 کلوگرام اور مَے کی مشک تھی۔ 25 بَیل کو قربان گاہ پر چڑھانے کے بعد اِلقانہ اور حنّہ بچے کو عیلی کے پاس لے گئے۔ 26 حنّہ نے کہا، ”میرے آقا، آپ کی حیات کی قسم، مَیں وہی عورت ہوں جو کچھ سال پہلے یہاں آپ کی موجودگی میں کھڑی دعا کر رہی تھی۔ 27 اُس وقت مَیں نے التماس کی تھی کہ رب مجھے بیٹا عطا کرے، اور رب نے میری سنی ہے۔ 28 چنانچہ اب مَیں اپنا وعدہ پورا کر کے بیٹے کو رب کو واپس کر دیتی ہوں۔ عمر بھر وہ رب کے لئے مخصوص ہو گا۔“ تب اُس نے رب کے حضور سجدہ کیا۔

حنّہ کا گیت

2 وہاں حنّہ نے یہ گیت گایا،
”میرا دل رب کی خوشی مناتا ہے، کیونکہ اُس نے مجھے قوت عطا کی ہے۔ میرا منہ دلیری سے اپنے دشمنوں کے خلاف بات کرتا ہے، کیونکہ مَیں تیری نجات کے باعث باغ باغ ہوں۔

2 رب جیسا قدوس کوئی نہیں ہے، تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔ ہمارے خدا جیسی کوئی چٹان نہیں ہے۔
3 ڈینگیں مارنے سے باز آؤ! گستاخ باتیں مت بکو! کیونکہ رب ایسا خدا ہے جو سب کچھ جانتا ہے، وہ تمام اعمال کو تول کر پرکھتا ہے۔
4 اب بڑوں کی کمانیں ٹوٹ گئی ہیں جبکہ گرنے والے قوت سے کمربستہ ہو گئے ہیں۔
5 جو پہلے سیر تھے وہ روٹی ملنے کے لئے مزدوری کرتے ہیں جبکہ جو پہلے بھوکے تھے وہ سیر ہو گئے ہیں۔ بے اولاد عورت کے سات بچے پیدا ہوئے ہیں جبکہ وافر بچوں کی ماں مرجھا رہی ہے۔

6 رب ایک کو مرنے دیتا اور دوسرے کو زندہ ہونے دیتا ہے۔ وہ ایک کو پاتال میں اُترنے دیتا اور دوسرے کو وہاں سے نکل آنے دیتا ہے۔
7 رب ہی غریب اور امیر بنا دیتا ہے، وہی زیر کرتا اور وہی سرفراز کرتا ہے۔

8 وہ خاک میں دبے آدمی کو کھڑا کرتا ہے اور راکھ
میں لیٹے ضرورت مند کو سرفراز کرتا ہے، پھر اُنہیں رئیسوں
کے ساتھ عزت کی کرسی پر بٹھا دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی
بنیادیں رب کی ہیں، اور اُسی نے اُن پر زمین رکھی ہے۔

9 وہ اپنے وفادار پیروکاروں کے پاؤں محفوظ رکھے گا
جبکہ شریر تاریکی میں چپ ہو جائیں گے۔ کیونکہ انسان اپنی
طاقت سے کامیاب نہیں ہوتا۔
10 جو رب سے لڑنے کی جرأت کریں وہ پاش پاش
ہو جائیں گے۔ رب آسمان سے اُن کے خلاف گرج کر
دنیا کی انتہا تک سب کی عدالت کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو
تقویت اور اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو قوت عطا کرے گا۔''

11 پھر اِلقانہ اور حنّہ رامہ میں اپنے گھر واپس چلے
گئے۔ لیکن اُن کا بیٹا عیلی امام کے پاس رہا اور مقدِس میں
رب کی خدمت کرنے لگا۔

عیلی کے بیٹوں کی بےدین زندگی

12 لیکن عیلی کے بیٹے بدمعاش تھے۔ نہ وہ رب کو
جانتے تھے، **13** نہ امام کی حیثیت سے اپنے فرائض صحیح طور
پر ادا کرتے تھے۔ کیونکہ جب بھی کوئی آدمی اپنی قربانی پیش
کر کے رفاقتی کھانے کے لئے گوشت اُبالتا تو عیلی کے
بیٹے اپنے نوکر کو وہاں بھیج دیتے۔ یہ نوکر سہ شاخہ کانٹا
14 دیگ میں ڈال کر گوشت کا ہر وہ ٹکڑا اپنے مالکوں کے
پاس لے جاتا جو کانٹے سے لگ جاتا۔ یہی اُن کا تمام
اسرائیلیوں کے ساتھ سلوک تھا جو سَیلا میں قربانیاں چڑھانے
آتے تھے۔ **15** نہ صرف یہ بلکہ کئی بار نوکر اُس وقت بھی آ
جاتا جب جانور کی چربی ابھی قربان گاہ پر جلائی ہوتی تھی۔
پھر وہ تقاضا کرتا، ''مجھے امام کے لئے کچا گوشت دے دو!
اُسے اُبلا گوشت منظور نہیں بلکہ صرف کچا گوشت، کیونکہ وہ
اُسے بھوننا چاہتا ہے۔'' **16** قربانی پیش کرنے والا اعتراض
کرتا، ''پہلے تو رب کے لئے چربی جلانا ہے، اِس کے بعد
ہی جو جی چاہے لے لیں۔'' پھر نوکر بدتمیزی کرتا، ''نہیں،
اُسے ابھی دے دو، ورنہ مَیں زبردستی لے لوں گا۔'' **17** اِن
جوان اماموں کا یہ گناہ رب کی نظر میں نہایت سنگین تھا،
کیونکہ وہ رب کی قربانیاں حقیر جانتے تھے۔

ماں باپ سموایل سے ملنے آتے ہیں

18 لیکن چھوٹا سموایل رب کے حضور خدمت کرتا
رہا۔ اُسے بھی دوسرے اماموں کی طرح کتان کا بالاپوش دیا
گیا تھا۔ **19** ہر سال جب اُس کی ماں خاوند کے ساتھ
قربانی پیش کرنے کے لئے سَیلا آتی تو وہ نیا چوغہ سی کر
اُسے دے دیتی۔ **20** اور روانہ ہونے سے پہلے عیلی سموایل
کے ماں باپ کو برکت دے کر اِلقانہ سے کہتا، ''حنّہ نے
رب سے بچہ مانگ لیا اور جب ملا تو اُسے رب کو واپس کر
دیا۔ اب رب آپ کو اِس بچے کی جگہ مزید بچے دے۔''
اِس کے بعد وہ اپنے گھر چلے جاتے۔ **21** اور واقعی، رب
نے حنّہ کو مزید تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ یہ بچے گھر
میں رہے، لیکن سموایل رب کے حضور خدمت کرتے کرتے
جوان ہو گیا۔

عیلی کے بیٹے باپ کی نہیں سنتے

22 عیلی اُس وقت بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ بیٹوں کا
تمام اسرائیل کے ساتھ بُرا سلوک اُس کے کانوں تک پہنچ
گیا تھا، بلکہ یہ بھی کہ بیٹے اُن عورتوں سے ناجائز تعلقات
رکھتے ہیں جو ملاقات کے خیمے کے دروازے پر خدمت

کرتی ہیں۔ 23 اُس نے اُنہیں سمجھایا بھی تھا، ”آپ ایسی
حرکتیں کیوں کر رہے ہیں؟ مجھے تمام لوگوں سے آپ کے
شریر کاموں کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ 24 بیٹو، ایسا مت
کرنا! جو باتیں آپ کے بارے میں رب کی قوم میں پھیل
گئی ہیں وہ اچھی نہیں۔ 25 دیکھیں، اگر انسان کسی دوسرے
انسان کا گناہ کرے تو ہو سکتا ہے اللہ دونوں کا درمیانی بن
کر قصوروار شخص پر رحم کرے۔ لیکن اگر کوئی رب کا گناہ
کرے تو پھر کون اُس کا درمیانی بن کر اُسے بچائے گا؟“

لیکن عیلی کے بیٹوں نے باپ کی نہ سنی، کیونکہ رب
کی مرضی تھی کہ اُنہیں سزائے موت مل جائے۔

26 لیکن سموایل اُن سے فرق تھا۔ جتنا وہ بڑا ہوتا گیا
اُتنی اُس کی رب اور انسان کے سامنے قبولیت بڑھتی گئی۔

عیلی کے گھرانے کو سزا ملنے کی پیش گوئی

27 ایک دن ایک نبی عیلی کے پاس آیا اور کہا،
”رب فرماتا ہے، ’کیا جب تیرا باپ ہارون اور اُس کا
گھرانا مصر کے بادشاہ کے غلام تھے تو مَیں نے اپنے آپ
کو اُس پر ظاہر نہ کیا؟ 28 گو اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے
لیکن مَیں نے مقرر کیا کہ اُسی کے گھرانے کے مرد میرے
امام بن کر قربان گاہ کے سامنے خدمت کریں، بخور جلائیں
اور میرے حضور امام کا بالاپوش پہنیں۔ ساتھ ساتھ مَیں نے
اُنہیں قربان گاہ پر جلنے والی قربانیوں کا ایک حصہ ملنے کا حق
دے دیا۔ 29 تو پھر تم لوگ ذبح اور غلہ کی وہ قربانیاں حقیر
کیوں جانتے ہو جو مجھے ہی پیش کی جاتی ہیں اور جو مَیں
نے اپنی سکونت گاہ کے لئے مقرر کی تھیں؟ عیلی، تُو اپنے
بیٹوں کا مجھ سے زیادہ احترام کرتا ہے۔ تم تو میری قوم
اسرائیل کی ہر قربانی کے بہترین حصے کھا کھا کر موٹے ہو
گئے ہو۔‘

30 چنانچہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے فرماتا ہے،
’وعدہ تو مَیں نے کیا تھا کہ لاوی کے قبیلے کا تیرا گھرانا
ہمیشہ ہی امام کی خدمت سرانجام دے گا۔ لیکن اب مَیں
اعلان کرتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا! کیونکہ جو میرا احترام
کرتے ہیں اُن کا مَیں احترام کروں گا، لیکن جو مجھے حقیر
جانتے ہیں اُنہیں حقیر جانا جائے گا۔ 31 اِس لئے سن!
ایسے دن آ رہے ہیں جب مَیں تیری اور تیرے گھرانے کی
طاقت یوں توڑ ڈالوں گا کہ گھر کا کوئی بھی بزرگ نہیں پایا
جائے گا۔ 32 اور تُو مقدِس میں مصیبت دیکھے گا حالانکہ
مَیں اسرائیل کے ساتھ بھلائی کرتا رہوں گا۔ تیرے گھر میں
کبھی بھی بزرگ نہیں پایا جائے گا۔ 33 مَیں تم میں سے
ہر ایک کو تو اپنی خدمت سے نکال کر ہلاک نہیں کروں گا
جب تیری آنکھیں دھندلی سی پڑ جائیں گی اور تیری جان
ہلکان ہو جائے گی۔ لیکن تیری تمام اولاد غیرطبعی موت
مرے گی۔ 34 تیرے بیٹے حُفنی اور فینحاس دونوں ایک ہی
دن ہلاک ہو جائیں گے۔ اِس نشان سے تجھے یقین آئے گا
کہ جو کچھ مَیں نے فرمایا ہے وہ سچ ہے۔

35 تب مَیں اپنے لئے ایک امام کھڑا کروں گا جو
وفادار رہے گا۔ جو بھی میرا دل اور میری جان چاہے گی وہی
وہ کرے گا۔ مَیں اُس کے گھر کی مضبوط بنیادیں رکھوں گا،
اور وہ ہمیشہ تک میرے مسح کئے ہوئے خادم کے حضور آتا
جاتا رہے گا۔ 36 اُس وقت تیرے گھر کے بچے ہوئے
تمام افراد اُس امام کے سامنے جھک جائیں گے اور پیسے
اور روٹی مانگ کر التماس کریں گے، ’مجھے امام کی کوئی نہ
کوئی ذمہ داری دیں تاکہ روٹی کا ٹکڑا مل جائے۔‘“

اللہ سموایل سے ہم کلام ہوتا ہے

3 چھوٹا سموایل عیلی کے زیرِ نگرانی رب کے حضور خدمت

کرتا تھا۔ اُن دنوں میں رب کی طرف سے بہت کم پیغام یا رویائیں ملتی تھیں۔ **2** ایک رات عیلی جس کی آنکھیں اِتنی کمزور ہو گئی تھیں کہ دیکھنا تقریباً ناممکن تھا معمول کے مطابق سو گیا تھا۔ **3** سموایل بھی لیٹ گیا تھا۔ وہ رب کے مقدِس میں سو رہا تھا جہاں عہد کا صندوق پڑا تھا۔ شمع دان اب تک رب کے حضور جل رہا تھا **4-5** کہ اچانک رب نے آواز دی، ”سموایل!“ سموایل نے جواب دیا، ”جی، مَیں ابھی آتا ہوں۔“ وہ بھاگ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا، ”جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بلایا؟“ عیلی بولا، ”نہیں، مَیں نے تمہیں نہیں بلایا۔ واپس جا کر دوبارہ لیٹ جاؤ۔“ چنانچہ سموایل دوبارہ لیٹ گیا۔

6 لیکن رب نے ایک بار پھر آواز دی، ”سموایل!“ لڑکا دوبارہ اُٹھا اور عیلی کے پاس جا کر بولا، ”جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بلایا؟“ عیلی نے جواب دیا، ”نہیں بیٹا، مَیں نے تمہیں نہیں بلایا۔ دوبارہ سو جاؤ۔“

7 اُس وقت سموایل رب کی آواز نہیں پہچان سکتا تھا، کیونکہ ابھی اُسے رب کا کوئی پیغام نہیں ملا تھا۔ **8** چنانچہ رب نے تیسری بار آواز دی، ”سموایل!“ ایک اَور مرتبہ سموایل اُٹھ کھڑا ہوا اور عیلی کے پاس جا کر بولا، ”جی جناب، مَیں حاضر ہوں۔ آپ نے مجھے بلایا؟“ یہ سن کر عیلی نے جان لیا کہ رب سموایل سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ **9** اِس لئے اُس نے لڑکے کو بتایا، ”اب دوبارہ لیٹ جاؤ، لیکن اگلی دفعہ جب آواز سنائی دے تو تمہیں کہنا ہے، ’اے رب، فرما۔ تیرا خادم سن رہا ہے۔‘“

سموایل ایک بار پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ **10** رب آ کر وہاں کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح پکارا، ”سموایل! سموایل!“ لڑکے نے جواب دیا، ”اے رب، فرما۔ تیرا خادم سن رہا ہے۔“ **11** پھر رب سموایل سے ہم کلام ہوا، ”دیکھ، مَیں اسرائیل میں اِتنا ہولناک کام کروں گا کہ جسے بھی اِس کی خبر ملے گی اُس کے کان بجنے لگیں گے۔ **12** اُس وقت مَیں شروع سے لے کر آخر تک وہ تمام باتیں پوری کروں گا جو مَیں نے عیلی اور اُس کے گھرانے کے بارے میں کی ہیں۔ **13** مَیں عیلی کو آگاہ کر چکا ہوں کہ اُس کا گھرانا ہمیشہ تک میری عدالت کا نشانہ بنا رہے گا۔ کیونکہ گو اُسے صاف معلوم تھا کہ اُس کے بیٹے اپنی غلط حرکتوں سے میرا غضب اپنے آپ پر لائیں گے تو بھی اُس نے اُنہیں کرنے دیا اور نہ روکا۔ **14** مَیں نے قسم کھائی ہے کہ عیلی کے گھرانے کا قصور نہ ذبح اور نہ غلہ کی کسی قربانی سے دُور کیا جا سکتا ہے بلکہ اِس کا کفارہ کبھی بھی نہیں دیا جا سکے گا!“

15 اِس کے بعد سموایل صبح تک اپنے بستر پر لیٹا رہا۔ پھر وہ معمول کے مطابق اُٹھا اور رب کے گھر کے دروازے کھول دیئے۔ وہ عیلی کو اپنی رویا بتانے سے ڈرتا تھا، **16** لیکن عیلی نے اُسے بلا کر کہا، ”سموایل، میرے بیٹے!“ سموایل نے جواب دیا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“ **17** عیلی نے پوچھا، ”رب نے تمہیں کیا بتایا ہے؟ کوئی بھی بات مجھ سے مت چھپانا! اللہ تمہیں سخت سزا دے اگر تم ایک لفظ بھی مجھ سے پوشیدہ رکھو۔“ **18** پھر سموایل نے اُسے کھل کر سب کچھ بتا دیا اور ایک بات بھی نہ چھپائی۔ عیلی نے کہا، ”وہی رب ہے۔ جو کچھ اُس کی نظر میں ٹھیک ہے اُسے وہ کرے۔“

19 سموایل جوان ہوتا گیا، اور رب اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے سموایل کی ہر بات پوری ہونے دی۔ **20** پورے اسرائیل نے دان سے لے کر بیرسبع تک جان لیا کہ رب نے اپنے نبی سموایل کی تصدیق کی ہے۔ **21** اگلے سالوں میں بھی رب سَیلا میں اپنے کلام سے سموایل پر ظاہر ہوتا رہا۔

4 یوں سموایل کا کلام سَیلا سے نکل کر پورے اسرائیل میں پھیل گیا۔

فلستی عہد کا صندوق چھین لیتے ہیں

ایک دن اسرائیل کی فلستیوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی۔ اسرائیلیوں نے لڑنے کے لئے نکل کر ابن عزر کے پاس اپنی لشکرگاہ لگائی جبکہ فلستیوں نے افیق کے پاس اپنے ڈیرے ڈالے۔ **2** پہلے فلستیوں نے اسرائیلیوں پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے اسرائیل کو شکست دی۔ تقریباً 4,000 اسرائیلی میدانِ جنگ میں ہلاک ہوئے۔

3 فوج لشکرگاہ میں واپس آئی تو اسرائیل کے بزرگ سوچنے لگے، ”رب نے فلستیوں کو ہم پر کیوں فتح پانے دی؟ آؤ، ہم رب کے عہد کا صندوق سَیلا سے لے آئیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ چل کر ہمیں دشمن سے بچائے۔“

4 چنانچہ عہد کا صندوق جس کے اوپر رب الافواج کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے سَیلا سے لایا گیا۔ عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی ساتھ آئے۔ **5** جب عہد کا صندوق لشکرگاہ میں پہنچا تو اسرائیلی نہایت خوش ہو کر بلند آواز سے نعرے لگانے لگے۔ اِتنا شور مچ گیا کہ زمین ہل گئی۔

6 یہ سن کر فلستی چونک اُٹھے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ”یہ کیسا شور ہے جو اسرائیلی لشکرگاہ میں ہو رہا ہے؟“ جب پتا چلا کہ رب کے عہد کا صندوق اسرائیلی لشکرگاہ میں آ گیا ہے **7** تو وہ گھبرا کر چلّائے، ”اُن کا دیوتا اُن کی لشکرگاہ میں آ گیا ہے۔ ہائے، ہمارا ستیاناس ہو گیا ہے! پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا ہے۔ **8** ہم پر افسوس! کون ہمیں اِن طاقتور دیوتاؤں سے بچائے گا؟ کیونکہ اِن ہی نے ریگستان میں مصریوں کو ہر قسم کی بلا سے مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ **9** بھائیو، اب دلیر ہو اور مردانگی دکھاؤ، ورنہ ہم اُسی طرح عبرانیوں کے غلام بن جائیں گے جیسے وہ اب تک ہمارے غلام تھے۔ مردانگی دکھا کر لڑو!“ **10** آپس میں ایسی باتیں کرتے کرتے فلستی لڑنے کے لئے نکلے اور اسرائیل کو شکست دی۔ ہر طرف قتلِ عام نظر آیا، اور 30,000 پیادے اسرائیلی کام آئے۔ باقی سب فرار ہو کر اپنے اپنے گھروں میں چھپ گئے۔ **11** عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی اُسی دن ہلاک ہوئے، اور اللہ کے عہد کا صندوق فلستیوں کے قبضے میں آ گیا۔

عیلی کی موت

12 اُسی دن بن یمین کے قبیلے کا ایک آدمی میدانِ جنگ سے بھاگ کر سَیلا پہنچ گیا۔ اُس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور سر پر خاک تھی۔ **13-15** عیلی سڑک کے کنارے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ اب اندھا ہو چکا تھا، کیونکہ اُس کی عمر 98 سال تھی۔ وہ بڑی بےچینی سے راستے پر دھیان دے رہا تھا تاکہ جنگ کی کوئی تازہ خبر مل جائے، کیونکہ اُسے اِس بات کی بڑی فکر تھی کہ اللہ کا صندوق لشکرگاہ میں ہے۔

جب وہ آدمی شہر میں داخل ہوا اور لوگوں کو سارا ماجرا سنایا تو پورا شہر چلّانے لگا۔ جب عیلی نے شور سنا تو اُس نے پوچھا، ”یہ کیا شور ہے؟“ بن یمینی دوڑ کر عیلی کے پاس آیا اور بولا، **16** ”مَیں میدانِ جنگ سے آیا ہوں۔ آج ہی مَیں وہاں سے فرار ہوا۔“ عیلی نے پوچھا، ”بیٹا، کیا ہوا؟“ **17** قاصد نے جواب دیا، ”اسرائیلی فلستیوں کے سامنے فرار ہوئے۔ فوج کو ہر طرف شکست ماننی پڑی، اور آپ کے دونوں بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی مارے گئے ہیں۔ افسوس، اللہ کا صندوق بھی دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے۔“

18 عہد کے صندوق کا ذکر سنتے ہی عیلی اپنی کرسی پر

سے پیچھے کی طرف گر گیا۔ چونکہ وہ بوڑھا اور بھاری بھرکم تھا اِس لئے اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ وہیں مقدِس کے دروازے کے پاس ہی مر گیا۔ وہ 40 سال اسرائیل کا قاضی رہا تھا۔

فینحاس کی بیوہ کی موت

19 اُس وقت عیلی کی بہو یعنی فینحاس کی بیوی کا پاؤں بھاری تھا اور بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ جب اُس نے سنا کہ اللہ کا صندوق دشمن کے ہاتھ میں آ گیا ہے اور کہ سسر اور شوہر دونوں مر گئے ہیں تو اُسے اِتنا سخت صدمہ پہنچا کہ وہ شدید دردِ زہ میں مبتلا ہو گئی۔ وہ جھک گئی، اور بچہ پیدا ہوا۔ **20** اُس کی جان نکلنے لگی تو دائیوں نے اُس کی حوصلہ افزائی کر کے کہا، ”ڈرو مت! تمہارے بیٹا پیدا ہوا ہے۔“ لیکن ماں نے نہ جواب دیا، نہ بات پر دھیان دیا۔ **21-22** کیونکہ وہ اللہ کے صندوق کے چھن جانے اور سسر اور شوہر کی موت کے باعث نہایت بے دل ہو گئی تھی۔ اُس نے کہا، ”بیٹے کا نام یکبود یعنی ’جلال کہاں رہا‘ ہے، کیونکہ اللہ کے صندوق کے چھن جانے سے اللہ کا جلال اسرائیل سے جاتا رہا ہے۔“

فلستیوں میں عہد کا صندوق

5 فلستی اللہ کا صندوق ابن عزر سے اشدود شہر میں لے گئے۔ **2** وہاں اُنہوں نے اُسے اپنے دیوتا دجون کے مندر میں بت کے قریب رکھ دیا۔ **3** اگلے دن صبح سویرے جب اشدود کے باشندے مندر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دجون کا مجسمہ منہ کے بل رب کے صندوق کے سامنے ہی پڑا ہے۔ اُنہوں نے دجون کو اُٹھا کر دوبارہ اُس کی جگہ پر کھڑا کیا۔ **4** لیکن اگلے دن جب صبح سویرے آئے تو دجون دوبارہ منہ کے بل رب کے صندوق کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ بت کا سر اور ہاتھ ٹوٹ کر دہلیز پر پڑے تھے۔ صرف دھڑ رہ گیا تھا۔ **5** یہی وجہ ہے کہ آج تک دجون کا کوئی بھی پجاری یا مہمان اشدود کے مندر کی دہلیز پر قدم نہیں رکھتا۔

6 پھر رب نے اشدود اور گرد و نواح کے دیہاتوں پر سخت دباؤ ڈال کر باشندوں کو پریشان کر دیا۔ اُن میں اچانک اذیت ناک پھوڑوں کی وبا پھیل گئی۔ **7** جب اشدود کے لوگوں نے اِس کی وجہ جان لی تو وہ بولے، ”لازم ہے کہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے پاس نہ رہے۔ کیونکہ اُس کا ہم پر اور ہمارے دیوتا دجون پر دباؤ ناقابلِ برداشت ہے۔“

8 اُنہوں نے تمام فلستی حکمرانوں کو اکٹھا کر کے پوچھا، ”ہم اسرائیل کے خدا کے صندوق کے ساتھ کیا کریں؟“

اُنہوں نے مشورہ دیا، ”اُسے جات شہر میں لے جائیں۔“ **9** لیکن جب عہد کا صندوق جات میں چھوڑا گیا تو رب کا دباؤ اُس شہر پر بھی آ گیا۔ بڑی افراتفری پیدا ہوئی، کیونکہ چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک سب کو اذیت ناک پھوڑے نکل آئے۔ **10** تب اُنہوں نے عہد کا صندوق آگے عقرون بھیج دیا۔

لیکن صندوق ابھی پہنچنے والا تھا کہ عقرون کے باشندے چیخنے لگے، ”وہ اسرائیل کے خدا کا صندوق ہمارے پاس لائے ہیں تاکہ ہمیں ہلاک کر دیں!“ **11** تمام فلستی حکمرانوں کو دوبارہ بلایا گیا، اور عقرونیوں نے تقاضا کیا کہ صندوق کو شہر سے دُور کیا جائے۔ وہ بولے، ”اِسے وہاں واپس بھیجا جائے جہاں سے آیا ہے، ورنہ یہ ہمیں بلکہ پوری قوم کو ہلاک کر ڈالے گا۔“ کیونکہ شہر پر رب کا سخت دباؤ

حاوی ہو گیا تھا۔ مہلک وبا کے باعث اُس میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ 12 جو مرنے سے بچا اُسے کم از کم پھوڑے نکل آئے۔ چاروں طرف لوگوں کی چیخ پکار فضا میں بلند ہوئی۔

عہد کا صندوق اسرائیل واپس لایا جاتا ہے

6 اللہ کا صندوق اب سات مہینے فلستیوں کے پاس رہا تھا۔ 2 آخرکار اُنہوں نے اپنے تمام پجاریوں اور رمّالوں کو بلا کر اُن سے مشورہ کیا، ”اب ہم رب کے صندوق کا کیا کریں؟ ہمیں بتائیں کہ اِسے کس طرح اِس کے اپنے ملک میں واپس بھیجیں۔“

3 پجاریوں اور رمّالوں نے جواب دیا، ”اگر آپ اُسے واپس بھیجیں تو ویسے مت بھیجنا بلکہ قصور کی قربانی ساتھ بھیجنا۔ تب آپ کو شفا ملے گی، اور آپ جان لیں گے کہ وہ آپ کو سزا دینے سے کیوں نہیں باز آیا۔“

4 فلستیوں نے پوچھا، ”ہم اُسے کس قسم کی قصور کی قربانی بھیجیں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”فلستیوں کے پانچ حکمران ہیں، اِس لئے سونے کے پانچ پھوڑے اور پانچ چوہے بنوائیں، کیونکہ آپ سب اِس ایک ہی وبا کی زد میں آئے ہوئے ہیں، خواہ حکمران ہوں، خواہ رعایا۔ 5 سونے کے یہ پھوڑے اور ملک کو تباہ کرنے والے چوہے بنا کر اسرائیل کے دیوتا کا احترام کریں۔ شاید وہ یہ دیکھ کر آپ، آپ کے دیوتاؤں اور ملک کو سزا دینے سے باز آئے۔ 6 آپ کیوں پرانے زمانے کے مصریوں اور اُن کے بادشاہ کی طرح اَڑ جائیں؟ کیونکہ اُس وقت اللہ نے مصریوں کو اِتنی سخت مصیبت میں ڈال دیا کہ آخرکار اُنہیں اسرائیلیوں کو جانے دینا پڑا۔

7 اب بیل گاڑی بنا کر اُس کے آگے دو گائیں جوتیں۔ ایسی گائیں ہوں جن کے دودھ پینے والے بچے ہوں اور جن پر اب تک جوا نہ رکھا گیا ہو۔ گائیوں کو بیل گاڑی کے آگے جوتیں، لیکن اُن کے بچوں کو ساتھ جانے نہ دیں بلکہ اُنہیں کہیں بند رکھیں۔ 8 پھر رب کا صندوق بیل گاڑی پر رکھا جائے اور اُس کے ساتھ ایک تھیلا جس میں سونے کی وہ چیزیں ہوں جو آپ قصور کی قربانی کے طور پر بھیج رہے ہیں۔ اِس کے بعد گائیوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ 9 غور کریں کہ وہ کون سا راستہ اختیار کریں گی۔ اگر اسرائیل کے بیت شمس کی طرف چلیں تو پھر معلوم ہو گا کہ رب ہم پر یہ بڑی مصیبت لایا ہے۔ لیکن اگر وہ کہیں اَور چلیں تو مطلب ہو گا کہ اسرائیل کے دیوتا نے ہمیں سزا نہیں دی بلکہ سب کچھ اتفاق سے ہوا ہے۔“

10 فلستیوں نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے دو گائیں نئی بیل گاڑی میں جوت کر اُن کے چھوٹے بچوں کو کہیں بند رکھا۔ 11 پھر اُنہوں نے عہد کا صندوق اُس تھیلے سمیت جس میں سونے کے چوہے اور پھوڑے تھے بیل گاڑی پر رکھا۔

12 جب گائیوں کو چھوڑ دیا گیا تو وہ ڈکراتی ڈکراتی سیدھی بیت شمس کے راستے پر آ گئیں اور نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹیں۔ فلستیوں کے سردار بیت شمس کی سرحد تک اُن کے پیچھے چلے۔

13 اُس وقت بیت شمس کے باشندے نیچے وادی میں گندم کی فصل کاٹ رہے تھے۔ عہد کا صندوق دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔ 14 بیل گاڑی ایک کھیت تک پہنچی جس کا مالک بیت شمس کا رہنے والا یشوع تھا۔ وہاں وہ ایک بڑے پتھر کے پاس رُک گئی۔ لوگوں نے بیل گاڑی کی لکڑی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُسے جلا دیا اور گائیوں کو ذبح کر

کے رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کیا۔ 15 لاوی کے قبیلے کے کچھ مردوں نے رب کے صندوق کو بیل گاڑی سے اُٹھا کر سونے کی چیزوں کے تھیلے سمیت پتھر پر رکھ دیا۔ اُس دن بیت شمس کے لوگوں نے رب کو بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں پیش کیں۔

16 یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد فلستی سردار اُسی دن عقرون واپس چلے گئے۔ 17 فلستیوں نے اپنا قصور دُور کرنے کے لئے ہر ایک شہر کے لئے سونے کا ایک پھوڑا بنا لیا تھا یعنی اشدود، غزہ، اسقلون، جات اور عقرون کے لئے ایک ایک پھوڑا۔ 18 اِس کے علاوہ اُنہوں نے ہر شہر اور اُس کے گرد و نواح کی آبادیوں کے لئے سونے کا ایک ایک چوہا بنا لیا تھا۔ جس بڑے پتھر پر عہد کا صندوق رکھا گیا وہ آج تک یشوع بیت شمسی کے کھیت میں اِس بات کی گواہی دیتا ہے۔

عہد کا صندوق قریت یعریم میں

19 لیکن رب نے بیت شمس کے باشندوں کو سزا دی، کیونکہ اُن میں سے بعض نے عہد کے صندوق میں نظر ڈالی تھی۔ اُس وقت 70 افراد ہلاک ہوئے۔ رب کی یہ سخت سزا دیکھ کر بیت شمس کے لوگ ماتم کرنے لگے۔ 20 وہ بولے، ”کون اِس مقدّس خدا کے حضور قائم رہ سکتا ہے؟ یہ ہمارے بس کی بات نہیں، لیکن ہم رب کا صندوق کس کے پاس بھیجیں؟“ 21 آخر میں اُنہوں نے قِریَت یعریم کے باشندوں کو پیغام بھیجا، ”فلستیوں نے رب کا صندوق واپس کر دیا ہے۔ اب آئیں اور اُسے اپنے پاس لے جائیں!“

7 یہ سن کر قِریَت یعریم کے مرد آئے اور رب کا صندوق اپنے شہر میں لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اُسے ابی نداب کے گھر میں رکھ دیا جو پہاڑی پر تھا۔ ابی نداب کے بیٹے اِلی عزر کو مخصوص کیا گیا تاکہ وہ عہد کے صندوق کی پہرہ داری کرے۔

توبہ کی وجہ سے اسرائیلی فلستیوں پر فتح پاتے ہیں

2 عہد کا صندوق 20 سال کے طویل عرصے تک قِریَت یعریم میں پڑا رہا۔ اِس دوران تمام اسرائیل ماتم کرتا رہا، کیونکہ لگتا تھا کہ رب نے اُنہیں ترک کر دیا ہے۔ 3 پھر سموایل نے تمام اسرائیلیوں سے کہا، ”اگر آپ واقعی رب کے پاس واپس آنا چاہتے ہیں تو اجنبی معبودوں اور عستارات دیوی کے بت دُور کر دیں۔ پورے دل کے ساتھ رب کے تابع ہو کر اُسی کی خدمت کریں۔ پھر ہی وہ آپ کو فلستیوں سے بچائے گا۔“

4 اسرائیلیوں نے اُس کی بات مان لی۔ وہ بعل اور عستارات کے بتوں کو پھینک کر صرف رب کی خدمت کرنے لگے۔ 5 تب سموایل نے اعلان کیا، ”پورے اسرائیل کو مِصفاہ میں جمع کریں تو مَیں وہاں رب سے دعا کر کے آپ کی سفارش کروں گا۔“ 6 چنانچہ وہ سب مِصفاہ میں جمع ہوئے۔ توبہ کا اظہار کر کے اُنہوں نے کنوئیں سے پانی نکال کر رب کے حضور اُنڈیل دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے پورا دن روزہ رکھا اور اقرار کیا، ”ہم نے رب کا گناہ کیا ہے۔“ وہاں مِصفاہ میں سموایل نے اسرائیلیوں کے لئے کچہری لگائی۔

7 فلستی حکمرانوں کو پتا چلا کہ اسرائیلی مِصفاہ میں جمع ہوئے ہیں تو وہ اُن سے لڑنے کے لئے آئے۔ یہ سن کر اسرائیلی سخت گھبرا گئے 8 اور سموایل سے منت کی، ”دعا کرتے رہیں! رب ہمارے خدا سے التماس کرنے سے نہ رُکیں تاکہ وہ ہمیں فلستیوں سے بچائے۔“ 9 تب سموایل نے بھیڑ کا دودھ پیتا بچہ چن کر رب کو بھسم ہونے والی

قربانی کے طور پر پیش کیا۔ ساتھ ساتھ وہ رب سے التماس کرتا رہا۔

اور رب نے اُس کی سنی۔ 10 سموایل ابھی قربانی پیش کر رہا تھا کہ فلستی وہاں پہنچ کر اسرائیلیوں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن اُس دن رب نے زور سے کڑکتی ہوئی آواز سے فلستیوں کو اِتنا دہشت زدہ کر دیا کہ وہ درہم برہم ہو گئے اور اسرائیلی آسانی سے اُنہیں شکست دے سکے۔ 11 اسرائیلیوں نے مِصفاہ سے نکل کر بیت کار کے نیچے تک دشمن کا تعاقب کیا۔ راستے میں بہت سے فلستی ہلاک ہوئے۔

12 اِس فتح کی یاد میں سموایل نے مِصفاہ اور شین کے درمیان ایک بڑا پتھر نصب کر دیا۔ اُس نے پتھر کا نام ابن عزر یعنی 'مدد کا پتھر' رکھا۔ کیونکہ اُس نے کہا، ''یہاں تک رب نے ہماری مدد کی ہے۔'' 13 اِس طرح فلستیوں کو مغلوب کیا گیا، اور وہ دوبارہ اسرائیل کے علاقے میں نہ گھسے۔ جب تک سموایل جیتا رہا فلستیوں پر رب کا سخت دباؤ رہا۔ 14 اور عقرون سے لے کر جات تک جتنی اسرائیلی آبادیاں فلستیوں کے ہاتھ میں آ گئی تھیں وہ سب اُن کی زمینوں سمیت دوبارہ اسرائیل کے قبضے میں آ گئیں۔ اموریوں کے ساتھ بھی صلح ہو گئی۔

15 سموایل اپنے جیتے جی اسرائیل کا قاضی اور راہنما رہا۔ 16 ہر سال وہ بیت ایل، جِلجال اور مِصفاہ کا دَورہ کرتا، کیونکہ اِن تین جگہوں پر وہ اسرائیلیوں کے لئے کچہری لگایا کرتا تھا۔ 17 اِس کے بعد وہ دوبارہ رامہ اپنے گھر واپس آ جاتا جہاں مستقل کچہری تھی۔ وہاں اُس نے رب کے لئے قربان گاہ بھی بنائی تھی۔

اسرائیل بادشاہ کا تقاضا کرتا ہے

8 جب سموایل بوڑھا ہوا تو اُس نے اپنے دو بیٹوں کو اسرائیل کے قاضی مقرر کیا۔ 2 بڑے کا نام یوایل تھا اور چھوٹے کا ابیاہ۔ دونوں بیرسبع میں لوگوں کی کچہری لگاتے تھے۔ 3 لیکن وہ باپ کے نمونے پر نہیں چلتے بلکہ رشوت کھا کر غلط فیصلے کرتے تھے۔

4 پھر اسرائیل کے بزرگ مل کر سموایل کے پاس آئے، جو رامہ میں تھا۔ 5 اُنہوں نے کہا، ''دیکھیں، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور آپ کے بیٹے آپ کے نمونے پر نہیں چلتے۔ اب ہم پر بادشاہ مقرر کریں تاکہ وہ ہماری اُس طرح راہنمائی کرے جس طرح دیگر اقوام میں دستور ہے۔''

6 جب بزرگوں نے راہنمائی کے لئے بادشاہ کا تقاضا کیا تو سموایل نہایت ناخوش ہوا۔ چنانچہ اُس نے رب سے ہدایت مانگی۔ 7 رب نے جواب دیا، ''جو کچھ بھی وہ تجھ سے مانگتے ہیں اُنہیں دے دے۔ اِس سے وہ تجھے رد نہیں کر رہے بلکہ مجھے، کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ مَیں اُن کا بادشاہ رہوں۔ 8 جب سے مَیں اُنہیں مصر سے نکال لایا وہ مجھے چھوڑ کر دیگر معبودوں کی خدمت کرتے آئے ہیں۔ اور اب وہ تجھ سے بھی یہی سلوک کر رہے ہیں۔ 9 اُن کی بات مان لے، لیکن سنجیدگی سے اُنہیں اُن پر حکومت کرنے والے بادشاہ کے حقوق سے آگاہ کر۔''

بادشاہ کے حقوق

10 سموایل نے بادشاہ کا تقاضا کرنے والوں کو سب کچھ کہہ سنایا جو رب نے اُسے بتایا تھا۔ 11 وہ بولا، ''جو بادشاہ آپ پر حکومت کرے گا اُس کے یہ حقوق ہوں گے: وہ آپ کے بیٹوں کی بھرتی کر کے اُنہیں اپنے رتھوں اور

گھوڑوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دے گا۔ اُنہیں اُس کے
رتھوں کے آگے آگے دوڑنا پڑے گا۔ 12 کچھ اُس کی فوج
کے جنرل اور کپتان بنیں گے، کچھ اُس کے کھیتوں میں ہل
چلانے اور فصلیں کاٹنے پر مجبور ہو جائیں گے، اور بعض کو
اُس کے ہتھیار اور رتھ کا سامان بنانا پڑے گا۔ 13 بادشاہ
آپ کی بیٹیوں کو آپ سے چھین لے گا تاکہ وہ اُس کے
لئے کھانا پکائیں، روٹی بنائیں اور خوشبو تیار کریں۔ 14 وہ
آپ کے کھیتوں اور آپ کے انگور اور زیتون کے باغوں کا
بہترین حصہ چن کر اپنے ملازموں کو دے دے گا۔ 15 بادشاہ
آپ کے اناج اور انگور کا دسواں حصہ لے کر اپنے افسروں
اور ملازموں کو دے دے گا۔ 16 آپ کے نوکر نوکرانیاں،
آپ کے موٹے تازے بیل اور گدھے اُسی کے استعمال
میں آئیں گے۔ 17 وہ آپ کی بھیڑبکریوں کا دسواں حصہ
طلب کرے گا، اور آپ خود اُس کے غلام ہوں گے۔

18 تب آپ پچھتا کر کہیں گے، 'ہم نے بادشاہ کا
تقاضا کیوں کیا؟' لیکن جب آپ رب کے حضور چیختے
چلاتے مدد چاہیں گے تو وہ آپ کی نہیں سنے گا۔"

19 لیکن لوگوں نے سموایل کی بات نہ مانی بلکہ کہا،
"نہیں، تو بھی ہم بادشاہ چاہتے ہیں، 20 کیونکہ پھر ہی ہم
دیگر قوموں کی مانند ہوں گے۔ پھر ہمارا بادشاہ ہماری
راہنمائی کرے گا اور جنگ میں ہمارے آگے آگے چل کر
دشمن سے لڑے گا۔" 21 سموایل نے رب کے حضور یہ
باتیں دہرائیں۔ 22 رب نے جواب دیا، "اُن کا تقاضا
پورا کر، اُن پر بادشاہ مقرر کر!"

پھر سموایل نے اسرائیل کے مردوں سے کہا، "ہر
ایک اپنے اپنے شہر واپس چلا جائے۔"

ساؤل باپ کی گدھیاں تلاش کرتا ہے

9 بن یمین کے قبائلی علاقے میں ایک بن یمینی بنام قیس
رہتا تھا جس کا اچھا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ باپ کا نام ابی ایل
بن صرور بن بکورت بن افیخ تھا۔ 2 قیس کا بیٹا ساؤل
جوان اور خوب صورت تھا بلکہ اسرائیل میں کوئی اَور اِتنا
خوب صورت نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ وہ اِتنا لمبا تھا کہ باقی
سب لوگ صرف اُس کے کندھوں تک آتے تھے۔

3 ایک دن ساؤل کے باپ قیس کی گدھیاں گم ہو
گئیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے اپنے بیٹے ساؤل کو حکم دیا، "نوکر
کو اپنے ساتھ لے کر گدھیوں کو ڈھونڈ لائیں۔" 4 دونوں
آدمی افرائیم کے پہاڑی علاقے اور سلیسہ کے علاقے میں
سے گزرے، لیکن بے سود۔ پھر اُنہوں نے سعلیم کے
علاقے میں کھوج لگایا، لیکن وہاں بھی گدھیاں نہ ملیں۔ اِس
کے بعد وہ بن یمین کے علاقے میں گھومتے پھرے، لیکن
بے فائدہ۔ 5 چلتے چلتے وہ صوف کے قریب پہنچ گئے۔
ساؤل نے نوکر سے کہا، "آؤ، ہم گھر واپس چلیں، ایسا نہ
ہو کہ والد گدھیوں کی نہیں بلکہ ہماری فکر کریں۔"

6 لیکن نوکر نے کہا، "اِس شہر میں ایک مردِ خدا ہے۔
لوگ اُس کی بڑی عزت کرتے ہیں، کیونکہ جو کچھ بھی وہ کہتا
ہے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ ہم اُس کے پاس جائیں؟
شاید وہ ہمیں بتائے کہ گدھیوں کو کہاں ڈھونڈنا چاہئے۔"

7 ساؤل نے پوچھا، "لیکن ہم اُسے کیا دیں؟ ہمارا
کھانا ختم ہو گیا ہے، اور ہمارے پاس اُس کے لئے تحفہ نہیں
ہے۔"

8 نوکر نے جواب دیا، "کوئی بات نہیں، میرے پاس
چاندی کا چھوٹا سکہ* ہے۔ یہ مَیں مردِ خدا کو دے دوں گا
تاکہ بتائے کہ ہم کس طرف ڈھونڈیں۔"

*لفظی ترجمہ: چاندی کے سکے کی ایک چوتھائی

11-9 ساؤل نے کہا، ”ٹھیک ہے، چلیں۔“ وہ شہر کی طرف چل پڑے تاکہ مردِ خدا سے بات کریں۔ جب پہاڑی ڈھلان پر شہر کی طرف چڑھ رہے تھے تو کچھ لڑکیاں پانی بھرنے کے لئے نکلیں۔ آدمیوں نے اُن سے پوچھا، ”کیا غیب بین شہر میں ہے؟“ (پرانے زمانے میں نبی غیب بین کہلاتا تھا۔ اگر کوئی اللہ سے کچھ معلوم کرنا چاہتا تو کہتا، ”آؤ، ہم غیب بین کے پاس چلیں۔“)

13-12 لڑکیوں نے جواب دیا، ”جی، وہ ابھی ابھی پہنچا ہے، کیونکہ شہر کے لوگ آج پہاڑی پر قربانیاں چڑھا کر عید منا رہے ہیں۔ اگر جلدی کریں تو پہاڑی پر چڑھنے سے پہلے اُس سے ملاقات ہو جائے گی۔ اُس وقت تک ضیافت شروع نہیں ہو گی جب تک غیب بین پہنچ نہ جائے۔ کیونکہ اُسے پہلے کھانے کو برکت دینا ہے، پھر ہی مہمانوں کو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ اب جائیں، کیونکہ اِسی وقت آپ اُس سے بات کر سکتے ہیں۔“

14 چنانچہ ساؤل اور نوکر شہر کی طرف بڑھے۔ شہر کے دروازے پر ہی سموایل سے ملاقات ہو گئی جو وہاں سے نکل کر قربان گاہ کی پہاڑی پر چڑھنے کو تھا۔

سموایل ساؤل کی مہمان نوازی کرتا ہے

15 رب سموایل کو ایک دن پہلے پیغام دے چکا تھا، **16** ”کل مَیں اِسی وقت ملکِ بن یمین کا ایک آدمی تیرے پاس بھیج دوں گا۔ اُسے مسح کر کے میری قوم اسرائیل پر بادشاہ مقرر کر۔ وہ میری قوم کو فلستیوں سے بچائے گا۔ کیونکہ مَیں نے اپنی قوم کی مصیبت پر دھیان دیا ہے، اور مدد کے لئے اُس کی چیخیں مجھ تک پہنچ گئی ہیں۔“ **17** اب جب سموایل نے شہر کے دروازے سے نکلتے ہوئے ساؤل کو دیکھا تو رب سموایل سے ہم کلام ہوا، ”دیکھ، یہی وہ آدمی ہے جس کا ذکر مَیں نے کل کیا تھا۔ یہی میری قوم پر حکومت کرے گا۔“

18 وہیں شہر کے دروازے پر ساؤل سموایل سے مخاطب ہوا، ”مہربانی کر کے مجھے بتایئے کہ غیب بین کا گھر کہاں ہے؟“ **19** سموایل نے جواب دیا، ”مَیں ہی غیب بین ہوں۔ آئیں، اُس پہاڑی پر چلیں جس پر ضیافت ہو رہی ہے، کیونکہ آج آپ میرے مہمان ہیں۔ کل مَیں صبح سویرے آپ کو آپ کے دل کی بات بتا دوں گا۔ **20** جہاں تک تین دن سے گم شدہ گدھیوں کا تعلق ہے، اُن کی فکر نہ کریں۔ وہ تو مل گئی ہیں۔ ویسے آپ اور آپ کے باپ کے گھرانے کو اسرائیل کی ہر قیمتی چیز حاصل ہے۔“ **21** ساؤل نے پوچھا، ”یہ کس طرح؟ مَیں تو اسرائیل کے سب سے چھوٹے قبیلے بن یمین کا ہوں، اور میرا خاندان قبیلے میں سب سے چھوٹا ہے۔“

22 سموایل ساؤل کو نوکر سمیت اُس ہال میں لے گیا جس میں ضیافت ہو رہی تھی۔ تقریباً 30 مہمان تھے، لیکن سموایل نے دونوں آدمیوں کو سب سے عزت والی کرسیوں پر بٹھا دیا۔ **23** خانسامے کو اُس نے حکم دیا، ”اب گوشت کا وہ ٹکڑا لے آؤ جو مَیں نے تمہیں دے کر کہا تھا کہ اُسے الگ رکھنا ہے۔“ **24** خانسامے نے قربانی کی ران لا کر اُسے ساؤل کے سامنے رکھ دیا۔ سموایل بولا، ”یہ آپ کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اب کھائیں، کیونکہ دوسروں کو دعوت دیتے وقت مَیں نے یہ گوشت آپ کے لئے اور اِس موقع کے لئے الگ کر لیا تھا۔“ چنانچہ ساؤل نے اُس دن سموایل کے ساتھ کھانا کھایا۔

25 ضیافت کے بعد وہ پہاڑی سے اُتر کر شہر واپس آئے، اور سموایل اپنے گھر کی چھت پر ساؤل سے بات چیت کرنے لگا۔ **26** اگلے دن جب پو پھٹنے لگی تو سموایل نے

نیچے سے ساؤل کو جو چھت پر سو رہا تھا آواز دی، ''اُٹھیں! مَیں آپ کو رُخصت کروں۔'' ساؤل جاگ اُٹھا اور وہ مل کر روانہ ہوئے۔ 27 جب وہ شہر کے کنارے پر پہنچے تو سموایل نے ساؤل سے کہا، ''اپنے نوکر کو آگے بھیجیں۔'' جب نوکر چلا گیا تو سموایل بولا، ''ٹھہر جائیں، کیونکہ مجھے آپ کو اللہ کا ایک پیغام سنانا ہے۔''

ساؤل کو مسح کیا جاتا ہے

10 پھر سموایل نے کُپّی لے کر ساؤل کے سر پر زیتون کا تیل اُنڈیل دیا اور اُسے بوسہ دے کر کہا، ''رب نے آپ کو اپنی خاص ملکیت پر راہنما مقرر کیا ہے۔ 2 میرے پاس سے چلے جانے کے بعد جب آپ بن یمین کی سرحد کے شہر ضلضخ کے قریب راخل کی قبر کے پاس سے گزریں گے تو آپ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہو گی۔ وہ آپ سے کہیں گے، 'جو گدھیاں آپ ڈھونڈنے گئے وہ مل گئی ہیں۔ اور اب آپ کے باپ گدھیوں کی نہیں بلکہ آپ کی فکر کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ مَیں کس طرح اپنے بیٹے کا پتا کروں؟'

3 آپ آگے جا کر تبور کے بلوط کے درخت کے پاس پہنچیں گے۔ وہاں تین آدمی آپ سے ملیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے بیت ایل جا رہے ہوں گے۔ ایک کے پاس تین چھوٹی بکریاں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں اور تیسرے کے پاس مَے کی مشک ہو گی۔ 4 وہ آپ کو سلام کہہ کر دو روٹیاں دیں گے۔ اُن کی یہ روٹیاں قبول کریں۔

5 اِس کے بعد آپ اللہ کے جِبعہ جائیں گے جہاں فلستیوں کی چوکی ہے۔ شہر میں داخل ہوتے وقت آپ کی ملاقات نبیوں کے ایک جلوس سے ہو گی جو اُس وقت پہاڑی کی قربان گاہ سے اُتر رہا ہو گا۔ اُن کے آگے آگے ستار، دف، بانسریاں اور سرود بجانے والے چلیں گے، اور وہ نبوت کی حالت میں ہوں گے۔ 6 رب کا روح آپ پر بھی نازل ہو گا، اور آپ اُن کے ساتھ نبوت کریں گے۔ اُس وقت آپ فرق شخص میں تبدیل ہو جائیں گے۔

7 جب یہ تمام نشان وجود میں آئیں گے تو وہ کچھ کریں جو آپ کے ذہن میں آ جائے، کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ 8 پھر میرے آگے جلجال چلے جائیں۔ مَیں بھی آؤں گا اور وہاں بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کروں گا۔ لیکن آپ کو سات دن میرا انتظار کرنا ہے۔ پھر مَیں آ کر آپ کو بتا دوں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔''

9 ساؤل روانہ ہونے کے لئے سموایل کے پاس سے مُڑا تو اللہ نے اُس کا دل تبدیل کر دیا۔ جن بھی نشانوں کی پیش گوئی سموایل نے کی تھی وہ اُسی دن پوری ہوئی۔ 10 جب ساؤل اور اُس کا نوکر جِبعہ پہنچے تو وہاں اُن کی ملاقات مذکورہ نبیوں کے جلوس سے ہوئی۔ اللہ کا روح ساؤل پر نازل ہوا، اور وہ اُن کے درمیان نبوت کرنے لگا۔ 11 کچھ لوگ وہاں تھے جو بچپن سے اُس سے واقف تھے۔ ساؤل کو یوں نبیوں کے درمیان نبوت کرتے ہوئے دیکھ کر وہ آپس میں کہنے لگے، ''قیس کے بیٹے کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟'' 12 ایک مقامی آدمی نے جواب دیا، ''کون اِن کا باپ ہے؟'' بعد میں یہ محاورہ بن گیا، ''کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟''

13 نبوت کرنے کے اختتام پر ساؤل پہاڑی پر چڑھ گیا جہاں قربان گاہ تھی۔ 14 جب ساؤل نوکر سمیت وہاں پہنچا تو اُس کے چچا نے پوچھا، ''آپ کہاں تھے؟'' ساؤل نے جواب دیا، ''ہم گمشدہ گدھیوں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ لیکن جب وہ نہ ملیں تو ہم سموایل کے پاس

گئے۔“ 15 چچا بولا، ”اچھا؟ اُس نے آپ کو کیا بتایا؟“
16 ساؤل نے جواب دیا، ”خیر، اُس نے کہا کہ گدھیاں
مل گئی ہیں۔“ لیکن جو کچھ سموایل نے بادشاہ بننے کے بارے
میں بتایا تھا اُس کا ذکر اُس نے نہ کیا۔

ساؤل بادشاہ بن جاتا ہے

17 کچھ دیر کے بعد سموایل نے عوام کو بلا کر مِصفاہ
میں رب کے حضور جمع کیا۔ 18 اُس نے کہا، ”رب
اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’مَیں اسرائیل کو مصر سے نکال
لایا۔ مَیں نے تمہیں مصریوں اور اُن تمام سلطنتوں سے بچایا
جو تم پر ظلم کر رہی تھیں۔ 19 لیکن گو مَیں نے تمہیں تمہاری
تمام مصیبتوں اور تنگیوں سے چھٹکارا دیا تو بھی تم نے اپنے
خدا کو مسترد کر دیا۔ کیونکہ تم نے اصرار کیا کہ ہم پر بادشاہ
مقرر کرو! اب اپنے اپنے قبیلوں اور خاندانوں کی ترتیب
کے مطابق رب کے حضور کھڑے ہو جاؤ۔‘“
20 یہ کہہ کر سموایل نے تمام قبیلوں کو رب کے حضور
پیش کیا۔ قرعہ ڈالا گیا تو بن یمین کے قبیلے کو چنا گیا۔ 21 پھر
سموایل نے بن یمین کے قبیلے کے سارے خاندانوں کو
رب کے حضور پیش کیا۔ مطری کے خاندان کو چنا گیا۔ یوں
قرعہ ڈالتے ڈالتے ساؤل بن قیس کو چنا گیا۔ لیکن جب
ساؤل کو ڈھونڈا گیا تو وہ غائب تھا۔
22 اُنہوں نے رب سے دریافت کیا، ”کیا ساؤل
یہاں پہنچ چکا ہے؟“ رب نے جواب دیا، ”وہ سامان کے
بیچ میں چھپ گیا ہے۔“ 23 کچھ لوگ دوڑ کر اُسے سامان
میں سے نکال کر عوام کے پاس لے آئے۔ جب وہ لوگوں
میں کھڑا ہوا تو اِتنا لمبا تھا کہ باقی سب لوگ صرف اُس
کے کندھوں تک آتے تھے۔
24 سموایل نے کہا، ”یہ آدمی دیکھو جسے رب نے
چن لیا ہے۔ عوام میں اُس جیسا کوئی نہیں ہے!“ تمام لوگ
خوشی کے مارے ”بادشاہ زندہ باد!“ کا نعرہ لگاتے رہے۔
25 سموایل نے بادشاہ کے حقوق تفصیل سے سنائے۔ اُس
نے سب کچھ کتاب میں لکھ دیا اور اُسے رب کے مقدِس
میں محفوظ رکھا۔ پھر اُس نے عوام کو رُخصت کر دیا۔
26 ساؤل بھی اپنے گھر چلا گیا جو جِبعہ میں تھا۔ کچھ
فوجی اُس کے ساتھ چلے جن کے دلوں کو اللہ نے چھو دیا
تھا۔ 27 لیکن ایسے شریر لوگ بھی تھے جنہوں نے اُس کا
مذاق اُڑا کر پوچھا، ”بھلا یہ کس طرح ہمیں بچا سکتا ہے؟“
وہ اُسے حقیر جانتے تھے اور اُسے تحفے پیش کرنے کے لئے
بھی تیار نہ ہوئے۔ لیکن ساؤل اُن کی باتیں نظرانداز کر
کے خاموش ہی رہا۔

ساؤل عمونیوں پر فتح پاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عمونی بادشاہ ناحس نے اپنی فوج لے
کر یبیس جِلعاد کا محاصرہ کیا۔ یبیس کے تمام افراد نے اُس
سے گزارش کی، ”ہمارے ساتھ معاہدہ کریں تو ہم آئندہ
آپ کے تابع رہیں گے۔“ 2 ناحس نے جواب دیا،
”ٹھیک ہے، لیکن اِس شرط پر کہ مَیں ہر ایک کی دہنی آنکھ
نکال کر تمام اسرائیل کی بےعزتی کروں گا!“ 3 یبیس کے
بزرگوں نے درخواست کی، ”ہمیں ایک ہفتے کی مہلت دیجئے
تاکہ ہم اپنے قاصدوں کو اسرائیل کی ہر جگہ بھیجیں۔ اگر کوئی
ہمیں بچانے کے لئے نہ آئے تو ہم ہتھیار ڈال کر شہر کو
آپ کے حوالے کر دیں گے۔“
4 قاصد ساؤل کے شہر جِبعہ بھی پہنچ گئے۔ جب
مقامی لوگوں نے اُن کا پیغام سنا تو پورا شہر پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگا۔ 5 اُس وقت ساؤل اپنے بیلوں کو کھیتوں سے
واپس لا رہا تھا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا ہوا ہے؟ لوگ کیوں

رو رہے ہیں؟‘‘ اُسے قاصدوں کا پیغام سنایا گیا۔ 6 تب
ساؤل پر اللہ کا روح نازل ہوا، اور اُسے سخت غصہ آیا۔ 7 اُس
نے بیلوں کا جوڑا لے کر اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر
قاصدوں کو یہ ٹکڑے پکڑا کر اُس نے اُنہیں یہ پیغام دے
کر اسرائیل کی ہر جگہ بھیج دیا، ’’جو ساؤل اور سموایل کے
پیچھے چل کر عمونیوں سے لڑنے نہیں جائے گا اُس کے بیل
اِسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے!‘‘
یہ خبر سن کر لوگوں پر رب کی دہشت طاری ہو گئی، اور
سب کے سب ایک دل ہو کر عمونیوں سے لڑنے کے لئے
نکلے۔ 8 بزق کے قریب ساؤل نے فوج کا جائزہ لیا۔ یہوداہ
کے 30,000 افراد تھے اور باقی قبیلوں کے 3,00,000۔
9 اُنہوں نے یبیس جِلعاد کے قاصدوں کو واپس بھیج
کر بتایا، ’’کل دوپہر سے پہلے پہلے آپ کو بچا لیا جائے گا۔‘‘
وہاں کے باشندے یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے۔ 10 اُنہوں
نے عمونیوں کو اطلاع دی، ’’کل ہم ہتھیار ڈال کر شہر کے
دروازے کھول دیں گے۔ پھر وہ کچھ کریں جو آپ کو ٹھیک
لگے۔‘‘
11 اگلے دن صبح سویرے ساؤل نے فوج کو تین
حصوں میں تقسیم کیا۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے
اُنہوں نے تین سمتوں سے دشمن کی لشکرگاہ پر حملہ کیا۔ دوپہر
تک اُنہوں نے عمونیوں کو مار مار کر ختم کر دیا۔ جو تھوڑے
بہت لوگ بچ گئے وہ یوں تتر بتر ہو گئے کہ دو بھی اکٹھے نہ
رہے۔

ساؤل کی دوبارہ تصدیق

12 فتح کے بعد لوگ سموایل کے پاس آ کر کہنے
لگے، ’’وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے اعتراض کیا کہ ساؤل
ہم پر حکومت کرے؟ اُنہیں لے آئیں تا کہ ہم اُنہیں مار
دیں۔‘‘ 13 لیکن ساؤل نے اُنہیں روک دیا۔ اُس نے
کہا، ’’نہیں، آج تو ہم کسی بھی بھائی کو سزائے موت نہیں
دیں گے، کیونکہ اِس دن رب نے اسرائیل کو رہائی بخشی
ہے!‘‘ 14 پھر سموایل نے اعلان کیا، ’’آؤ، ہم جِلجال جا کر
دوبارہ اِس کی تصدیق کریں کہ ساؤل ہمارا بادشاہ ہے۔‘‘
15 چنانچہ تمام لوگوں نے جِلجال جا کر رب کے
حضور اِس کی تصدیق کی کہ ساؤل ہمارا بادشاہ ہے۔ اِس
کے بعد اُنہوں نے رب کے حضور سلامتی کی قربانیاں پیش
کر کے بڑا جشن منایا۔

سموایل کی الوداعی تقریر

12 تب سموایل تمام اسرائیل سے مخاطب ہوا، ’’مَیں نے
آپ کی ہر بات مان کر آپ پر بادشاہ مقرر کیا ہے۔ 2 اب
یہی آپ کے آگے آگے چل کر آپ کی راہنمائی کرے گا۔
مَیں خود بوڑھا ہوں، اور میرے بال سفید ہو گئے ہیں جبکہ
میرے بیٹے آپ کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ مَیں جوانی
سے لے کر آج تک آپ کی راہنمائی کرتا آیا ہوں۔ 3 اب
مَیں حاضر ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو رب اور
اُس کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کے سامنے اِس کی گواہی
دیں۔ کیا مَیں نے کسی کا بیل یا گدھا لُوٹ لیا؟ کیا مَیں
نے کسی سے غلط فائدہ اُٹھایا یا کسی پر ظلم کیا؟ کیا مَیں نے
کبھی کسی سے رشوت لے کر غلط فیصلہ کیا ہے؟ اگر ایسا ہوا
تو مجھے بتائیں! پھر مَیں سب کچھ واپس کر دوں گا۔‘‘
4 اجتماع نے جواب دیا، ’’نہ آپ نے ہم سے غلط
فائدہ اُٹھایا، نہ ہم پر ظلم کیا ہے۔ آپ نے کبھی بھی رشوت
نہیں لی۔‘‘ 5 سموایل بولا، ’’آج رب اور اُس کا مسح کیا ہوا
بادشاہ گواہ ہیں کہ آپ کو مجھ پر الزام لگانے کا کوئی سبب نہ
ملا۔‘‘ عوام نے کہا، ’’جی، ایسا ہی ہے۔‘‘ 6 سموایل نے

بات جاری رکھی، ”رب خود موسیٰ اور ہارون کو اسرائیل کے
راہنما بنا کر آپ کے باپ دادا کو مصر سے نکال لایا۔ 7 اب
یہاں رب کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو
مَیں آپ کو اُن تمام بھلائیوں کی یاد دلاؤں گا جو رب نے
آپ اور آپ کے باپ دادا سے کی ہیں۔

8 آپ کا باپ یعقوب مصر آیا۔ جب مصری اُس کی
اولاد کو دبانے لگے تو اُنہوں نے چیختے چلّاتے رب سے مدد
مانگی۔ تب اُس نے موسیٰ اور ہارون کو بھیج دیا تاکہ وہ پوری
قوم کو مصر سے نکال کر یہاں اِس ملک میں لائیں۔ 9 لیکن
جلد ہی وہ رب اپنے خدا کو بھول گئے، اِس لئے اُس نے
اُنہیں دشمن کے حوالے کر دیا۔ کبھی حصور شہر کے بادشاہ کا
کمانڈر سیسرا اُن سے لڑا، کبھی فلستی اور کبھی موآب کا
بادشاہ۔ 10 ہر دفعہ آپ کے باپ دادا نے چیختے چلّاتے
رب سے مدد مانگی اور اقرار کیا، ’ہم نے گناہ کیا ہے، کیونکہ
ہم نے رب کو ترک کر کے بعل اور عستارات کے بتوں
کی پوجا کی ہے۔ لیکن اب ہمیں دشمنوں سے بچا! پھر ہم
صرف تیری ہی خدمت کریں گے۔‘ 11 اور ہر بار رب
نے کسی نہ کسی کو بھیج دیا، کبھی جدعون، کبھی برق، کبھی
اِفتاح اور کبھی سموایل کو۔ اُن آدمیوں کی معرفت اللہ نے
آپ کو اردگرد کے تمام دشمنوں سے بچایا، اور ملک میں
امن و امان قائم ہو گیا۔

12 لیکن جب عمونی بادشاہ ناحس آپ سے لڑنے
آیا تو آپ میرے پاس آ کر تقاضا کرنے لگے کہ ہمارا اپنا
بادشاہ ہو جو ہم پر حکومت کرے، حالانکہ آپ جانتے تھے
کہ رب ہمارا خدا ہمارا بادشاہ ہے۔ 13 اب وہ بادشاہ
دیکھیں جسے آپ مانگ رہے تھے! رب نے آپ کی
خواہش پوری کر کے اُسے آپ پر مقرر کیا ہے۔ 14 چنانچہ
رب کا خوف مانیں، اُس کی خدمت کریں اور اُس کی
سنیں۔ سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی مت
کرنا۔ اگر آپ اور آپ کا بادشاہ رب سے وفادار رہیں گے
تو وہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ 15 لیکن اگر آپ اُس کے
تابع نہ رہیں اور سرکش ہو کر اُس کے احکام کی خلاف ورزی
کریں تو وہ آپ کی مخالفت کرے گا، جس طرح اُس نے
آپ کے باپ دادا کی بھی مخالفت کی۔

16 اب کھڑے ہو کر دیکھیں کہ رب کیا کرنے والا
ہے۔ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہی بڑا معجزہ کرے گا۔
17 اِس وقت گندم کی کٹائی کا موسم ہے۔ گو اِن دنوں میں
بارش نہیں ہوتی، لیکن مَیں دعا کروں گا تو رب گرجتے بادل
اور بارش بھیجے گا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ نے
بادشاہ کا تقاضا کرتے ہوئے رب کے نزدیک کتنی بُری
بات کی ہے۔“

18 سموایل نے پکار کر رب سے دعا کی، اور اُس
دن رب نے گرجتے بادل اور بارش بھیج دی۔ یہ دیکھ کر
اجتماع سخت گھبرا کر سموایل اور رب سے ڈرنے لگا۔ 19 سب
نے سموایل سے التماس کی، ”رب اپنے خدا سے دعا کر کے
ہماری سفارش کریں تاکہ ہم مر نہ جائیں۔ کیونکہ بادشاہ کا
تقاضا کرنے سے ہم نے اپنے گناہوں میں اضافہ کیا
ہے۔“

20 سموایل نے لوگوں کو تسلی دے کر کہا، ”مت
ڈریں۔ بے شک آپ سے غلطی ہوئی ہے، لیکن آئندہ
خیال رکھیں کہ آپ رب سے دُور نہ ہو جائیں بلکہ پورے
دل سے اُس کی خدمت کریں۔ 21 بے معنی بتوں کے
پیچھے مت پڑنا۔ نہ وہ فائدے کا باعث ہیں، نہ آپ کو بچا
سکتے ہیں۔ اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ 22 رب اپنے
عظیم نام کی خاطر اپنی قوم کو نہیں چھوڑے گا، کیونکہ اُس نے
آپ کو اپنی قوم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ 23 جہاں تک میرا

تعلق ہے، مَیں اِس میں رب کا گناہ نہیں کروں گا کہ آپ کی سفارش کرنے سے باز آؤں۔ اور آئندہ بھی مَیں آپ کو اچھے اور صحیح راستے کی تعلیم دیتا رہوں گا۔ 24 لیکن دھیان سے رب کا خوف مانیں اور پورے دل اور وفاداری سے اُس کی خدمت کریں۔ یاد رہے کہ اُس نے آپ کے لئے کتنے عظیم کام کئے ہیں۔ 25 لیکن اگر آپ غلط کام کرنے پر تُلے رہیں تو آپ اپنے بادشاہ سمیت دنیا میں سے مٹ جائیں گے۔“

فلستیوں سے جنگ

13 ساؤل 30 سال کا تھا جب تخت نشین ہوا۔ دو سال حکومت کرنے کے بعد 2 اُس نے اپنی فوج کے لئے 3,000 اسرائیلی چن لئے۔ جنگ لڑنے کے قابل باقی آدمیوں کو اُس نے فارغ کر دیا۔ 2,000 فوجیوں کی ڈیوٹی مِکماس اور بیت ایل کے پہاڑی علاقے میں لگائی گئی جہاں ساؤل خود تھا۔ باقی 1,000 افراد یونتن کے پاس بن یمین کے شہر جِبعہ میں تھے۔

3 ایک دن یونتن نے جِبعہ کی فلستی چوکی پر حملہ کر کے اُسے شکست دی۔ جلد ہی یہ خبر دوسرے فلستیوں تک پہنچ گئی۔ ساؤل نے ملک کے کونے کونے میں قاصد بھیج دیئے، اور وہ نرسنگا بجاتے بجاتے لوگوں کو یونتن کی فتح سناتے گئے۔ 4 تمام اسرائیل میں خبر پھیل گئی، ”ساؤل نے جِبعہ کی فلستی چوکی کو تباہ کر دیا ہے، اور اب اسرائیل فلستیوں کی خاص نفرت کا نشانہ بن گیا ہے۔“ ساؤل نے تمام مردوں کو فلستیوں سے لڑنے کے لئے جِلجال میں بلایا۔

5 فلستی بھی اسرائیلیوں سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے۔ اُن کے 30,000 رتھ، 6,000 گھڑسوار اور ساحل کی ریت جیسے بے شمار پیادہ فوجی تھے۔ اُنہوں نے بیت آون کے مشرق میں مِکماس کے قریب اپنے خیمے لگائے۔ 6 اسرائیلیوں نے دیکھا کہ ہم بڑے خطرے میں آ گئے ہیں، اور دشمن ہم پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے تو پریشانی کے عالم میں کچھ غاروں اور دراڑوں میں اور کچھ پتھروں کے درمیان یا قبروں اور حوضوں میں چھپ گئے۔ 7 کچھ اِتنے ڈر گئے کہ وہ دریائے یردن کو پار کر کے جد اور جِلعاد کے علاقے میں چلے گئے۔

ساؤل کی بے صبری

ساؤل اب تک جِلجال میں تھا، لیکن جو آدمی اُس کے ساتھ رہے تھے وہ خوف کے مارے تھرتھرا رہے تھے۔ 8 سموایل نے ساؤل کو ہدایت دی تھی کہ سات دن میرا انتظار کریں۔ لیکن سات دن گزر گئے، اور سموایل نہ آیا۔ ساؤل کے فوجی منتشر ہونے لگے 9 تو ساؤل نے حکم دیا، ”بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں لے آؤ۔“ پھر اُس نے خود قربانیاں پیش کیں۔

10 وہ ابھی اِس کام سے فارغ ہی ہوا تھا کہ سموایل پہنچ گیا۔ ساؤل اُسے خوش آمدید کہنے کے لئے نکلا۔ 11 لیکن سموایل نے پوچھا، ”آپ نے کیا کیا؟“

ساؤل نے جواب دیا، ”لوگ منتشر ہو رہے تھے، اور آپ وقت پر نہ آئے۔ جب مَیں نے دیکھا کہ فلستی مِکماس کے قریب جمع ہو رہے ہیں 12 تو مَیں نے سوچا، ’فلستی یہاں جِلجال میں آ کر مجھ پر حملہ کرنے کو ہیں، حالانکہ مَیں نے ابھی رب سے دعا نہیں کی کہ وہ ہم پر مہربانی کرے۔‘ اِس لئے مَیں نے جرأت کر کے خود قربانیاں پیش کیں۔“

13 سموایل بولا، ”یہ کیسی احمقانہ حرکت تھی! آپ نے رب اپنے خدا کا حکم نہ مانا۔ رب تو آپ اور آپ کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل پر مقرر کرنا چاہتا تھا۔ 14 لیکن

اب آپ کی بادشاہت قائم نہیں رہے گی۔ چونکہ آپ نے
اُس کی نہ سنی اِس لئے رب نے کسی اَور کو چن کر اپنی قوم
کا راہنما مقرر کیا ہے، ایک ایسے آدمی کو جو اُس کی سوچ
رکھے گا۔“

15 پھر سموایل جلجال سے چلا گیا۔

جنگ کی تیاریاں

بچے ہوئے اسرائیلی ساؤل کے پیچھے دشمن سے لڑنے
گئے۔ وہ جلجال سے روانہ ہو کر جِبعہ پہنچ گئے۔ جب ساؤل
نے وہاں فوج کا جائزہ لیا تو بس 600 افراد رہ گئے تھے۔
16 ساؤل، یونتن اور اُن کی فوج بن یمین کے شہر جِبعہ میں
ٹک گئے جبکہ فلستی مِکماس کے پاس خیمہ زن تھے۔ 17 کچھ
دیر کے بعد فلستیوں کے تین دستے ملک کو لُوٹنے کے لئے
نکلے۔ ایک سُعال کے علاقے کے شہر عُفرہ کی طرف چل
پڑا، 18 دوسرا بیت حورون کی طرف اور تیسرا اُس پہاڑی
سلسلے کی طرف جہاں سے وادیٔ ضبوعیم اور ریگستان دیکھا جا
سکتا ہے۔

19 اُن دنوں میں پورے ملکِ اسرائیل میں لوہار نہیں
تھا، کیونکہ فلستی نہیں چاہتے تھے کہ اسرائیلی تلواریں یا نیزے
بنائیں۔ 20 اپنے ہلوں، کدالوں، کلہاڑیوں یا درانتیوں کو
تیز کروانے کے لئے تمام اسرائیلیوں کو فلستیوں کے پاس
جانا پڑتا تھا۔ 21 فلستی ہلوں، کدالوں، کانٹوں اور کلہاڑیوں
کو تیز کرنے کے لئے اور آنکسوں کی نوک ٹھیک کرنے کے
لئے چاندی کے سِکے کی دو تہائی لیتے تھے۔ 22 نتیجے میں
اُس دن ساؤل اور یونتن کے سوا کسی بھی اسرائیلی کے پاس
تلوار یا نیزہ نہیں تھا۔

یونتن فلستیوں پر حملہ کرتا ہے

23 فلستیوں نے مِکماس کے درے پر قبضہ کر کے
وہاں چوکی قائم کی تھی۔

14 ایک دن یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار سے کہا،
”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں فلستی فوج کی چوکی
ہے۔“ لیکن اُس نے اپنے باپ کو اطلاع نہ دی۔

2 ساؤل اُس وقت انار کے درخت کے سائے میں
بیٹھا تھا جو جِبعہ کے قریب کے مجرون میں تھا۔ 600 مرد
اُس کے پاس تھے۔ 3 اخیاہ امام بھی ساتھ تھا جو امام کا
بالاپوش پہنے ہوئے تھا۔ اخیاہ یکبود کے بھائی اخی طوب کا
بیٹا تھا۔ اُس کا دادا فینحاس اور پردادا عیلی تھا، جو پرانے
زمانے میں سَیلا میں رب کا امام تھا۔ کسی کو بھی معلوم نہ تھا
کہ یونتن چلا گیا ہے۔

4-5 فلستی چوکی تک پہنچنے کے لئے یونتن نے ایک
تنگ راستہ اختیار کیا جو دو کڑاڑوں کے درمیان سے گزرتا
تھا۔ پہلے کا نام بوصیص تھا، اور وہ شمال میں مِکماس کے
مقابل تھا۔ دوسرے کا نام سنہ تھا، اور وہ جنوب میں جِبع
کے مقابل تھا۔ 6 یونتن نے اپنے جوان سلاح بردار سے
کہا، ”آؤ، ہم پرلی طرف جائیں جہاں اِن نامختونوں کی
چوکی ہے۔ شاید رب ہماری مدد کرے، کیونکہ اُس کے نزدیک
کوئی فرق نہیں کہ ہم زیادہ ہوں یا کم۔“ 7 اُس کا سلاح بردار
بولا، ”جو کچھ آپ ٹھیک سمجھتے ہیں، وہی کریں۔ ضرور جائیں۔
جو کچھ بھی آپ کہیں گے، مَیں حاضر ہوں۔“ 8 یونتن بولا،
”ٹھیک ہے۔ پھر ہم یوں دشمنوں کی طرف بڑھتے جائیں گے،
کہ ہم اُنہیں صاف نظر آئیں۔ 9 اگر وہ ہمیں دیکھ کر پکاریں،
’رُک جاؤ، ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے!‘ تو ہم اپنے منصوبے
سے باز آ کر اُن کے پاس نہیں جائیں گے۔ 10 لیکن اگر

وہ پکاریں، 'آؤ، ہمارے پاس آ جاؤ!' تو ہم ضرور اُن کے پاس چڑھ جائیں گے۔ کیونکہ یہ اِس کا نشان ہو گا کہ رب اُنہیں ہمارے قبضے میں کر دے گا۔"

11 چنانچہ وہ چلتے چلتے فلستی چوکی کو نظر آئے۔ فلستی شور مچانے لگے، "دیکھو، اسرائیلی اپنے چھپنے کے بلوں سے نکل رہے ہیں!" **12** چوکی کے فوجیوں نے دونوں کو چیلنج کیا، "آؤ، ہمارے پاس آؤ تو ہم تمہیں سبق سکھائیں گے۔" یہ سن کر یونتن نے اپنے سلاح بردار کو آواز دی، "آؤ، میرے پیچھے چلو! رب نے اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دیا ہے۔" **13** دونوں اپنے ہاتھوں اور پیروں کے بل چڑھتے چڑھتے چوکی تک جا پہنچے۔ جب یونتن آگے آگے چل کر فلستیوں کے پاس پہنچ گیا تو وہ اُس کے سامنے گرتے گئے۔ ساتھ ساتھ سلاح بردار پیچھے سے لوگوں کو مارتا گیا۔

14 اِس پہلے حملے کے دوران اُنہوں نے تقریباً 20 آدمیوں کو مار ڈالا۔ اُن کی لاشیں آدھ ایکڑ زمین پر بکھری پڑی تھیں۔ **15** اچانک پوری فوج میں دہشت پھیل گئی، نہ صرف لشکرگاہ بلکہ کھلے میدان میں بھی۔ چوکی کے مرد اور لُوٹنے والے دستے بھی تھرتھرانے لگے۔ ساتھ ساتھ زلزلہ آیا۔ رب نے تمام فلستی فوجیوں کے دلوں میں دہشت پیدا کی۔

رب فلستیوں پر فتح دیتا ہے

16 ساؤل کے جو پہرے دار جِبعہ سے دشمن کی حرکتوں پر غور کر رہے تھے اُنہوں نے اچانک دیکھا کہ فلستی فوج میں ہل چل مچ گئی ہے، افراتفری کبھی اِس طرف، کبھی اُس طرف بڑھ رہی ہے۔ **17** ساؤل نے فوراً حکم دیا، "فوجیوں کو گن کر معلوم کرو کہ کون چلا گیا ہے۔" معلوم ہوا کہ یونتن اور اُس کا سلاح بردار موجود نہیں ہیں۔

18 ساؤل نے اخیاہ کو حکم دیا، "عہد کا صندوق لے آئیں۔" کیونکہ وہ اُن دنوں میں اسرائیلی کیمپ میں تھا۔ **19** لیکن ساؤل ابھی اخیاہ سے بات کر رہا تھا کہ فلستی لشکرگاہ میں ہنگامہ اور شور بہت زیادہ بڑھ گیا۔ ساؤل نے امام سے کہا، "کوئی بات نہیں، رہنے دیں۔" **20** وہ اپنے 600 افراد کو لے کر فوراً دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ جب اُن تک پہنچ گئے تو معلوم ہوا کہ فلستی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں، اور ہر طرف ہنگامہ ہی ہنگامہ ہے۔

21 فلستیوں نے کافی اسرائیلیوں کو اپنی فوج میں شامل کر لیا تھا۔ اب یہ لوگ فلستیوں کو چھوڑ کر ساؤل اور یونتن کے پیچھے ہو لئے۔ **22** اِن کے علاوہ جو اسرائیلی افرائیم کے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر چھپ گئے تھے، جب اُنہیں خبر ملی کہ فلستی بھاگ رہے ہیں تو وہ بھی اُن کا تعاقب کرنے لگے۔ **23** لڑتے لڑتے میدانِ جنگ بیت آون تک پھیل گیا۔ اِس طرح رب نے اُس دن اسرائیلیوں کو بچا لیا۔

ساؤل کی بے سوچے سمجھے لعنت

24 اُس دن اسرائیلی سخت لڑائی کے باعث بڑی مصیبت میں تھے۔ اِس لئے ساؤل نے قسم کھا کر کہا، "اُس پر لعنت جو شام سے پہلے کھانا کھائے۔ پہلے مَیں اپنے دشمن سے انتقام لوں گا، پھر ہی سب کھا پی سکتے ہیں۔" اِس وجہ سے کسی نے روٹی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ **25** پوری فوج جنگل میں داخل ہوئی تو وہاں زمین پر شہد کے چھتے تھے۔ **26** تمام لوگ جب اُن کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ اُن سے شہد ٹپک رہا ہے۔ لیکن کسی نے تھوڑا بھی لے کر کھانے کی جرأت نہ کی، کیونکہ سب ساؤل کی لعنت سے ڈرتے تھے۔

27 یونتن کو لعنت کا علم نہ تھا، اِس لئے اُس نے اپنی

لاٹھی کا سرا کسی چھتے میں ڈال کر اُسے چاٹ لیا۔ اُس کی آنکھیں فوراً چمک اُٹھیں، اور وہ تازہ دم ہو گیا۔ 28 کسی نے دیکھ کر یونتن کو بتایا، ''آپ کے باپ نے فوج سے قسم کھلا کر اعلان کیا ہے کہ اُس پر لعنت جو اِس دن کچھ کھائے۔ اِسی وجہ سے ہم سب اِتنے نڈھال ہو گئے ہیں۔'' 29 یونتن نے جواب دیا، ''میرے باپ نے ملک کو مصیبت میں ڈال دیا ہے! دیکھو، اِس تھوڑے سے شہد کو چکھنے سے میری آنکھیں کتنی چمک اُٹھیں اور مَیں کتنا تازہ دم ہو گیا۔ 30 بہتر ہوتا کہ ہمارے لوگ دشمن سے لُوٹے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ کھا لیتے۔ لیکن اِس حالت میں ہم فلستیوں کو کس طرح زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟''

31 اُس دن اسرائیلی فلستیوں کو مِکماس سے مار مار کر ایالون تک پہنچ گئے۔ لیکن شام کے وقت وہ نہایت نڈھال ہو گئے تھے۔ 32 پھر وہ لُوٹے ہوئے ریوڑوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُنہوں نے جلدی جلدی بھیڑ بکریوں، گائے بیلوں اور بچھڑوں کو ذبح کیا۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے اُنہوں نے خون کو صحیح طور سے نکلنے نہ دیا بلکہ جانوروں کو زمین پر چھوڑ کر گوشت کو خون سمیت کھانے لگے۔

33 کسی نے ساؤل کو اطلاع دی، ''دیکھیں، لوگ رب کا گناہ کر رہے ہیں، کیونکہ وہ گوشت کھا رہے ہیں جس میں اب تک خون ہے۔'' یہ سن کر ساؤل پکار اُٹھا، ''آپ رب سے وفادار نہیں رہے! '' پھر اُس نے ساتھ والے آدمیوں کو حکم دیا، ''کوئی بڑا پتھر لڑھکا کر اِدھر لے آئیں! 34 پھر تمام آدمیوں کے پاس جا کر اُنہیں بتا دینا، 'اپنے جانوروں کو میرے پاس لے آئیں تاکہ اُنہیں پتھر پر ذبح کر کے کھائیں۔ ورنہ آپ خون آلودہ گوشت کھا کر رب کا گناہ کریں گے'۔''

سب مان گئے۔ اُس شام وہ ساؤل کے پاس آئے اور اپنے جانوروں کو پتھر پر ذبح کیا۔ 35 وہاں ساؤل نے پہلی دفعہ رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔

36 پھر اُس نے اعلان کیا، ''آئیں، ہم ابھی اِسی رات فلستیوں کا تعاقب کر کے اُن میں لُوٹ مار کا سلسلہ جاری رکھیں تاکہ ایک بھی نہ بچے۔'' فوجیوں نے جواب دیا، ''ٹھیک ہے، وہ کچھ کریں جو آپ کو مناسب لگے۔'' لیکن امام بولا، ''پہلے ہم اللہ سے ہدایت لیں۔'' 37 چنانچہ ساؤل نے اللہ سے پوچھا، ''کیا ہم فلستیوں کا تعاقب جاری رکھیں؟ کیا تُو اُنہیں اسرائیل کے حوالے کر دے گا؟'' لیکن اِس مرتبہ اللہ نے جواب نہ دیا۔

38 یہ دیکھ کر ساؤل نے فوج کے تمام راہنماؤں کو بلا کر کہا، ''کسی نے گناہ کیا ہے۔ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ کون قصوروار ہے۔ 39 رب کی حیات کی قسم جو اسرائیل کا نجات دہندہ ہے، قصوروار کو فوراً سزائے موت دی جائے گی، خواہ وہ میرا بیٹا یونتن کیوں نہ ہو۔'' لیکن سب خاموش رہے۔

40 تب ساؤل نے دوبارہ اعلان کیا، ''پوری فوج ایک طرف کھڑی ہو جائے اور یونتن اور مَیں دوسری طرف۔'' لوگوں نے جواب دیا، ''جو آپ کو مناسب لگے وہ کریں۔'' 41 پھر ساؤل نے رب اسرائیل کے خدا سے دعا کی، ''اے رب، ہمیں دکھا کہ کون قصوروار ہے!''

جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن اور ساؤل کے گروہ کو قصوروار قرار دیا گیا اور باقی فوج کو بےقصور۔ 42 پھر ساؤل نے حکم دیا، ''اب قرعہ ڈال کر پتا کریں کہ مَیں قصوروار ہوں یا یونتن۔'' جب قرعہ ڈالا گیا تو یونتن قصوروار ٹھہرا۔ 43 ساؤل نے پوچھا، ''بتائیں، آپ نے کیا کیا؟'' یونتن نے جواب دیا، ''مَیں نے صرف تھوڑا سا شہد چکھ لیا جو میری لاٹھی کے سرے پر لگا تھا۔ لیکن مَیں مرنے کے

لئے تیار ہوں۔“ 44 ساؤل نے کہا، ”یونتن، اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں آپ کو اِس کے لئے سزائے موت نہ دوں۔“ 45 لیکن فوجیوں نے اعتراض کیا، ”یہ کیسی بات ہے؟ یونتن ہی نے اپنے زبردست حملے سے اسرائیل کو آج بچا لیا ہے۔ اُسے کس طرح سزائے موت دی جا سکتی ہے؟ کبھی نہیں! اللہ کی حیات کی قَسم، اُس کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا، کیونکہ آج اُس نے اللہ کی مدد سے فتح پائی ہے۔“ یوں فوجیوں نے یونتن کو موت سے بچا لیا۔

46 تب ساؤل نے فلستیوں کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا اور اپنے گھر چلا گیا۔ فلستی بھی اپنے ملک میں واپس چلے گئے۔

ساؤل کی جنگیں

47 جب ساؤل تخت نشین ہوا تو وہ ملک کے اِرد گرد کے تمام دشمنوں سے لڑا۔ اِن میں موآب، عمون، ادوم، ضوباہ کے بادشاہ اور فلستی شامل تھے۔ اور جہاں بھی جنگ چھڑی وہاں اُس نے فتح پائی۔ 48 وہ نہایت بہادر تھا۔ اُس نے عمالیقیوں کو بھی شکست دی اور یوں اسرائیل کو اُن تمام دشمنوں سے بچا لیا جو بار بار ملک کی لُوٹ مار کرتے تھے۔

ساؤل کا خاندان

49 ساؤل کے تین بیٹے تھے، یونتن، اسوی اور ملکی شوع۔ اُس کی بڑی بیٹی میرب اور چھوٹی بیٹی میکل تھی۔ 50 بیوی کا نام اخی نوعم بنت اخی معض تھا۔ ساؤل کی فوج کا کمانڈر ابنیر تھا، جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا۔ 51 ساؤل کا باپ قیس اور ابنیر کا باپ نیر سگے بھائی تھے جن کا باپ ابی ایل تھا۔

52 ساؤل کے جیتے جی فلستیوں سے سخت جنگ جاری رہی۔ اِس لئے جب بھی کوئی بہادر اور لڑنے کے قابل آدمی نظر آیا تو ساؤل نے اُسے اپنی فوج میں بھرتی کر لیا۔

تمام عمالیقیوں کو ہلاک کرنے کا حکم

15 ایک دن سموایل نے ساؤل کے پاس آ کر اُس سے بات کی، ”رب ہی نے مجھے آپ کو مسح کر کے اسرائیل پر مقرر کرنے کا حکم دیا تھا۔ اب رب کا پیغام سن لیں! 2 رب الافواج فرماتا ہے، ’مَیں عمالیقیوں کا میری قوم کے ساتھ سلوک نہیں بھول سکتا۔ اُس وقت جب اسرائیلی مصر سے نکل کر کنعان کی طرف سفر کر رہے تھے تو عمالیقیوں نے راستہ بند کر دیا تھا۔ 3 اب وقت آ گیا ہے کہ تُو اُن پر حملہ کرے۔ سب کچھ تباہ کر کے میرے حوالے کر دے۔ کچھ بھی بچنے نہ دے، بلکہ تمام مردوں، عورتوں، بچوں شیرخواروں سمیت، گائے بیلوں، بھیڑبکریوں، اونٹوں اور گدھوں کو موت کے گھاٹ اُتار دے۔‘“

4 ساؤل نے اپنے فوجیوں کو بلا کر طلائم میں اُن کا جائزہ لیا۔ کُل 2,00,000 پیادے فوجی تھے، نیز یہوداہ کے 10,000 افراد۔ 5 عمالیقیوں کے شہر کے پاس پہنچ کر ساؤل وادی میں تاک میں بیٹھ گیا۔ 6 لیکن پہلے اُس نے قینیوں کو خبر بھیجی، ”عمالیقیوں سے الگ ہو کر اُن کے پاس سے چلے جائیں، ورنہ آپ اُن کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب اسرائیلی مصر سے نکل کر ریگستان میں سفر کر رہے تھے تو آپ نے اُن پر مہربانی کی تھی۔“

یہ خبر ملتے ہی قینی عمالیقیوں سے الگ ہو کر چلے گئے۔ 7 تب ساؤل نے عمالیقیوں پر حملہ کر کے اُنہیں حویلہ سے لے کر مصر کی مشرقی سرحد شُور تک شکست دی۔ 8 پوری قوم کو تلوار سے مارا گیا، صرف اُن کا بادشاہ اجاج زندہ پکڑا گیا۔ 9 ساؤل اور اُس کے فوجیوں نے اُسے زندہ چھوڑ

دیا۔ اِسی طرح سب سے اچھی بھیڑبکریوں، گائے بیلوں، موٹے تازے بچھڑوں اور چیدہ بھیڑ کے بچوں کو بھی چھوڑ دیا گیا۔ جو بھی اچھا تھا بچ گیا، کیونکہ اسرائیلیوں کا دل نہیں کرتا تھا کہ تندرست اور موٹے تازے جانوروں کو ہلاک کریں۔ اُنہوں نے صرف اُن تمام کمزور جانوروں کو ختم کیا جن کی قدر و قیمت نہ تھی۔

فرماں برداری قربانیوں سے اہم ہے

10 پھر رب سموایل سے ہم کلام ہوا، 11 ”مجھے دُکھ ہے کہ مَیں نے ساؤل کو بادشاہ بنا لیا ہے، کیونکہ اُس نے مجھ سے دُور ہو کر میرا حکم نہیں مانا۔“ سموایل کو اِتنا غصہ آیا کہ وہ پوری رات بلند آواز سے رب سے فریاد کرتا رہا۔ 12 اگلے دن وہ اُٹھ کر ساؤل سے ملنے گیا۔ کسی نے اُسے بتایا، ”ساؤل کرمل چلا گیا۔ وہاں اپنے لئے یادگار کھڑا کر کے وہ آگے جِلجال چلا گیا ہے۔“ 13 جب سموایل جِلجال پہنچا تو ساؤل نے کہا، ”مبارک ہو! مَیں نے رب کا حکم پورا کر دیا ہے۔“ 14 سموایل نے پوچھا، ”جانوروں کا یہ شور کہاں سے آ رہا ہے؟ بھیڑبکریاں ممیا رہی اور گائے بیل ڈکرا رہے ہیں۔“ 15 ساؤل نے جواب دیا، ”یہ عمالیقیوں کے ہاں سے لائے گئے ہیں۔ فوجیوں نے سب سے اچھے گائے بیلوں اور بھیڑبکریوں کو زندہ چھوڑ دیا تاکہ اُنہیں رب آپ کے خدا کے حضور قربان کریں۔ لیکن ہم نے باقی سب کو رب کے حوالے کر کے مار دیا۔“

16 سموایل بولا، ”خاموش! پہلے وہ بات سن لیں جو رب نے مجھے پچھلی رات فرمائی۔“ ساؤل نے جواب دیا، ”بتائیں۔“ 17 سموایل نے کہا، ”جب آپ تمام قوم کے راہنما بن گئے تو احساسِ کمتری کا شکار تھے۔ توبھی رب نے آپ کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ 18 اور اُس نے آپ کو بھیج کر حکم دیا، ’جا اور عمالیقیوں کو پورے طور پر ہلاک کر کے میرے حوالے کر۔ اُس وقت تک اِن شریر لوگوں سے لڑتا رہ جب تک وہ سب کے سب مٹ نہ جائیں۔‘ 19 اب مجھے بتائیں کہ آپ نے رب کی کیوں نہ سنی؟ آپ لُوٹے ہوئے مال پر کیوں ٹوٹ پڑے؟ یہ تو رب کے نزدیک گناہ ہے۔“

20 ساؤل نے اعتراض کیا، ”لیکن مَیں نے ضرور رب کی سنی۔ جس مقصد کے لئے رب نے مجھے بھیجا وہ مَیں نے پورا کر دیا ہے، کیونکہ مَیں عمالیق کے بادشاہ اجاج کو گرفتار کر کے یہاں لے آیا اور باقی سب کو موت کے گھاٹ اُتار کر رب کے حوالے کر دیا۔ 21 میرے فوجی لُوٹے ہوئے مال میں سے صرف سب سے اچھی بھیڑبکریاں اور گائے بیل چن کر لے آئے، کیونکہ وہ اُنہیں یہاں جِلجال میں رب آپ کے خدا کے حضور قربان کرنا چاہتے تھے۔“

22 لیکن سموایل نے جواب دیا، ”رب کو کیا بات زیادہ پسند ہے، آپ کی بھسم ہونے والی اور ذبح کی قربانیاں یا یہ کہ آپ اُس کی سنتے ہیں؟ سننا قربانی سے کہیں بہتر اور دھیان دینا مینڈھے کی چربی سے کہیں عمدہ ہے۔ 23 سرکشی غیب دانی کے گناہ کے برابر ہے اور غرور بت پرستی کے گناہ سے کم نہیں ہوتا۔ آپ نے رب کا حکم رد کیا ہے، اِس لئے اُس نے آپ کو رد کر کے بادشاہ کا عہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔“

24 تب ساؤل نے اقرار کیا، ”مجھ سے گناہ ہوا ہے۔ مَیں نے آپ کی ہدایت اور رب کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ مَیں نے لوگوں سے ڈر کر اُن کی بات مان لی۔ 25 لیکن اب مہربانی کر کے مجھے معاف کریں اور میرے ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی میں رب کی

پرستش کر سکوں۔'' **26** لیکن سموایل نے جواب دیا، ''مَیں آپ کے ساتھ واپس نہیں چلوں گا۔ آپ نے رب کا کلام رد کیا ہے، اِس لئے رب نے آپ کو رد کر کے بادشاہ کا عہدہ آپ سے چھین لیا ہے۔''

27 سموایل مُڑ کر وہاں سے چلنے لگا، لیکن ساؤل نے اُس کے چوغے کا دامن اِتنے زور سے پکڑ لیا کہ وہ پھٹ کر اُس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ **28** سموایل بولا، ''جس طرح کپڑا پھٹ کر آپ کے ہاتھ میں رہ گیا بالکل اُسی طرح رب نے آج ہی اسرائیل پر آپ کا اختیار آپ سے چھین کر کسی اَور کو دے دیا ہے، ایسے شخص کو جو آپ سے کہیں بہتر ہے۔ **29** جو اسرائیل کی شان و شوکت ہے وہ نہ جھوٹ بولتا، نہ کبھی اپنی سوچ کو بدلتا ہے، کیونکہ وہ انسان نہیں کہ ایک بات کہہ کر بعد میں اُسے بدلے۔''

30 ساؤل نے دوبارہ منت کی، ''بےشک مَیں نے گناہ کیا ہے۔ لیکن براہِ کرم کم از کم میری قوم کے بزرگوں اور اسرائیل کے سامنے تو میری عزت کریں۔ میرے ساتھ واپس آئیں تاکہ مَیں آپ کی موجودگی میں رب آپ کے خدا کی پرستش کر سکوں۔''

31 تب سموایل مان گیا اور ساؤل کے ساتھ دوسروں کے پاس واپس آیا۔ ساؤل نے رب کی پرستش کی، **32** پھر سموایل نے اعلان کیا، ''عمالیق کے بادشاہ اجاج کو میرے پاس لے آؤ!'' اجاج اطمینان سے سموایل کے پاس آیا، کیونکہ اُس نے سوچا، ''بےشک موت کا خطرہ ٹل گیا ہے۔'' **33** لیکن سموایل بولا، ''تیری تلوار سے بےشمار مائیں اپنے بچوں سے محروم ہو گئی ہیں۔ اب تیری ماں بھی بےاولاد ہو جائے گی۔'' یہ کہہ کر سموایل نے وہیں جِلجال میں رب کے حضور اجاج کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

34 پھر وہ رامہ واپس چلا گیا، اور ساؤل اپنے گھر گیا جو جِبعہ میں تھا۔ **35** اِس کے بعد سموایل جیتے جی ساؤل سے کبھی نہ ملا، کیونکہ وہ ساؤل کا ماتم کرتا رہا۔ لیکن رب کو دُکھ تھا کہ مَیں نے ساؤل کو اسرائیل پر کیوں مقرر کیا۔

نئے بادشاہ داؤد کو مقرر کیا جاتا ہے

16 ایک دن رب سموایل سے ہم کلام ہوا، ''تُو کب تک ساؤل کا ماتم کرے گا؟ مَیں نے تو اُسے رد کر کے بادشاہ کا عہدہ اُس سے لے لیا ہے۔ اب مینڈھے کا سینگ زیتون کے تیل سے بھر کر بیت لحم چلا جا۔ وہاں ایک آدمی سے مل جس کا نام یَسّی ہے۔ کیونکہ مَیں نے اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو چن لیا ہے کہ وہ نیا بادشاہ بن جائے۔'' **2** لیکن سموایل نے اعتراض کیا، ''مَیں کس طرح جا سکتا ہوں؟ ساؤل یہ سن کر مجھے مار ڈالے گا۔'' رب نے جواب دیا، ''ایک جوان گائے اپنے ساتھ لے کر لوگوں کو بتا دے کہ مَیں اِسے رب کے حضور قربان کرنے کے لئے آیا ہوں۔ **3** یَسّی کو دعوت دے کہ وہ قربانی کی ضیافت میں شریک ہو جائے۔ آگے مَیں تجھے بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے۔ مَیں تجھے دکھاؤں گا کہ کس بیٹے کو میرے لئے مسح کر کے چن لینا ہے۔''

4 سموایل مان گیا۔ جب وہ بیت لحم پہنچ گیا تو لوگ چونک اُٹھے۔ لرزتے لرزتے شہر کے بزرگ اُس سے ملنے آئے اور پوچھا، ''خیریت تو ہے کہ آپ ہمارے پاس آ گئے ہیں؟'' **5** سموایل نے اُنہیں تسلی دے کر کہا، ''خیریت ہے۔ مَیں رب کے حضور قربانی پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس کریں اور پھر میرے ساتھ قربانی کی ضیافت میں شریک ہو جائیں۔'' سموایل نے یَسّی اور اُس کے بیٹوں کو بھی دعوت دی اور اُنہیں اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس کرنے کو کہا۔

6 جب یسّی اپنے بیٹوں سمیت قربانی کی ضیافت کے لئے آیا تو سموایل کی نظر اِلیاب پر پڑی۔ اُس نے سوچا، ”بے شک یہ وہ ہے جسے رب مسح کر کے بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔“ 7 لیکن رب نے فرمایا، ”اِس کی شکل وصورت اور لمبے قد سے متاثر نہ ہو، کیونکہ یہ مجھے نامنظور ہے۔ مَیں انسان کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ انسان ظاہری صورت پر غور کر کے فیصلہ کرتا ہے جبکہ رب کو ہر ایک کا دل صاف صاف نظر آتا ہے۔“

8 پھر یسّی نے اپنے دوسرے بیٹے ابی نداب کو بلا کر سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ سموایل بولا، ”نہیں، رب نے اِسے بھی نہیں چنا۔“ 9 اِس کے بعد یسّی نے تیسرے بیٹے سمّہ کو پیش کیا۔ لیکن یہ بھی نہیں چنا گیا تھا۔ 10 یوں یسّی نے اپنے سات بیٹوں کو ایک ایک کر کے سموایل کے سامنے سے گزرنے دیا۔ اِن میں سے کوئی رب کا چنا ہوا بادشاہ نہ نکلا۔ 11 آخرکار سموایل نے پوچھا، ”اِن کے علاوہ کوئی اَور بیٹا تو نہیں ہے؟“ یسّی نے جواب دیا، ”سب سے چھوٹا بیٹا ابھی باقی رہ گیا ہے، لیکن وہ باہر کھیتوں میں بھیڑبکریوں کی نگرانی کر رہا ہے۔“ سموایل نے کہا، ”اُسے فوراً بلا لیں۔ اُس کے آنے تک ہم کھانے کے لئے نہیں بیٹھیں گے۔“

12 چنانچہ یسّی چھوٹے کو بلا کر اندر لے آیا۔ یہ بیٹا گورا تھا۔ اُس کی آنکھیں خوبصورت اور شکل وصورت قابلِ تعریف تھی۔ رب نے سموایل کو بتایا، ”یہی ہے۔ اُٹھ کر اِسے مسح کر۔“ 13 سموایل نے تیل سے بھرا ہوا مینڈھے کا سینگ لے کر اُسے داؤد کے سر پر اُنڈیل دیا۔ سب بھائی موجود تھے۔ اُسی وقت رب کا روح داؤد پر نازل ہوا اور اُس کی ساری عمر اُس پر ٹھہرا رہا۔ پھر سموایل رامہ واپس چلا گیا۔

داؤد ساؤل کو بدروح سے آرام دلاتا ہے

14 لیکن رب کے روح نے ساؤل کو چھوڑ دیا تھا۔ اِس کے بجائے رب کی طرف سے ایک بُری روح اُسے دہشت زدہ کرنے لگی۔ 15 ایک دن ساؤل کے ملازموں نے اُس سے کہا، ”اللہ کی طرف سے ایک بُری روح آپ کے دل میں دہشت پیدا کر رہی ہے۔ 16 ہمارا آقا اپنے خادموں کو حکم دے کہ وہ کسی کو ڈھونڈ لائیں جو سرود بجا سکے۔ جب بھی اللہ کی طرف سے یہ بُری روح آپ پر آئے تو وہ اپنا ساز بجا کر آپ کو سکون دلائے گا۔“

17 ساؤل نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، ایسا ہی کرو۔ کسی کو بلا لاؤ جو ساز بجانے میں ماہر ہو۔“ 18 ایک ملازم بولا، ”مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو خوب بجا سکتا ہے۔ وہ بیت لحم کے رہنے والے یسّی کا بیٹا ہے۔ وہ نہ صرف مہارت سے سرود بجا سکتا ہے بلکہ بڑا جنگجو بھی ہے۔ یہ بھی اُس کی ایک خوبی ہے کہ وہ ہر موقع پر سمجھ داری سے بات کر سکتا ہے۔ اور وہ خوب صورت بھی ہے۔ رب اُس کے ساتھ ہے۔“

19 ساؤل نے فوراً اپنے قاصدوں کو یسّی کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ”اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑبکریوں کو سنبھالتا ہے میرے پاس بھیج دینا۔“ 20 یہ سن کر یسّی نے روٹی، مَے کا مشکیزہ اور ایک جوان بکری گدھے پر لاد کر داؤد کے حوالے کر دی اور اُسے ساؤل کے دربار میں بھیج دیا۔

21 اِس طرح داؤد ساؤل کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ وہ بادشاہ کو بہت پسند آیا بلکہ ساؤل کو اِتنا پیارا لگا کہ اُسے اپنا سلاح بردار بنا لیا۔ 22 ساؤل نے یسّی کو اطلاع بھیجی، ”داؤد مجھے بہت پسند آیا ہے، اِس لئے اُسے مستقل طور پر میری خدمت کرنے کی اجازت دیں۔“ 23 اور

جب بھی بُری روح ساؤل پر آتی تو داؤد اپنا سرود بجانے
لگتا۔ تب ساؤل کو سکون ملتا اور بُری روح اُس پر سے دُور
ہو جاتی۔

جاتی جالوت

17 ایک دن فلستیوں نے اپنی فوج کو یہوداہ کے شہر سوکہ
کے قریب جمع کیا۔ وہ اِفس دمیم میں خیمہ زن ہوئے جو سوکہ
اور عزیقہ کے درمیان ہے۔ **2** جواب میں ساؤل نے اپنی
فوج کو بلا کر وادیٔ ایلہ میں جمع کیا۔ وہاں اسرائیل کے مرد
جنگ کے لئے ترتیب سے کھڑے ہوئے۔ **3** یوں فلستی
ایک پہاڑی پر کھڑے تھے اور اسرائیلی دوسری پہاڑی پر۔
اُن کے بیچ میں وادی تھی۔

4 پھر فلستی صفوں سے جات شہر کا پہلوان نکل کر
اسرائیلیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس کا نام جالوت تھا اور
وہ 9 فٹ سے زیادہ لمبا تھا۔ **5** اُس نے حفاظت کے
لئے پیتل کی کئی چیزیں پہن رکھی تھیں: سر پر خود، دھڑ پر
زرہ بکتر جو 57 کلو گرام وزنی تھا **6** اور پنڈلیوں پر بکتر۔
کندھوں پر پیتل کی شمشیر لٹکی ہوئی تھی۔ **7** جو نیزہ وہ پکڑ
کر چل رہا تھا اُس کا دستہ کھڈی کے شہتیر جیسا موٹا اور لمبا
تھا، اور اُس کے لوہے کی نوک کا وزن 7 کلو گرام سے زیادہ
تھا۔ جالوت کے آگے آگے ایک آدمی اُس کی ڈھال
اُٹھائے چل رہا تھا۔

8 جالوت اسرائیلی صفوں کے سامنے رُک کر گرجا،
”تم سب کیوں لڑنے کے لئے صف آرا ہو گئے ہو؟ کیا
مَیں فلستی نہیں ہوں جبکہ تم صرف ساؤل کے نوکر چاکر ہو؟
چلو، ایک آدمی کو چن کر اُسے یہاں نیچے میرے پاس بھیج
دو۔ **9** اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے مار دے تو ہم
تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر مَیں اُس پر غالب
آ کر اُسے مار ڈالوں تو تم ہمارے غلام بن جاؤ گے۔ **10** آج
مَیں اسرائیلی صفوں کی بدنامی کر کے اُنہیں چیلنج کرتا ہوں
کہ مجھے ایک آدمی دو جو میرے ساتھ لڑے۔“ **11** جالوت
کی یہ باتیں سن کر ساؤل اور تمام اسرائیلی گھبرا گئے، اور اُن
پر دہشت طاری ہو گئی۔

داؤد بھائیوں سے ملنے کے لئے فوج کے پاس جاتا ہے

12 اُس وقت داؤد کا باپ یسّی کافی بوڑھا ہو چکا
تھا۔ اُس کے کُل 8 بیٹے تھے، اور وہ اِفراتہ کے علاقے کے
بیت لحم میں رہتا تھا۔ **13** لیکن اُس کے تین سب سے
بڑے بیٹے فلستیوں سے لڑنے کے لئے ساؤل کی فوج میں
بھرتی ہو گئے تھے۔ سب سے بڑے کا نام اِلیاب، دوسرے
کا ابی نداب اور تیسرے کا سمّہ تھا۔ **14-15** داؤد تو سب
سے چھوٹا بھائی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح پورا وقت ساؤل
کے پاس نہ گزار سکا، کیونکہ اُسے باپ کی بھیڑبکریوں کو
سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اِس لئے وہ آتا جاتا رہا۔
چنانچہ وہ موجود نہیں تھا **16** جب جالوت 40 دن صبح و شام
اسرائیلیوں کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر اُنہیں چیلنج کرتا
رہا۔

17 ایک دن یسّی نے داؤد سے کہا، ”بیٹا، اپنے
بھائیوں کے پاس کیمپ میں جا کر اُن کا پتا کرو۔ بھنے ہوئے
اناج کے یہ 16 کلو گرام اور یہ دس روٹیاں اپنے ساتھ لے کر
جلدی جلدی اُدھر پہنچ جاؤ۔ **18** پنیر کی یہ دس ٹکیاں اُن کے
کپتان کو دے دینا۔ بھائیوں کا حال معلوم کر کے اُن کی
کوئی چیز واپس لے آؤ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ وہ ٹھیک
ہیں۔ **19** وہ وادیٔ ایلہ میں ساؤل اور اسرائیلی فوج کے ساتھ
فلستیوں سے لڑ رہے ہیں۔“ **20** اگلے دن صبح سویرے داؤد
نے ریوڑ کو کسی اَور کے سپرد کر کے سامان اُٹھایا اور یسّی کی

ہدایت کے مطابق چلا گیا۔ جب وہ کیمپ کے پاس پہنچ گیا
تو اسرائیلی فوجی نعرے لگا لگا کر میدانِ جنگ کے لئے نکل
رہے تھے۔ 21 وہ لڑنے کے لئے ترتیب سے کھڑے ہو
گئے، اور دوسری طرف فلستی صفیں بھی تیار ہوئیں۔ 22 یہ
دیکھ کر داؤد نے اپنی چیزیں اُس آدمی کے پاس چھوڑ
دیں جو لشکر کے سامان کی نگرانی کر رہا تھا، پھر بھاگ کر
میدانِ جنگ میں بھائیوں سے ملنے چلا گیا۔

وہ ابھی اُن کا حال پوچھ ہی رہا تھا 23 کہ جاتی جالوت
معمول کے مطابق فلستیوں کی صفوں سے نکل کر اسرائیلیوں
کے سامنے وہی طنز کی باتیں بکنے لگا۔ داؤد نے بھی اُس کی
باتیں سنیں۔ 24 جالوت کو دیکھتے ہی اسرائیلیوں کے رونگٹے
کھڑے ہو گئے، اور وہ بھاگ کر 25 آپس میں کہنے لگے،
”کیا آپ نے اِس آدمی کو ہماری طرف بڑھتے ہوئے
دیکھا؟ سنیں کہ وہ کس طرح ہماری بدنامی کر کے ہمیں چیلنج
کر رہا ہے۔ بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اِسے
مار دے اُسے بڑا اجر ملے گا۔ شہزادی سے اُس کی شادی
ہو گی، اور آئندہ اُس کے باپ کے خاندان کو ٹیکس نہیں دینا
پڑے گا۔“

26 داؤد نے ساتھ والے فوجیوں سے پوچھا، ”کیا
کہہ رہے ہیں؟ اُس آدمی کو کیا انعام ملے گا جو اِس فلستی کو
مار کر ہماری قوم کی رُسوائی دُور کرے گا؟ یہ نامختون فلستی
کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج
کرے!“ 27 لوگوں نے دوبارہ داؤد کو بتایا کہ بادشاہ اُس
آدمی کو کیا دے گا جو جالوت کو مار ڈالے گا۔

28 جب داؤد کے بڑے بھائی اِلیاب نے داؤد کی
باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور وہ اُسے جھڑکنے لگا، ”تُو
کیوں آیا ہے؟ بیابان میں اپنی چند ایک بھیڑبکریوں کو کس
کے پاس چھوڑ آیا ہے؟ مَیں تیری شوخی اور دل کی شرارت
خوب جانتا ہوں۔ تُو صرف جنگ کا تماشا دیکھنے آیا ہے!“
29 داؤد نے پوچھا، ”اب مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ مَیں نے
تو صرف سوال پوچھا۔“ 30 وہ اُس سے مُڑ کر کسی اَور کے
پاس گیا اور وہی بات پوچھنے لگا۔ وہی جواب ملا۔

ہتھیار کا چناؤ

31 داؤد کی یہ باتیں سن کر کسی نے ساؤل کو اطلاع
دی۔ ساؤل نے اُسے فوراً بلایا۔ 32 داؤد نے بادشاہ سے
کہا، ”کسی کو اِس فلستی کی وجہ سے ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔
مَیں اُس سے لڑوں گا۔“ 33 ساؤل بولا، ”آپ؟ آپ
جیسا لڑکا کس طرح اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ آپ تو ابھی
بچے سے ہو جبکہ وہ تجربہ کار جنگجو ہے جو جوانی سے ہتھیار
استعمال کرتا آیا ہے۔“

34 لیکن داؤد نے اصرار کیا، ”مَیں اپنے باپ کی
بھیڑبکریوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب کبھی کوئی شیرببر یا
ریچھ ریوڑ کا جانور چھین کر بھاگ جاتا 35 تو مَیں اُس کے
پیچھے جاتا اور اُسے مار مار کر بھیڑ کو اُس کے منہ سے چھڑا لیتا
تھا۔ اگر شیر یا ریچھ جواب میں مجھ پر حملہ کرتا تو مَیں اُس
کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اُسے مار دیتا تھا۔ 36 اِس طرح
آپ کے خادم نے کئی شیروں اور ریچھوں کو مار ڈالا ہے۔
یہ نامختون بھی اُن کی طرح ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ اُس
نے زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کیا ہے۔
37 جس رب نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجے سے بچا لیا
ہے وہ مجھے اِس فلستی کے ہاتھ سے بھی بچائے گا۔“

ساؤل بولا، ”ٹھیک ہے، جائیں اور رب آپ کے
ساتھ ہو۔“ 38 اُس نے داؤد کو اپنا زرہ بکتر اور پیتل کا خود
پہنایا۔ 39 پھر داؤد نے ساؤل کی تلوار باندھ کر چلنے کی
کوشش کی۔ لیکن اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اُس نے

ساؤل سے کہا، ”مَیں یہ چیزیں پہن کر نہیں لڑ سکتا، کیونکہ مَیں اِن کا عادی نہیں ہوں۔“ اُنہیں اُتار کر 40 اُس نے ندی سے پانچ چکنے چکنے پتھر چن کر اُنہیں اپنی چرواہے کی تھیلی میں ڈال لیا۔ پھر چرواہے کی اپنی لاٹھی اور فلاخن پکڑ کر وہ دیو سے لڑنے کے لئے اسرائیلی صفوں سے نکلا۔

داؤد کی فتح

41 جالوت داؤد کی جانب بڑھا۔ ڈھال کو اُٹھانے والا اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ 42 اُس نے حقارت آمیز نظروں سے داؤد کا جائزہ لیا، کیونکہ وہ گورا اور خوب صورت نوجوان تھا۔ 43 وہ گرجا، ”کیا مَیں کتا ہوں کہ تُو لاٹھی لے کر میرا مقابلہ کرنے آیا ہے؟“ اپنے دیوتاؤں کے نام لے کر وہ داؤد پر لعنت بھیج کر 44 چلّایا، ”اِدھر آ تاکہ مَیں تیرا گوشت پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلاؤں۔“

45 داؤد نے جواب دیا، ”آپ تلوار، نیزہ اور شمشیر لے کر میرا مقابلہ کرنے آئے ہیں، لیکن مَیں رب الافواج کا نام لے کر آتا ہوں، اُسی کا نام جو اسرائیلی فوج کا خدا ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسی کو چیلنج کیا ہے۔ 46 آج ہی رب آپ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا، اور مَیں آپ کا سر قلم کر دوں گا۔ اِسی دن مَیں فلستی فوجیوں کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلا دوں گا۔ تب تمام دنیا جان لے گی کہ اسرائیل کا خدا ہے۔ 47 سب جو یہاں موجود ہیں پہچان لیں گے کہ رب کو ہمیں بچانے کے لئے تلوار یا نیزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود ہی جنگ کر رہا ہے، اور وہی آپ کو ہمارے قبضے میں کر دے گا۔“

48 جالوت داؤد پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا، اور داؤد بھی اُس کی طرف دوڑا۔ 49 چلتے چلتے اُس نے اپنی تھیلی سے پتھر نکالا اور اُسے فلاخن میں رکھ کر زور سے چلایا۔ پتھر اُڑتا اُڑتا دیو کے ماتھے پر جا لگا۔ وہ کھوپڑی میں دھنس گیا، اور دیو منہ کے بل گر گیا۔ 50-51 یوں داؤد فلاخن اور پتھر سے فلستی دیو پر غالب آیا۔ تب اُس نے جالوت کی طرف دوڑ کر اُسی کی تلوار میان سے کھینچ کر دیو کا سر کاٹ ڈالا۔

جب فلستیوں نے دیکھا کہ ہمارا پہلوان ہلاک ہو گیا ہے تو وہ بھاگ نکلے۔ 52 اسرائیل اور یہوداہ کے مرد فتح کے نعرے لگا لگا کر فلستیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کا تعاقب کرتے کرتے وہ جات اور عقرون کے دروازوں تک پہنچ گئے۔ جو راستہ شعریم سے جات اور عقرون تک جاتا ہے اُس پر ہر طرف فلستیوں کی لاشیں نظر آئیں۔ 53 پھر اسرائیلیوں نے واپس آ کر فلستیوں کی چھوڑی ہوئی لشکرگاہ کو لُوٹ لیا۔

54 بعد میں داؤد جالوت کا سر یروشلم کو لے آیا۔ دیو کے ہتھیار اُس نے اپنے خیمے میں رکھ لئے۔

ساؤل داؤد کے خاندان کا پتا کرتا ہے

55 جب داؤد جالوت سے لڑنے گیا تو ساؤل نے فوج کے کمانڈر ابنیر سے پوچھا، ”اِس جوان آدمی کا باپ کون ہے؟“ ابنیر نے جواب دیا، ”آپ کی حیات کی قسم، مجھے معلوم نہیں۔“ 56 بادشاہ بولا، ”پھر پتا کریں!“ 57 جب داؤد دیو کا سر قلم کر کے واپس آیا تو ابنیر اُسے بادشاہ کے پاس لایا۔ داؤد ابھی جالوت کا سر اُٹھائے پھر رہا تھا۔ 58 ساؤل نے پوچھا، ”آپ کا باپ کون ہے؟“ داؤد نے جواب دیا، ”مَیں بیت لحم کے رہنے والے آپ کے خادم یسّی کا بیٹا ہوں۔“

داؤد اور یونتن کی دوستی

18 اِس گفتگو کے بعد داؤد کی ملاقات بادشاہ کے بیٹے
یونتن سے ہوئی۔ اُن میں فوراً گہری دوستی پیدا ہو گئی، اور
یونتن داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھنے لگا۔ **2** اُس دن
سے ساؤل نے داؤد کو اپنے دربار میں رکھ لیا اور اُسے باپ
کے گھر واپس جانے نہ دیا۔ **3** اور یونتن نے داؤد سے عہد
باندھا، کیونکہ وہ داؤد کو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔
4 عہد کی تصدیق کے لئے یونتن نے اپنا چوغہ اُتار کر اُسے
اپنے زرہ بکتر، تلوار، کمان اور پیٹی سمیت داؤد کو دے دیا۔

5 جہاں بھی ساؤل نے داؤد کو لڑنے کے لئے بھیجا
وہاں وہ کامیاب ہوا۔ یہ دیکھ کر ساؤل نے اُسے فوج کا بڑا
افسر بنا دیا۔ یہ بات عوام اور ساؤل کے افسروں کو پسند
آئی۔

ساؤل داؤد سے حسد کرتا ہے

6 جب داؤد فلستیوں کو شکست دینے سے واپس آیا تو
تمام شہروں سے عورتیں نکل کر ساؤل بادشاہ سے ملنے
آئیں۔ دف اور ساز بجاتے ہوئے وہ خوشی کے گیت گا گا
کر ناچنے لگیں۔ **7** اور ناچتے ناچتے وہ گاتی رہیں، ”ساؤل
نے تو ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار۔“

8 ساؤل بڑے غصے میں آ گیا، کیونکہ عورتوں کا
گیت اُسے نہایت بُرا لگا۔ اُس نے سوچا، ”اُن کی نظر میں
داؤد نے دس ہزار ہلاک کئے جبکہ مَیں نے صرف ہزار۔
اب صرف یہ بات رہ گئی ہے کہ اُسے بادشاہ مقرر کیا
جائے۔“ **9** اُس وقت سے ساؤل داؤد کو شک کی نظر سے
دیکھنے لگا۔ **10-11** اگلے دن اللہ نے دوبارہ ساؤل پر
بُری روح آنے دی، اور وہ گھر کے اندر وجد کی حالت میں
آ گیا۔ داؤد معمول کے مطابق ساز بجانے لگا تاکہ بادشاہ
کو سکون ملے۔ ساؤل کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اچانک اُس
نے اُسے پھینک کر داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید ڈالنے کی
کوشش کی۔ لیکن داؤد ایک طرف ہٹ کر بچ نکلا۔ ایک اَور
دفعہ ایسا ہوا، لیکن داؤد پھر بچ گیا۔

12 یہ دیکھ کر ساؤل داؤد سے ڈرنے لگا، کیونکہ اُس
نے جان لیا کہ رب مجھے چھوڑ کر داؤد کا حامی بن گیا
ہے۔ **13** آخرکار اُس نے داؤد کو دربار سے دُور کر کے
ہزار فوجیوں پر مقرر کر دیا۔ اِن آدمیوں کے ساتھ داؤد
مختلف جنگوں کے لئے نکلتا رہا۔ **14** اور جو کچھ بھی وہ کرتا اُس
میں کامیاب رہتا، کیونکہ رب اُس کے ساتھ تھا۔ **15** جب
ساؤل نے دیکھا کہ داؤد کو کتنی زیادہ کامیابی ہوئی ہے تو وہ
اُس سے مزید ڈر گیا۔ **16** لیکن اسرائیل اور یہوداہ کے
باقی لوگ داؤد سے بہت محبت رکھتے تھے، کیونکہ وہ ہر جنگ
میں نکلتے وقت سے لے کر گھر واپس آتے وقت تک اُن
کے آگے آگے چلتا تھا۔

داؤد ساؤل کا داماد بن جاتا ہے

17 ایک دن ساؤل نے داؤد سے بات کی، ”مَیں
اپنی بڑی بیٹی میرب کا رشتہ آپ کے ساتھ باندھنا چاہتا
ہوں۔ لیکن پہلے ثابت کریں کہ آپ اچھے فوجی ہیں، جو
رب کی جنگوں میں خوب حصہ لے۔“ لیکن دل ہی دل میں
ساؤل نے سوچا، ”خود تو مَیں داؤد پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا،
بہتر ہے کہ وہ فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔“ **18** لیکن
داؤد نے اعتراض کیا، ”مَیں کون ہوں کہ بادشاہ کا داماد
بنوں؟ اسرائیل میں تو میرے خاندان اور آبائی کنبے کی کوئی
حیثیت نہیں۔“ **19** تو بھی شادی کی تیاریاں کی گئیں۔ لیکن
جب مقررہ وقت آ گیا تو ساؤل نے میرب کی شادی ایک
اَور آدمی بنام عدری ایل محولاتی سے کروا دی۔

20 اِتنے میں ساؤل کی چھوٹی بیٹی میکل داؤد سے
محبت کرنے لگی۔ جب ساؤل کو اِس کی خبر ملی تو وہ خوش
ہوا۔ 21 اُس نے سوچا، ''اب مَیں بیٹی کا رشتہ اُس کے
ساتھ باندھ کر اُسے یوں پھنسا دوں گا کہ وہ فلستیوں سے
لڑتے لڑتے مر جائے گا۔'' داؤد سے اُس نے کہا، ''آج
آپ کو میرا داماد بننے کا دوبارہ موقع ملے گا۔''
22 پھر اُس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ وہ چپکے
سے داؤد کو بتائیں، ''سنیں، آپ بادشاہ کو پسند ہیں، اور
اُس کے تمام افسر بھی آپ کو پیار کرتے ہیں۔ آپ ضرور
بادشاہ کی پیش کش قبول کر کے اُس کا داماد بن جائیں۔''
23 لیکن داؤد نے اعتراض کیا، ''کیا آپ کی دانست میں
بادشاہ کا داماد بننا چھوٹی سی بات ہے؟ مَیں تو غریب آدمی
ہوں، اور میری کوئی حیثیت نہیں۔''
24 ملازموں نے بادشاہ کے پاس واپس جا کر اُسے
داؤد کے الفاظ بتائے۔ 25 ساؤل نے اُنہیں پھر داؤد کے
پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی، ''بادشاہ مِہر کے لئے پیسے نہیں
مانگتا بلکہ یہ کہ آپ اُن کے دشمنوں سے بدلہ لے کر 100
فلستیوں کو قتل کر دیں۔ ثبوت کے طور پر آپ کو اُن کا ختنہ
کر کے جِلد کا کٹا ہوا حصہ بادشاہ کے پاس لانا پڑے گا۔''
شرط کا مقصد یہ تھا کہ داؤد فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے۔
26 جب داؤد کو یہ خبر ملی تو اُسے ساؤل کی پیش کش
پسند آئی۔ مقررہ وقت سے پہلے 27 اُس نے اپنے آدمیوں
کے ساتھ نکل کر 200 فلستیوں کو مار دیا۔ لاشوں کا ختنہ کر
کے وہ جِلد کے کُل 200 ٹکڑے بادشاہ کے پاس لایا تاکہ
بادشاہ کا داماد بنے۔ یہ دیکھ کر ساؤل نے اُس کی شادی
میکل سے کروا دی۔
28 ساؤل کو ماننا پڑا کہ رب داؤد کے ساتھ ہے اور
کہ میری بیٹی میکل اُسے بہت پیار کرتی ہے۔ 29 تب وہ
داؤد سے اَور بھی ڈرنے لگا۔ اِس کے بعد وہ جیتے جی داؤد
کا دشمن بنا رہا۔ 30 اُن دنوں میں فلستی سردار اسرائیل
سے لڑتے رہے۔ لیکن جب بھی وہ جنگ کے لئے نکلے تو
داؤد ساؤل کے باقی افسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا
تھا۔ نتیجے میں اُس کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔

یونتن داؤد کی سفارش کرتا ہے

19 اب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور تمام ملازموں کو
صاف بتایا کہ داؤد کو ہلاک کرنا ہے۔ لیکن داؤد یونتن کو
بہت پیارا تھا، 2 اِس لئے اُس نے اُسے آگاہ کیا، ''میرا
باپ آپ کو مار دینے کے مواقع ڈھونڈ رہا ہے۔ کل صبح
خبردار رہیں۔ کہیں چھپ کر میرا انتظار کریں۔ 3 پھر مَیں
اپنے باپ کے ساتھ شہر سے نکل کر آپ کے قریب سے
گزروں گا۔ وہاں مَیں اُن سے آپ کا معاملہ چھیڑ کر معلوم
کروں گا کہ وہ کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو کچھ بھی وہ کہیں گے
مَیں آپ کو بتا دوں گا۔''
4 اگلی صبح جب یونتن نے اپنے باپ سے بات کی تو
اُس نے داؤد کی سفارش کر کے کہا، ''بادشاہ اپنے خادم
داؤد کا گناہ نہ کریں، کیونکہ اُس نے آپ کا گناہ نہیں کیا
بلکہ ہمیشہ آپ کے لئے فائدہ مند رہا ہے۔ 5 اُسی نے اپنی
جان کو خطرے میں ڈال کر فلستی کو مار ڈالا، اور رب نے
اُس کے وسیلے سے تمام اسرائیل کو بڑی نجات بخشی۔ اُس
وقت آپ خود بھی سب کچھ دیکھ کر خوش ہوئے۔ تو پھر آپ
گناہ کر کے اُس جیسے بے قصور آدمی کو کیوں بلاوجہ مروانا
چاہتے ہیں؟''
6 یونتن کی باتیں سن کر ساؤل مان گیا۔ اُس نے
وعدہ کیا، ''رب کی حیات کی قسم، داؤد کو مارا نہیں جائے گا۔''
7 بعد میں یونتن نے داؤد کو بلا کر اُسے سب کچھ بتایا، پھر

اُسے ساؤل کے پاس لایا۔ تب داؤد پہلے کی طرح بادشاہ کی خدمت کرنے لگا۔

ساؤل کا داؤد پر دوسرا حملہ

8 ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی، اور داؤد نکل کر فلستیوں سے لڑا۔ اِس دفعہ بھی اُس نے اُنہیں یوں شکست دی کہ وہ فرار ہو گئے۔ 9 لیکن ایک دن جب ساؤل اپنا نیزہ پکڑے گھر میں بیٹھا تھا تو اللہ کی بھیجی ہوئی بُری روح اُس پر غالب آئی۔ اُس وقت داؤد سرود بجا رہا تھا۔ 10 اچانک ساؤل نے نیزے کو پھینک کر داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک طرف ہٹ گیا اور نیزہ اُس کے قریب سے گزر کر دیوار میں دھنس گیا۔ داؤد بھاگ گیا اور اُس رات ساؤل کے ہاتھ سے بچ گیا۔

11 ساؤل نے فوراً اپنے آدمیوں کو داؤد کے گھر کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ مکان کی پہرہ داری کر کے داؤد کو صبح کے وقت قتل کر دیں۔ لیکن داؤد کی بیوی میکل نے اُس کو آگاہ کر دیا، ”آج رات کو ہی یہاں سے چلے جائیں، ورنہ آپ نہیں بچیں گے بلکہ کل صبح ہی مار دیئے جائیں گے۔“ 12 چنانچہ داؤد گھر کی کھڑکی میں سے نکلا، اور میکل نے اُترنے میں اُس کی مدد کی۔ تب داؤد بھاگ کر بچ گیا۔

13 میکل نے داؤد کی چارپائی پر بت رکھ کر اُس کے سر پر بکریوں کے بال لگا دیئے اور باقی حصے پر کمبل بچھا دیا۔ 14 جب ساؤل کے آدمی داؤد کو پکڑنے کے لئے آئے تو میکل نے کہا، ”وہ بیمار ہے۔“ 15 فوجیوں نے ساؤل کو اطلاع دی تو اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”اُسے چارپائی سمیت ہی میرے پاس لے آؤ تاکہ اُسے مار دوں۔“

16 جب وہ داؤد کو لے جانے کے لئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کی چارپائی پر بت پڑا ہے جس کے سر پر بکریوں کے بال لگے ہیں۔ 17 ساؤل نے اپنی بیٹی کو بہت جھڑکا، ”تُو نے مجھے اِس طرح دھوکا دے کر میرے دشمن کی فرار ہونے میں مدد کیوں کی؟ تیری ہی وجہ سے وہ بچ گیا۔“ میکل نے جواب دیا، ”اُس نے مجھے دھمکی دی کہ مَیں تجھے قتل کر دوں گا اگر تُو فرار ہونے میں میری مدد نہ کرے۔“

داؤد رامہ میں سموایل کے پاس

18 اِس طرح داؤد بچ نکلا۔ وہ رامہ میں سموایل کے پاس فرار ہوا اور اُسے سب کچھ سنایا جو ساؤل نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ پھر دونوں مل کر نیوت چلے گئے۔ وہاں وہ ٹھہرے۔ 19 ساؤل کو اطلاع دی گئی، ”داؤد رامہ کے نیوت میں ٹھہرا ہوا ہے۔“ 20 اُس نے فوراً اپنے آدمیوں کو اُسے پکڑنے کے لئے بھیج دیا۔ جب وہ پہنچے تو دیکھا کہ نبیوں کا پورا گروہ وہاں نبوت کر رہا ہے، اور سموایل خود اُن کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اُنہیں دیکھتے ہی اللہ کا روح ساؤل کے آدمیوں پر نازل ہوا، اور وہ بھی نبوت کرنے لگے۔ 21 ساؤل کو اِس بات کی خبر ملی تو اُس نے مزید آدمیوں کو رامہ بھیج دیا۔ لیکن وہ بھی وہاں پہنچتے ہی نبوت کرنے لگے۔ ساؤل نے تیسری بار آدمیوں کو بھیج دیا، لیکن یہی کچھ اُن کے ساتھ بھی ہوا۔

22 آخر میں ساؤل خود رامہ کے لئے روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ سیکو کے بڑے حوض پر پہنچا۔ وہاں اُس نے لوگوں سے پوچھا، ”داؤد اور سموایل کہاں ہیں؟“ اُنہوں نے جواب دیا، ”رامہ کی آبادی نیوت میں۔“

23 ساؤل ابھی نیوت نہیں پہنچا تھا کہ اللہ کا روح اُس پر بھی نازل ہوا، اور وہ نبوت کرتے کرتے نیوت پہنچ گیا۔ 24 وہاں وہ اپنے کپڑوں کو اُتار کر سموایل کے

سامنے نبوت کرتا رہا۔ نبوت کرتے کرتے وہ زمین پر لیٹ
گیا اور وہاں پورے دن اور پوری رات پڑا رہا۔ اِسی وجہ
سے یہ قول مشہور ہوا، ”کیا ساؤل کو بھی نبیوں میں شمار کیا
جاتا ہے؟“

داؤد اور یونتن عہد باندھتے ہیں

20 اب داؤد رامہ کے نیوت سے بھی بھاگ گیا۔ چپکے
سے وہ یونتن کے پاس آیا اور پوچھا، ”مجھ سے کیا غلطی
ہوئی ہے؟ میرا کیا قصور ہے؟ مجھ سے آپ کے باپ کے
خلاف کیا جرم سرزد ہوا ہے کہ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں؟“
2 یونتن نے اعتراض کیا، ”یہ کبھی نہیں ہو سکتا! آپ
نہیں مریں گے۔ میرا باپ تو مجھے ہمیشہ سب کچھ بتا دیتا
ہے، خواہ بات بڑی ہو یا چھوٹی۔ تو پھر وہ ایسا کوئی منصوبہ
مجھ سے کیوں چھپائے؟ آپ کی یہ بات سراسر غلط ہے۔“
3 لیکن داؤد نے قسم کھا کر اصرار کیا، ”ظاہر ہے کہ
آپ کو اِس کے بارے میں علم نہیں۔ آپ کے باپ کو
صاف معلوم ہے کہ مَیں آپ کو پسند ہوں۔ وہ تو سوچتے
ہوں گے، ’یونتن کو اِس بات کا علم نہ ہو، ورنہ وہ دُکھ محسوس
کرے گا۔‘ لیکن رب کی اور آپ کی جان کی قسم، مَیں
بڑے خطرے میں ہوں، اور موت سے بچنا مشکل ہی ہے۔“
4 یونتن نے کہا، ”مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں تو
مَیں اُسے کروں گا۔“ **5** تب داؤد نے اپنا منصوبہ پیش کیا۔
”کل نئے چاند کی عید ہے، اور بادشاہ توقع کریں گے کہ
مَیں اُن کی ضیافت میں شریک ہوں۔ لیکن اِس مرتبہ مجھے
پرسوں شام تک باہر کھلے میدان میں چھپا رہنے کی اجازت
دیں۔ **6** اگر آپ کے باپ میرا پتا کریں تو اُنہیں کہہ دینا،
’داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے اپنے شہر بیت لحم کو جانے
کی اجازت مانگی۔ اُسے بڑی جلدی تھی، کیونکہ اُس کا پورا
خاندان اپنی سالانہ قربانی چڑھانا چاہتا ہے۔‘ **7** اگر آپ
کے باپ جواب دیں کہ ٹھیک ہے تو پھر معلوم ہو گا کہ خطرہ
ٹل گیا ہے۔ لیکن اگر وہ بڑے غصے میں آ جائیں تو یقین
جانیں کہ وہ مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
8 براہِ کرم مجھ پر مہربانی کر کے یاد رکھیں کہ آپ نے رب
کے سامنے اپنے خادم سے عہد باندھا ہے۔ اگر مَیں واقعی
قصوروار ٹھہروں تو آپ خود مجھے مار ڈالیں۔ لیکن کسی صورت
میں بھی مجھے اپنے باپ کے حوالے نہ کریں۔“
9 یونتن نے جواب دیا، ”فکر نہ کریں، مَیں کبھی ایسا
نہیں کروں گا۔ جب بھی مجھے اشارہ مل جائے کہ میرا باپ
آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو مَیں ضرور آپ کو فوراً
اطلاع دوں گا۔“ **10** داؤد نے پوچھا، ”اگر آپ کے باپ
غصے میں جواب دیں تو کون مجھے خبر پہنچائے گا؟“
11 یونتن نے جواب میں کہا، ”آئیں ہم نکل کر
کھلے میدان میں جائیں۔“ دونوں نکلے **12** تو یونتن نے
داؤد سے کہا، ”رب اسرائیل کے خدا کی قسم، پرسوں اِس
وقت تک مَیں اپنے باپ سے بات معلوم کر لوں گا۔ اگر وہ
آپ کے بارے میں اچھی سوچ رکھے اور مَیں آپ کو
اطلاع نہ دوں **13** تو رب مجھے سخت سزا دے۔ لیکن اگر
مجھے پتا چلے کہ میرا باپ آپ کو مار دینے پر تُلا ہوا ہے تو
مَیں آپ کو اِس کی اطلاع بھی دوں گا۔ اِس صورت میں مَیں
آپ کو نہیں روکوں گا بلکہ آپ کو سلامتی سے جانے دوں گا۔
رب اُسی طرح آپ کے ساتھ ہو جس طرح وہ پہلے میرے
باپ کے ساتھ تھا۔ **14** لیکن درخواست ہے کہ میرے جیتے
جی مجھ پر رب کی سی مہربانی کریں تاکہ مَیں مر نہ جاؤں۔
15 میرے خاندان پر بھی ہمیشہ تک مہربانی کریں۔ وہ کبھی
بھی آپ کی مہربانی سے محروم نہ ہو جائے، اُس وقت بھی
نہیں جب رب نے آپ کے تمام دشمنوں کو رُوئے زمین

پر سے مٹا دیا ہو گا۔“
16 چنانچہ یونتن نے داؤد سے عہد باندھ کر کہا،
”رب داؤد کے دشمنوں سے بدلہ لے۔“ 17 وہ بولا، ”قسم
کھائیں کہ آپ یہ عہد اُتنے پختہ ارادے سے قائم رکھیں گے
جتنی آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔“ کیونکہ یونتن داؤد کو
اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا تھا۔
18 پھر یونتن نے اپنا منصوبہ پیش کیا۔ ”کل تو نئے
چاند کی عید ہے۔ جلدی سے پتا چلے گا کہ آپ نہیں آئے،
کیونکہ آپ کی کرسی خالی رہے گی۔ 19 اِس لئے پرسوں
شام کے وقت کھلے میدان میں وہاں چلے جائیں جہاں
پہلے چھپ گئے تھے۔ پتھر کے ڈھیر کے قریب بیٹھ جائیں۔
20 اُس وقت مَیں گھر سے نکل کر تین تیر پتھر کے ڈھیر کی
طرف چلاؤں گا گویا مَیں کسی چیز کو نشانہ بنا کر مشق کر رہا
ہوں۔ 21 پھر مَیں لڑکے کو تیروں کو لے آنے کے لئے
بھیج دوں گا۔ اگر مَیں اُسے بتا دوں، ’تیر اُرلی طرف پڑے
ہیں، اُنہیں جا کر لے آؤ‘ تو آپ خوف کھائے بغیر چھپنے
کی جگہ سے نکل کر میرے پاس آ سکیں گے۔ رب کی
حیات کی قسم، اِس صورت میں کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ 22 لیکن
اگر مَیں لڑکے کو بتا دوں، ’تیر پرلی طرف پڑے ہیں‘ تو
آپ کو فوراً ہجرت کرنی پڑے گی۔ اِس صورت میں رب
خود آپ کو یہاں سے بھیج رہا ہو گا۔ 23 لیکن جو باتیں ہم
نے آج آپس میں کی ہیں رب خود ہمیشہ تک اِن کا گواہ
رہے۔“

ساؤل کی داؤد سے علانیہ دشمنی

24 چنانچہ داؤد کھلے میدان میں چھپ گیا۔ نئے چاند
کی عید آئی تو بادشاہ ضیافت کے لئے بیٹھ گیا۔ 25 معمول
کے مطابق وہ دیوار کے پاس بیٹھ گیا۔ ابنیر اُس کے ساتھ
بیٹھا تھا اور یونتن اُس کے مقابل۔ لیکن داؤد کی جگہ خالی
رہی۔
26 اُس دن ساؤل نے بات نہ چھیڑی، کیونکہ اُس
نے سوچا، ”داؤد کسی وجہ سے ناپاک ہو گیا ہو گا، اِس لئے
نہیں آیا۔“
27 لیکن اگلے دن جب داؤد کی جگہ پھر خالی رہی تو
ساؤل نے یونتن سے پوچھا، ”یسّی کا بیٹا نہ تو کل، نہ آج
ضیافت میں شریک ہوا ہے۔ کیا وجہ ہے؟“ 28 یونتن نے
جواب دیا، ”داؤد نے بڑے زور سے مجھ سے بیت‌لحم جانے
کی اجازت مانگی۔ 29 اُس نے کہا، ’مہربانی کر کے مجھے
جانے دیں، کیونکہ میرا خاندان ایک خاص قربانی چڑھا رہا
ہے، اور میرے بھائی نے مجھے آنے کا حکم دیا ہے۔ اگر
آپ کو منظور ہو تو براہِ کرم مجھے اپنے بھائیوں کے پاس
جانے کی اجازت دیں۔‘ یہی وجہ ہے کہ وہ بادشاہ کی
ضیافت میں شریک نہیں ہوا۔“
30 یہ سن کر ساؤل آپے سے باہر ہو گیا۔ وہ گرجا،
”حرام زادے! مجھے خوب معلوم ہے کہ تُو نے داؤد کا ساتھ
دیا ہے۔ شرم کی بات ہے، تیرے لئے اور تیری ماں کے
لئے۔ 31 جب تک یسّی کا بیٹا زندہ ہے تب تک نہ تُو اور
نہ تیری بادشاہت قائم رہے گی۔ اب جا، اُسے لے آ،
کیونکہ اُسے مرنا ہی ہے۔“
32 یونتن نے کہا، ”کیوں؟ اُس نے کیا کیا جو
سزائے موت کے لائق ہے؟“ 33 جواب میں ساؤل نے
اپنا نیزہ زور سے یونتن کی طرف پھینک دیا تاکہ اُسے مار
ڈالے۔ یہ دیکھ کر یونتن نے جان لیا کہ ساؤل داؤد کو قتل
کرنے کا پختہ ارادہ رکھتا ہے۔ 34 بڑے غصے کے عالم
میں وہ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ اُس دن اُس نے کھانا کھانے
سے انکار کیا۔ اُسے بہت دُکھ تھا کہ میرا باپ داؤد کی اِتنی

بےعزتی کر رہا ہے۔
35 اگلے دن یونتن صبح کے وقت گھر سے نکل کر کھلے
میدان میں اُس جگہ آ گیا جہاں داؤد سے ملنا تھا۔ ایک لڑکا
اُس کے ساتھ تھا۔ 36 اُس نے لڑکے کو حکم دیا، ”چلو، اُس
طرف بھاگنا شروع کرو جس طرف مَیں تیروں کو چلاؤں گا
تاکہ تجھے معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔“ چنانچہ لڑکا دوڑنے لگا،
اور یونتن نے تیر اِتنے زور سے چلایا کہ وہ اُس سے آگے
کہیں دُور جا گرا۔ 37 جب لڑکا تیر کے قریب پہنچ گیا تو
یونتن نے آواز دی، ”تیر پرلی طرف ہے۔ 38 جلدی کرو،
بھاگ کر آگے نکلو اور نہ رُکو!“ پھر لڑکا تیر کو اُٹھا کر اپنے
مالک کے پاس واپس آ گیا۔ 39 وہ نہیں جانتا تھا کہ اِس
کے پیچھے کیا مقصد ہے۔ صرف یونتن اور داؤد کو علم تھا۔
40 پھر یونتن نے کمان اور تیروں کو لڑکے کے سپرد
کر کے اُسے حکم دیا، ”جاؤ، سامان لے کر شہر میں واپس
چلے جاؤ۔“ 41 لڑکا چلا گیا تو داؤد پتھر کے ڈھیر کے جنوب
سے نکل کر یونتن کے پاس آیا۔ تین مرتبہ وہ یونتن کے
سامنے منہ کے بل جھک گیا۔ ایک دوسرے کو چوم کر دونوں
خوب روئے، خاص کر داؤد۔ 42 پھر یونتن بولا، ”سلامتی
سے جائیں! اور کبھی وہ وعدے نہ بھولیں جو ہم نے رب کی
قسم کھا کر ایک دوسرے سے کئے ہیں۔ یہ عہد آپ کے اور
میرے اور آپ کی اور میری اولاد کے درمیان ہمیشہ قائم
رہے۔ رب خود ہمارا گواہ ہے۔“
پھر داؤد روانہ ہوا، اور یونتن شہر کو واپس چلا گیا۔

داؤد نوب میں اخی مَلِک کے پاس ٹھہرتا ہے

21 داؤد نوب میں اخی مَلِک امام کے پاس گیا۔ اخی مَلِک
کانپتے ہوئے اُس سے ملنے کے لئے آیا اور پوچھا، ”آپ
اکیلے کیوں آئے ہیں؟ کوئی آپ کے ساتھ نہیں۔“ 2 داؤد
نے جواب دیا، ”بادشاہ نے مجھے ایک خاص ذمہ داری دی
ہے جس کا ذکر تک کرنا منع ہے۔ کسی کو بھی اِس کے بارے
میں جاننا نہیں چاہئے۔ مَیں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا ہے
کہ فلاں فلاں جگہ پر میرا انتظار کریں۔ 3 اب مجھے ذرا
بتائیں کہ کھانے کے لئے کیا مل سکتا ہے؟ مجھے پانچ روٹیاں
دے دیں، یا جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے۔“
4 امام نے جواب دیا، ”میرے پاس عام روٹی نہیں
ہے۔ مَیں آپ کو صرف رب کے لئے مخصوص شدہ روٹی
دے سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ آپ کے آدمی پچھلے دنوں
میں عورتوں سے ہم بستر نہ ہوئے ہوں۔“ 5 داؤد نے
اُسے تسلی دے کر کہا، ”فکر نہ کریں۔ پہلے کی طرح ہمیں
اِس مہم کے دوران بھی عورتوں سے دُور رہنا پڑا ہے۔
میرے فوجی عام مہموں کے لئے بھی اپنے آپ کو پاک
رکھتے ہیں، تو اِس دفعہ وہ کہیں زیادہ پاک صاف ہیں۔“
6 پھر امام نے داؤد کو مخصوص شدہ روٹیاں دیں یعنی
وہ روٹیاں جو ملاقات کے خیمے میں رب کے حضور رکھی جاتی
تھیں اور اُسی دن تازہ روٹیوں سے تبدیل ہوئی تھیں۔ 7 اُس
وقت ساؤل کے چرواہوں کا ادومی انچارج دوئیگ وہاں
تھا۔ وہ کسی مجبوری کے باعث رب کے حضور ٹھہرا ہوا تھا۔
اُس کی موجودگی میں 8 داؤد نے اخی مَلِک سے پوچھا، ”کیا
آپ کے پاس کوئی نیزہ یا تلوار ہے؟ مجھے بادشاہ کی مہم کے
لئے اِتنی جلدی سے نکلنا پڑا کہ اپنی تلوار یا کوئی اَور ہتھیار
ساتھ لانے کے لئے فرصت نہ ملی۔“
9 اخی مَلِک نے جواب دیا، ”جی ہے۔ وادیٔ ایلہ میں
آپ کے ہاتھوں مارے گئے فلستی مرد جالوت کی تلوار
میرے پاس ہے۔ وہ ایک کپڑے میں لپٹی میرے بالاپوش
کے پیچھے پڑی ہے۔ اگر آپ اُسے اپنے ساتھ لے جانا
چاہیں تو لے جائیں۔ میرے پاس کوئی اَور ہتھیار نہیں

ہے۔" داؤد نے کہا، "اِس قسم کی تلوار کہیں اَور نہیں ملتی۔ مجھے دے دیں۔"

داؤد فلستی بادشاہ کے پاس

10 اُسی دن داؤد آگے نکلا تاکہ ساؤل سے بچ سکے۔ اسرائیل کو چھوڑ کر وہ فلستی شہر جات کے بادشاہ اَکیس کے پاس گیا۔ 11 لیکن اَکیس کے ملازموں نے بادشاہ کو آگاہ کیا، "کیا یہ ملک کا بادشاہ داؤد نہیں ہے؟ اِسی کے بارے میں اسرائیلی ناچ کر گیت گاتے ہیں، 'ساؤل نے ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار۔'"

12 یہ سن کر داؤد گھبرا گیا اور جات کے بادشاہ اَکیس سے بہت ڈرنے لگا۔ 13 اچانک وہ پاگل آدمی کا رُوپ بھر کر اُن کے درمیان عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگا۔ شہر کے دروازے کے پاس جا کر اُس نے اُس پر بے تکے سے نشان لگائے اور اپنی داڑھی پر رال ٹپکنے دی۔

14 یہ دیکھ کر اَکیس نے اپنے ملازموں کو جھڑکا، "تم اِس آدمی کو میرے پاس کیوں لے آئے ہو؟ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ یہ پاگل ہے۔ 15 کیا میرے پاس پاگلوں کی کمی ہے کہ تم اِس کو میرے سامنے لے آئے ہو تاکہ اِس طرح کی حرکتیں کرے؟ کیا مجھے ایسے مہمان کی ضرورت ہے؟"

عدُلام کے غار اور موآب میں

22 اِس طرح داؤد جات سے بچ نکلا اور عدُلام کے غار میں چھپ گیا۔ جب اُس کے بھائیوں اور باپ کے گھرانے کو اِس کی خبر ملی تو وہ بیت لحم سے آ کر وہاں اُس کے ساتھ جا ملے۔ 2 اَور لوگ بھی جلدی سے اُس کے گرد جمع ہو گئے، ایسے جو کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے تھے یا اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے تھے اور ایسے بھی جن کا دل تلخی سے بھرا ہوا تھا۔ ہوتے ہوتے داؤد تقریباً 400 افراد کا راہنما بن گیا۔

3 داؤد عدُلام سے روانہ ہو کر ملکِ موآب کے شہر مِصفاہ چلا گیا۔ اُس نے موآبی بادشاہ سے گزارش کی، "میرے ماں باپ کو اُس وقت تک یہاں پناہ دیں جب تک مجھے پتا نہ ہو کہ اللہ میرے لئے کیا ارادہ رکھتا ہے۔" 4 وہ اپنے ماں باپ کو بادشاہ کے پاس لے آیا، اور وہ اُتنی دیر تک وہاں ٹھہرے جتنی دیر داؤد اپنے پہاڑی قلعے میں رہا۔

5 ایک دن جاد نبی نے داؤد سے کہا، "یہاں پہاڑی قلعے میں مت رہیں بلکہ دوبارہ یہوداہ کے علاقے میں واپس چلے جائیں۔" داؤد اُس کی سن کر حارت کے جنگل میں جا بسا۔

ساؤل نوب کے اماموں سے بدلہ لیتا ہے

6 ساؤل کو اطلاع دی گئی کہ داؤد اور اُس کے آدمی دوبارہ یہوداہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اُس وقت ساؤل اپنا نیزہ پکڑے جھاؤ کے اُس درخت کے سائے میں بیٹھا تھا جو جِبعہ کی پہاڑی پر تھا۔ ساؤل کے اِرد گرد اُس کے ملازم کھڑے تھے۔ 7 وہ پکار اُٹھا، "بن یمین کے مردو! سنیں، کیا یسّی کا بیٹا آپ سب کو کھیت اور انگور کے باغ دے گا؟ کیا وہ فوج میں آپ کو ہزار ہزار اور سو سو افراد پر مقرر کرے گا؟ 8 لگتا ہے کہ آپ اِس کی اُمید رکھتے ہیں، ورنہ آپ یوں میرے خلاف سازش نہ کرتے۔ کیونکہ آپ میں سے کسی نے بھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ میرے اپنے بیٹے نے اِس آدمی کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ آپ کو میری فکر تک نہیں، ورنہ مجھے اطلاع دیتے کہ یونتن نے میرے ملازم داؤد کو اُبھارا ہے کہ وہ میری تاک میں بیٹھ جائے۔ کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔"

9 دوئیگ ادومی ساؤل کے افسروں کے ساتھ وہاں
کھڑا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، ''مَیں نے یسّی کے بیٹے کو
دیکھا ہے۔ اُس وقت وہ نوب میں اخی مَلِک بن اخی طوب
سے ملنے آیا۔ 10 اخی مَلِک نے رب سے دریافت کیا کہ
داؤد کا اگلا قدم کیا ہو۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُسے سفر کے
لئے کھانا اور فلستی مرد جالوت کی تلوار بھی دی۔''
11 بادشاہ نے فوراً اخی مَلِک بن اخی طوب اور اُس
کے باپ کے پورے خاندان کو بلایا۔ سب نوب میں امام
تھے۔ 12 جب پہنچے تو ساؤل بولا، ''اخی طوب کے بیٹے،
سنیں۔'' اخی مَلِک نے جواب دیا، ''جی میرے آقا، حکم۔''
13 ساؤل نے الزام لگا کر کہا، ''آپ نے یسّی کے بیٹے
داؤد کے ساتھ میرے خلاف سازشیں کیوں کی ہیں؟
بتائیں، آپ نے اُسے روٹی اور تلوار کیوں دی؟ آپ نے
اللہ سے دریافت کیوں کیا کہ داؤد آگے کیا کرے؟ آپ
ہی کی مدد سے وہ سرکش ہو کر میری تاک میں بیٹھ گیا ہے،
کیونکہ آج تو ایسا ہی ہو رہا ہے۔''
14 اخی مَلِک بولا، ''لیکن میرے آقا، کیا ملازموں
میں سے کوئی اَور آپ کے داماد داؤد جیسا وفادار ثابت ہوا
ہے؟ وہ تو آپ کے محافظ دستے کا کپتان اور آپ کے
گھرانے کا معزز ممبر ہے۔ 15 اور یہ پہلی بار نہیں تھا کہ
مَیں نے اُس کے لئے اللہ سے ہدایت مانگی۔ اِس معاملے
میں بادشاہ مجھ اور میرے خاندان پر الزام نہ لگائے۔ مَیں
نے تو کسی سازش کا ذکر تک نہیں سنا۔''
16 لیکن بادشاہ بولا، ''اخی مَلِک، تجھے اور تیرے
باپ کے پورے خاندان کو مرنا ہے۔'' 17 اُس نے ساتھ
کھڑے اپنے محافظوں کو حکم دیا، ''جا کر اماموں کو مار دو،
کیونکہ یہ بھی داؤد کے اتحادی ہیں۔ گو اِن کو معلوم تھا کہ
داؤد مجھ سے بھاگ رہا ہے تو بھی اِنہوں نے مجھے اطلاع نہ
دی۔''
لیکن محافظوں نے رب کے اماموں کو مار ڈالنے سے
انکار کیا۔ 18 تب بادشاہ نے دوئیگ ادومی کو حکم دیا، ''پھر تم
ہی اماموں کو مار دو۔'' دوئیگ نے اُن کے پاس جا کر اُن
سب کو قتل کر دیا۔ کتان کا بالاپوش پہننے والے کُل 85 آدمی
اُس دن مارے گئے۔ 19 پھر اُس نے جا کر اماموں کے
شہر نوب کے تمام باشندوں کو مار ڈالا۔ شہر کے مرد، عورتیں،
بچے شیرخواروں سمیت، گائے بَیل، گدھے اور بھیڑبکریاں
سب اُس دن ہلاک ہوئے۔
20 صرف ایک ہی شخص بچ گیا، ابیاتر جو اخی مَلِک
بن اخی طوب کا بیٹا تھا۔ وہ بھاگ کر داؤد کے پاس آیا 21 اور
اُسے اطلاع دی کہ ساؤل نے رب کے اماموں کو قتل کر دیا
ہے۔ 22 داؤد نے کہا، ''اُس دن جب مَیں نے دوئیگ
ادومی کو وہاں دیکھا تو مجھے معلوم تھا کہ وہ ضرور ساؤل کو خبر
پہنچائے گا۔ یہ میرا ہی قصور ہے کہ آپ کے باپ کا پورا
خاندان ہلاک ہو گیا ہے۔ 23 اب میرے ساتھ رہیں اور
مت ڈریں۔ جو آدمی آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے وہ مجھے بھی
قتل کرنا چاہتا ہے۔ آپ میرے ساتھ رہ کر محفوظ رہیں گے۔''

داؤد قعیلہ کو بچاتا ہے

23 ایک دن داؤد کو خبر ملی کہ فلستی قعیلہ شہر پر حملہ کر کے
گاہنے کی جگہوں سے اناج لُوٹ رہے ہیں۔ 2 داؤد نے
رب سے دریافت کیا، ''کیا مَیں جا کر فلستیوں پر حملہ
کروں؟'' رب نے جواب دیا، ''جا، فلستیوں پر حملہ کر کے
قعیلہ کو بچا۔''
3 لیکن داؤد کے آدمی اعتراض کرنے لگے، ''ہم
پہلے سے یہاں یہوداہ میں لوگوں کی مخالفت سے ڈرتے
ہیں۔ جب ہم قعیلہ جا کر فلستیوں پر حملہ کریں گے تو پھر

ہمارا کیا بنے گا؟" 4 تب داؤد نے رب سے دوبارہ ہدایت مانگی، اور دوبارہ اُسے یہی جواب ملا، "قعیلہ کو جا! مَیں فلستیوں کو تیرے حوالے کر دوں گا۔"

5 چنانچہ داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ قعیلہ چلا گیا۔ اُس نے فلستیوں پر حملہ کر کے اُنہیں بڑی شکست دی اور اُن کی بھیڑبکریوں کو چھین کر قعیلہ کے باشندوں کو بچایا۔ 6 وہاں قعیلہ میں ابیاتر داؤد کے لوگوں میں شامل ہوا۔ اُس کے پاس امام کا بالاپوش تھا۔

7 جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد قعیلہ شہر میں ٹھہرا ہوا ہے تو اُس نے سوچا، "اللہ نے اُسے میرے حوالے کر دیا ہے، کیونکہ اب وہ فصیل دار شہر میں جا کر پھنس گیا ہے۔" 8 وہ اپنی پوری فوج کو جمع کر کے جنگ کے لئے تیاریاں کرنے لگا تاکہ اُتر کر قعیلہ کا محاصرہ کرے جس میں داؤد اب تک ٹھہرا ہوا تھا۔

9 لیکن داؤد کو پتا چلا کہ ساؤل اُس کے خلاف تیاریاں کر رہا ہے۔ اُس نے ابیاتر امام سے کہا، "امام کا بالاپوش لے آئیں تاکہ ہم رب سے ہدایت مانگیں۔" 10 پھر اُس نے دعا کی، "اے رب اسرائیل کے خدا، مجھے خبر ملی ہے کہ ساؤل میری وجہ سے قعیلہ پر حملہ کر کے اُسے برباد کرنا چاہتا ہے۔ 11 کیا شہر کے باشندے مجھے ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟ کیا ساؤل واقعی آئے گا؟ اے رب، اسرائیل کے خدا، اپنے خادم کو بتا!" رب نے جواب دیا، "ہاں، وہ آئے گا۔" 12 پھر داؤد نے مزید دریافت کیا، "کیا شہر کے بزرگ مجھے اور میرے لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟" رب نے کہا، "ہاں، وہ کر دیں گے۔"

13 لہٰذا داؤد اپنے تقریباً 600 آدمیوں کے ساتھ قعیلہ سے چلا گیا اور اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ جب ساؤل کو اطلاع ملی کہ داؤد قعیلہ سے نکل کر بچ گیا ہے تو وہاں جانے سے باز آیا۔

یونتن داؤد سے ملتا ہے

14 اب داؤد بیابان کے پہاڑی قلعوں اور دشتِ زیف کے پہاڑی علاقے میں رہنے لگا۔ ساؤل تو مسلسل اُس کا کھوج لگاتا رہا، لیکن اللہ ہمیشہ داؤد کو ساؤل کے ہاتھ سے بچاتا رہا۔ 15 ایک دن جب داؤد حورِش کے قریب تھا تو اُسے اطلاع ملی کہ ساؤل آپ کو ہلاک کرنے کے لئے نکلا ہے۔ 16 اُس وقت یونتن نے داؤد کے پاس آ کر اُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اللہ پر بھروسا رکھے۔ 17 اُس نے کہا، "ڈریں مت۔ میرے باپ کا ہاتھ آپ تک نہیں پہنچے گا۔ ایک دن آپ ضرور اسرائیل کے بادشاہ بن جائیں گے، اور میرا رُتبہ آپ کے بعد ہی آئے گا۔ میرا باپ بھی اِس حقیقت سے خوب واقف ہے۔" 18 دونوں نے رب کے حضور عہد باندھا۔ پھر یونتن اپنے گھر چلا گیا جبکہ داؤد وہاں حورِش میں ٹھہرا رہا۔

داؤد زیف میں بچ جاتا ہے

19 دشتِ زیف میں آباد کچھ لوگ ساؤل کے پاس آ گئے جو اُس وقت جِبعہ میں تھا۔ اُنہوں نے کہا، "ہم جانتے ہیں کہ داؤد کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ حورِش کے پہاڑی قلعوں میں ہے، اُس پہاڑی پر جس کا نام حکیلہ ہے اور جو یشیمون کے جنوب میں ہے۔ 20 اے بادشاہ، جب بھی آپ کا دل چاہے آئیں تو ہم اُسے پکڑ کر آپ کے حوالے کر دیں گے۔" 21 ساؤل نے جواب دیا، "رب آپ کو برکت بخشے کہ آپ کو مجھ پر ترس آیا ہے۔ 22 اب واپس جا کر مزید تیاریاں کریں۔ پتا کریں کہ وہ کہاں آتا جاتا ہے اور کس نے اُسے وہاں دیکھا ہے۔ کیونکہ مجھے بتایا

گیا ہے کہ وہ بہت چالاک ہے۔ **23** ہر جگہ کا کھوج
لگائیں جہاں وہ چھپ جاتا ہے۔ جب آپ کو ساری
تفصیلات معلوم ہوں تو میرے پاس آئیں۔ پھر مَیں آپ
کے ساتھ وہاں پہنچوں گا۔ اگر وہ واقعی وہاں کہیں ہو تو مَیں
اُسے ضرور ڈھونڈ نکالوں گا، خواہ مجھے پورے یہوداہ کی
چھان بین کیوں نہ کرنی پڑے۔“

24-25 زیف کے آدمی واپس چلے گئے۔ تھوڑی
دیر کے بعد ساؤل بھی اپنی فوج سمیت وہاں کے لئے نکلا۔
اُس وقت داؤد اور اُس کے لوگ دشتِ معون میں یشیمون
کے جنوب میں تھے۔ جب داؤد کو اطلاع ملی کہ ساؤل اُس
کا تعاقب کر رہا ہے تو وہ ریگستان کے مزید جنوب میں چلا
گیا، وہاں جہاں بڑی چٹان نظر آتی ہے۔ لیکن ساؤل کو پتا
چلا اور وہ فوراً ریگستان میں داؤد کے پیچھے گیا۔

26 چلتے چلتے ساؤل داؤد کے قریب ہی پہنچ گیا۔
آخرکار صرف ایک پہاڑی اُن کے درمیان رہ گئی۔ ساؤل
پہاڑی کے ایک دامن میں تھا جبکہ داؤد اپنے لوگوں سمیت
دوسرے دامن میں بھاگتا ہوا بادشاہ سے بچنے کی کوشش کر
رہا تھا۔ ساؤل ابھی اُنہیں گھیر کر پکڑنے کو تھا **27** کہ
اچانک قاصد ساؤل کے پاس پہنچا جس نے کہا، ”جلدی
آئیں! فلستی ہمارے ملک میں گھس آئے ہیں۔“ **28** ساؤل
کو داؤد کو چھوڑنا پڑا، اور وہ فلستیوں سے لڑنے گیا۔ اُس
وقت سے پہاڑی کا نام ”علیحدگی کی چٹان“ پڑ گیا۔

29 داؤد وہاں سے چلا گیا اور عین جدی کے پہاڑی
قلعوں میں رہنے لگا۔

داؤد ساؤل کو قتل کرنے سے انکار کرتا ہے

24 جب ساؤل فلستیوں کا تعاقب کرنے سے واپس آیا
تو اُسے خبر ملی کہ داؤد عین جدی کے ریگستان میں ہے۔ **2** وہ
تمام اسرائیل کے 3,000 چیدہ فوجیوں کو لے کر پہاڑی
بکریوں کی چٹانوں کے لئے روانہ ہوا تاکہ داؤد کو پکڑ
لے۔

3 چلتے چلتے وہ بھیڑوں کے کچھ باڑوں سے گزرنے
لگے۔ وہاں ایک غار کو دیکھ کر ساؤل اندر گیا تاکہ اپنی
حاجت رفع کرے۔ اتفاق سے داؤد اور اُس کے آدمی اُسی
غار کے پچھلے حصے میں چھپے بیٹھے تھے۔ **4** داؤد کے آدمیوں
نے آہستہ سے اُس سے کہا، ”رب نے تو آپ سے وعدہ
کیا تھا، ’مَیں تیرے دشمن کو تیرے حوالے کر دوں گا، اور تُو
جو جی چاہے اُس کے ساتھ کر سکے گا۔‘ اب یہ وقت آ گیا
ہے!“ داؤد رینگتے رینگتے آگے ساؤل کے قریب پہنچ گیا۔
چپکے سے اُس نے ساؤل کے لباس کے کنارے کا ٹکڑا
کاٹ لیا اور پھر واپس آ گیا۔ **5** لیکن جب اپنے لوگوں
کے پاس پہنچا تو اُس کا ضمیر اُسے ملامت کرنے لگا۔ **6** اُس
نے اپنے آدمیوں سے کہا، ”رب نہ کرے کہ مَیں اپنے آقا
کے ساتھ ایسا سلوک کر کے رب کے مسح کئے ہوئے بادشاہ
کو ہاتھ لگاؤں۔ کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن لیا
ہے۔“ **7** یہ کہہ کر داؤد نے اُن کو سمجھایا اور اُنہیں ساؤل پر
حملہ کرنے سے روک دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد ساؤل غار سے نکل کر آگے چلنے
لگا۔ **8** جب وہ کچھ فاصلے پر تھا تو داؤد بھی نکلا اور پکار اُٹھا،
”اے بادشاہ سلامت، اے میرے آقا!“ ساؤل نے پیچھے
دیکھا تو داؤد منہ کے بل جھک کر **9** بولا، ”جب لوگ آپ
کو بتاتے ہیں کہ داؤد آپ کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے
تو آپ کیوں دھیان دیتے ہیں؟ **10** آج آپ اپنی
آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔
غار میں آپ اللہ کی مرضی سے میرے قبضے میں آ گئے
تھے۔ میرے لوگوں نے زور دیا کہ مَیں آپ کو مار دوں،

لیکن مَیں نے آپ کو نہ چھیڑا۔ مَیں بولا، ’مَیں کبھی بھی بادشاہ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، کیونکہ رب نے خود اُسے مسح کر کے چن لیا ہے۔‘ 11 میرے باپ، یہ دیکھیں جو میرے ہاتھ میں ہے! آپ کے لباس کا یہ ٹکڑا مَیں کاٹ سکا، اور پھر بھی مَیں نے آپ کو ہلاک نہ کیا۔ اب جان لیں کہ نہ مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں، نہ مَیں نے آپ کا گناہ کیا ہے۔ پھر بھی آپ میرا تعاقب کرتے ہوئے مجھے مار ڈالنے کے درپے ہیں۔ 12 رب خود فیصلہ کرے کہ کس سے غلطی ہو رہی ہے، آپ سے یا مجھ سے۔ وہی آپ سے میرا بدلہ لے۔ لیکن خود مَیں کبھی آپ پر ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا۔ 13 قدیم قول یہی بات بیان کرتا ہے، ’بدکاروں سے بدکاری پیدا ہوتی ہے۔‘ میری نیت تو صاف ہے، اِس لئے مَیں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ 14 اسرائیل کا بادشاہ کس کے خلاف نکل آیا ہے؟ جس کا تعاقب آپ کر رہے ہیں اُس کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ وہ مردہ کتا یا پسو ہی ہے۔ 15 رب ہمارا منصف ہو۔ وہی ہم دونوں کا فیصلہ کرے۔ وہ میرے معاملے پر دھیان دے، میرے حق میں بات کرے اور مجھے بے الزام ٹھہرا کر آپ کے ہاتھ سے بچائے۔“

16 داؤد خاموش ہوا تو ساؤل نے پوچھا، ”داؤد میرے بیٹے، کیا آپ کی آواز ہے؟“ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ 17 اُس نے کہا، ”آپ مجھ سے زیادہ راست باز ہیں۔ آپ نے مجھ سے اچھا سلوک کیا جبکہ مَیں آپ سے بُرا سلوک کرتا رہا ہوں۔ 18 آج آپ نے اپنا میرے ساتھ اچھا سلوک ثابت کیا ہے، کیونکہ گو رب نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا تھا تو بھی آپ نے مجھے ہلاک نہ کیا۔ 19 جب کسی کا دشمن اُس کے قبضے میں آ جاتا ہے تو وہ اُسے جانے نہیں دیتا۔ لیکن آپ نے ایسا ہی کیا۔ رب آپ کو اُس مہربانی کا اجر دے جو آپ نے آج مجھ پر کی ہے۔ 20 اب مَیں جانتا ہوں کہ آپ ضرور بادشاہ بن جائیں گے، اور کہ آپ کے ذریعے اسرائیل کی بادشاہی قائم رہے گی۔ 21 چنانچہ رب کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کریں کہ نہ آپ میری اولاد کو ہلاک کریں گے، نہ میرے آبائی گھرانے میں سے میرا نام مٹا دیں گے۔“

22 داؤد نے قسم کھا کر ساؤل سے وعدہ کیا۔ پھر ساؤل اپنے گھر چلا گیا جبکہ داؤد نے اپنے لوگوں کے ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ لے لی۔

سموایل کی موت

25 اُن دنوں میں سموایل فوت ہوا۔ تمام اسرائیل رامہ میں جنازے کے لئے جمع ہوا۔ اُس کا ماتم کرتے ہوئے اُنہوں نے اُسے اُس کی خاندانی قبر میں دفن کیا۔

نابال داؤد کی بےعزتی کرتا ہے

اُن دنوں میں داؤد دشتِ فاران میں چلا گیا۔

2-4 معون میں کالب کے خاندان کا ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام نابال تھا۔ وہ نہایت امیر تھا۔ کرمل کے قریب اُس کی 3,000 بھیڑیں اور 1,000 بکریاں تھیں۔ بیوی کا نام ابی جیل تھا۔ وہ ذہین بھی تھی اور خوب صورت بھی۔ اُس کے مقابلے میں نابال سخت مزاج اور کمینہ تھا۔ ایک دن نابال اپنی بھیڑوں کے بال کترنے کے لئے کرمل آیا۔

جب داؤد کو خبر ملی 5 تو اُس نے 10 جوانوں کو بھیج کر کہا، ”کرمل جا کر نابال سے ملیں اور اُسے میرا سلام دیں۔ 6 اُسے بتانا، ’اللہ آپ کو طویل زندگی عطا کرے۔ آپ کی، آپ کے خاندان کی اور آپ کی تمام ملکیت کی سلامتی ہو۔ 7 سنا ہے کہ بھیڑوں کے بال کترنے کا وقت آ

گیا ہے۔ کرمل میں آپ کے چرواہے ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اُس پورے عرصے میں نہ اُنہیں ہماری طرف سے کوئی نقصان پہنچا، نہ کوئی چیز چوری ہوئی۔ **8** اپنے لوگوں سے خود پوچھ لیں! وہ اِس کی تصدیق کریں گے۔ آج آپ خوشی منا رہے ہیں، اِس لئے میرے جوانوں پر مہربانی کریں۔ جو کچھ آپ خوشی سے دے سکتے ہیں وہ اُنہیں اور اپنے بیٹے داؤد کو دے دیں۔‘‘

9 داؤد کے آدمی نابال کے پاس گئے۔ اُسے داؤد کا سلام دے کر اُنہوں نے اُس کا پیغام دیا اور پھر جواب کا انتظار کیا۔ **10** لیکن نابال نے کرخت لہجے میں کہا، ’’یہ داؤد کون ہے؟ کون ہے یسّی کا بیٹا؟ آج کل بہت سے ایسے غلام ہیں جو اپنے مالک سے بھاگے ہوئے ہیں۔ **11** مَیں اپنی روٹی، اپنا پانی اور کترنے والوں کے لئے ذبح کیا گیا گوشت لے کر ایسے آوارہ پھرنے والوں کو کیوں دے دوں؟ کیا پتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے ہیں۔‘‘

12 داؤد کے آدمی چلے گئے اور داؤد کو سب کچھ بتا دیا۔ **13** تب داؤد نے حکم دیا، ’’اپنی تلواریں باندھ لو!‘‘ سب نے اپنی تلواریں باندھ لیں۔ اُس نے بھی ایسا کیا اور پھر 400 افراد کے ساتھ کرمل کے لئے روانہ ہوا۔ باقی 200 مرد سامان کے پاس رہے۔

ابی جیل داؤد کا غصہ ٹھنڈا کرتی ہے

14 اِتنے میں نابال کے ایک نوکر نے اُس کی بیوی کو اطلاع دی، ’’داؤد نے ریگستان میں سے اپنے قاصدوں کو نابال کے پاس بھیجا تاکہ اُسے مبارک باد دیں۔ لیکن اُس نے جواب میں گرج کر اُنہیں گالیاں دی ہیں، **15** حالانکہ اُن لوگوں کا ہمارے ساتھ سلوک ہمیشہ اچھا رہا ہے۔ ہم اکثر ریوڑوں کو چَرانے کے لئے اُن کے قریب پھرتے رہے، تو بھی اُنہوں نے ہمیں کبھی نقصان نہ پہنچایا، نہ کوئی چیز چوری کی۔ **16** جب بھی ہم اُن کے قریب تھے تو وہ دن رات چار دیواری کی طرح ہماری حفاظت کرتے رہے۔ **17** اب سوچ لیں کہ کیا کیا جائے! کیونکہ ہمارا مالک اور اُس کے تمام گھر والے بڑے خطرے میں ہیں۔ وہ خود اِتنا شریر ہے کہ اُس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔‘‘

18 جتنی جلدی ہو سکا ابی جیل نے کچھ سامان اکٹھا کیا جس میں 200 روٹیاں، مَے کی دو مشکیں، کھانے کے لئے تیار کی گئی پانچ بھیڑیں، بھنے ہوئے اناج کے ساڑھے 27 کلو گرام، کشمش کی 100 اور انجیر کی 200 ٹکیاں شامل تھیں۔ سب کچھ گدھوں پر لاد کر **19** اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا، ’’میرے آگے نکل جاؤ، مَیں تمہارے پیچھے پیچھے آؤں گی۔‘‘ اپنے شوہر کو اُس نے کچھ نہ بتایا۔ **20** جب ابی جیل پہاڑ کی آڑ میں اُترنے لگی تو داؤد اپنے آدمیوں سمیت اُس کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آیا۔ پھر اُن کی ملاقات ہوئی۔ **21** داؤد تو ابھی تک بڑے غصے میں تھا، کیونکہ وہ سوچ رہا تھا، ’’اِس آدمی کی مدد کرنے کا کیا فائدہ تھا! ہم ریگستان میں اُس کے ریوڑوں کی حفاظت کرتے رہے اور اُس کی کوئی بھی چیز گم نہ ہونے دی۔ تو بھی اُس نے ہماری نیکی کے جواب میں ہماری بےعزتی کی ہے۔ **22** اللہ مجھے سخت سزا دے اگر مَیں کل صبح تک اُس کے ایک آدمی کو بھی زندہ چھوڑ دوں!‘‘

24-23 داؤد کو دیکھ کر ابی جیل جلدی سے گدھے پر سے اُتر کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئی۔ اُس نے کہا، ’’میرے آقا، مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں۔ مہربانی کر کے اپنی خادمہ کو بولنے دیں اور اُس کی بات سنیں۔ **25** میرے مالک اُس شریر آدمی نابال پر زیادہ دھیان نہ دیں۔ اُس کے نام کا مطلب احمق ہے اور وہ ہے ہی احمق۔ افسوس،

میری اُن آدمیوں سے ملاقات نہیں ہوئی جو آپ نے ہمارے پاس بھیجے تھے۔ 26 لیکن رب کی اور آپ کی حیات کی قسم، رب نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بدلہ لینے اور قاتل بننے سے بچایا ہے۔ اور اللہ کرے کہ جو بھی آپ سے دشمنی رکھتے اور آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اُنہیں نابال کی سی سزا مل جائے۔ 27 اب گزارش ہے کہ جو برکت ہمیں ملی ہے اُس میں آپ بھی شریک ہوں۔ جو چیزیں آپ کی خادمہ لائی ہے اُنہیں قبول کر کے اُن جوانوں میں تقسیم کر دیں جو میرے آقا کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ 28 جو بھی غلطی ہوئی ہے اپنی خادمہ کو معاف کیجئے۔ رب ضرور میرے آقا کا گھرانا ہمیشہ تک قائم رکھے گا، کیونکہ آپ رب کے دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ وہ آپ کو جیتے جی غلطیاں کرنے سے بچائے رکھے۔ 29 جب کوئی آپ کا تعاقب کر کے آپ کو مار دینے کی کوشش کرے تو رب آپ کا خدا آپ کی جان جانداروں کی تھیلی میں محفوظ رکھے گا۔ لیکن آپ کے دشمنوں کی جان وہ فلاخن کے پتھر کی طرح دُور پھینک کر ہلاک کر دے گا۔ 30 جب رب اپنے تمام وعدے پورے کر کے آپ کو اسرائیل کا بادشاہ بنا دے گا 31 تو کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئے گی جو ٹھوکر کا باعث ہو۔ میرے آقا کا ضمیر صاف ہو گا، کیونکہ آپ بدلہ لے کر قاتل نہیں بنے ہوں گے۔ گزارش ہے کہ جب رب آپ کو کامیابی دے تو اپنی خادمہ کو بھی یاد کریں۔“

32 داؤد بہت خوش ہوا۔ ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے آج آپ کو مجھ سے ملنے کے لئے بھیج دیا۔ 33 آپ کی بصیرت مبارک ہے! آپ مبارک ہیں، کیونکہ آپ نے مجھے اِس دن اپنے ہاتھوں سے بدلہ لے کر قاتل بننے سے روک دیا ہے۔ 34 رب اسرائیل کے خدا کی قسم جس نے مجھے آپ کو نقصان پہنچانے سے روک دیا، کل صبح نابال کے تمام آدمی ہلاک ہوتے اگر آپ اِتنی جلدی سے مجھ سے ملنے نہ آتیں۔“

35 داؤد نے ابی جیل کی پیش کردہ چیزیں قبول کر کے اُسے رخصت کیا اور کہا، ”سلامتی سے جائیں۔ مَیں نے آپ کی سنی اور آپ کی بات منظور کر لی ہے۔“

رب نابال کو سزا دیتا ہے

36 جب ابی جیل اپنے گھر پہنچی تو دیکھا کہ بہت رونق ہے، کیونکہ نابال بادشاہ کی سی ضیافت کر کے خوشیاں منا رہا تھا۔ چونکہ وہ نشے میں دُھت تھا اِس لئے ابی جیل نے اُسے اُس وقت کچھ نہ بتایا۔

37 اگلی صبح جب نابال ہوش میں آ گیا تو ابی جیل نے اُسے سب کچھ کہہ سنایا۔ یہ سنتے ہی نابال کو دَورہ پڑ گیا، اور وہ پتھر سا بن گیا۔ 38 دس دن کے بعد رب نے اُسے مرنے دیا۔ 39 جب داؤد کو نابال کی موت کی خبر مل گئی تو وہ پکارا، ”رب کی تعریف ہو جس نے میرے لئے نابال سے لڑ کر میری بےعزتی کا بدلہ لیا ہے۔ اُس کی مہربانی ہے کہ مَیں غلط کام کرنے سے بچ گیا ہوں جبکہ نابال کی بُرائی اُس کے اپنے سر پر آ گئی ہے۔“

ابی جیل کی داؤد سے شادی

کچھ دیر کے بعد داؤد نے اپنے لوگوں کو ابی جیل کے پاس بھیجا تاکہ وہ داؤد کی اُس کے ساتھ شادی کی درخواست پیش کریں۔ 40 چنانچہ اُس کے ملازم کرمل میں ابی جیل کے پاس جا کر بولے، ”داؤد نے ہمیں شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔“ 41 ابی جیل کھڑی ہوئی، پھر منہ کے بل جھک کر بولی، ”مَیں اُن کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مَیں اپنے مالک کے خادموں کے پاؤں دھونے تک تیار ہوں۔“

42 وہ جلدی سے تیار ہوئی اور گدھے پر بیٹھ کر داؤد
کے ملازموں کے ساتھ روانہ ہوئی۔ پانچ نوکرانیاں اُس کے
ساتھ چلی گئیں۔ یوں ابی جیل داؤد کی بیوی بن گئی۔
43 اب داؤد کی دو بیویاں تھیں، کیونکہ پہلے اُس کی
شادی اخی نوعم سے ہوئی تھی جو یزرعیل سے تھی۔ 44 جہاں
تک ساؤل کی بیٹی میکل کا تعلق تھا ساؤل نے اُسے داؤد
سے لے کر اُس کی دوبارہ شادی فلتی ایل بن لیس سے کروائی
تھی جو جلّیم کا رہنے والا تھا۔

داؤد ساؤل کو دوسری بار بچنے دیتا ہے

26 ایک دن دشتِ زیف کے کچھ باشندے دوبارہ جِبعہ
میں ساؤل کے پاس آ گئے۔ اُنہوں نے بادشاہ کو بتایا، ”ہم
جانتے ہیں کہ داؤد کہاں چھپ گیا ہے۔ وہ اُس پہاڑی پر
ہے جو حکیلہ کہلاتی ہے اور یشیمون کے مقابل ہے۔“ 2 یہ سن
کر ساؤل اسرائیل کے 3,000 چیدہ فوجیوں کو لے کر
دشتِ زیف میں گیا تاکہ داؤد کو ڈھونڈ نکالے۔ 3 حکیلہ
پہاڑی پر یشیمون کے مقابل وہ رُک گئے۔ جو راستہ پہاڑ پر
سے گزرتا ہے اُس کے پاس اُنہوں نے اپنا کیمپ لگایا۔
داؤد اُس وقت ریگستان میں چھپ گیا تھا۔ جب اُسے خبر ملی
کہ ساؤل میرا تعاقب کر رہا ہے 4 تو اُس نے اپنے لوگوں
کو معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں نے واپس آ کر
اُسے اطلاع دی کہ بادشاہ واقعی اپنی فوج سمیت ریگستان
میں پہنچ گیا ہے۔ 5 یہ سن کر داؤد خود نکل کر چپکے سے اُس
جگہ گیا جہاں ساؤل کا کیمپ تھا۔ اُس کو معلوم ہوا کہ ساؤل
اور اُس کا کمانڈر ابنیر بن نیر کیمپ کے عین بیچ میں سو رہے
ہیں جبکہ باقی آدمی دائرہ بنا کر اُن کے اِرد گرد سو رہے
ہیں۔
6 دو مرد داؤد کے ساتھ تھے، اخی مَلِک حِتّی اور ابی شے
بن ضرویاہ۔ ضرویاہ یوآب کا بھائی تھا۔ داؤد نے پوچھا،
”کون میرے ساتھ کیمپ میں گھس کر ساؤل کے پاس
جائے گا؟“ ابی شے نے جواب دیا، ”مَیں ساتھ جاؤں گا۔“
7 چنانچہ دونوں رات کے وقت کیمپ میں گھس آئے۔
سوئے ہوئے فوجیوں اور ابنیر سے گزر کر وہ ساؤل تک پہنچ
گئے جو زمین پر لیٹا سو رہا تھا۔ اُس کا نیزہ سر کے قریب
زمین میں گڑا ہوا تھا۔ 8 ابی شے نے آہستہ سے داؤد سے
کہا، ”آج اللہ نے آپ کے دشمن کو آپ کے قبضے میں کر
دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو مَیں اُسے اُس کے اپنے نیزے
سے زمین کے ساتھ چھید دوں۔ مَیں اُسے ایک ہی وار میں
مار دوں گا۔ دوسرے وار کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔“
9 داؤد بولا، ”نہ کرو! اُسے مت مارنا، کیونکہ جو رب
کے مسح کئے ہوئے خادم کو ہاتھ لگائے وہ قصوروار ٹھہرے گا۔
10 رب کی حیات کی قَسم، رب خود ساؤل کی موت مقرر
کرے گا، خواہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے، خواہ جنگ میں
لڑتے ہوئے۔ 11 رب مجھے اِس سے محفوظ رکھے کہ مَیں
اُس کے مسح کئے ہوئے خادم کو نقصان پہنچاؤں۔ نہیں، ہم
کچھ اَور کریں گے۔ اُس کا نیزہ اور پانی کی صراحی پکڑ لو۔
آؤ، ہم یہ چیزیں اپنے ساتھ لے کر یہاں سے نکل جاتے
ہیں۔“ 12 چنانچہ وہ دونوں چیزیں اپنے ساتھ لے کر چپکے
سے چلے گئے۔ کیمپ میں کسی کو بھی پتا نہ چلا، کوئی نہ جاگا۔
سب سوئے رہے، کیونکہ رب نے اُنہیں گہری نیند سلا دیا تھا۔
13 داؤد وادی کو پار کر کے پہاڑی پر چڑھ گیا۔
جب ساؤل سے فاصلہ کافی تھا 14 تو داؤد نے فوج اور
ابنیر کو اونچی آواز سے پکار کر کہا، ”اے ابنیر، کیا آپ مجھے
جواب نہیں دیں گے؟“ ابنیر پکارا، ”آپ کون ہیں کہ بادشاہ
کو اِس طرح کی اونچی آواز دیں؟“ 15 داؤد نے طنزاً
جواب دیا، ”کیا آپ مرد نہیں ہیں؟ اور اسرائیل میں کون

آپ جیسا ہے؟ تو پھر آپ نے اپنے بادشاہ کی صحیح حفاظت کیوں نہ کی جب کوئی اُسے قتل کرنے کے لئے کیمپ میں گھس آیا؟ 16 جو آپ نے کیا وہ ٹھیک نہیں ہے۔ رب کی حیات کی قسم، آپ اور آپ کے آدمی سزائے موت کے لائق ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے مالک کی حفاظت نہ کی، گو وہ رب کا مسح کیا ہوا بادشاہ ہے۔ خود دیکھ لیں، جو نیزہ اور پانی کی صراحی بادشاہ کے سر کے پاس تھے وہ کہاں ہیں؟''

17 تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچان لی۔ وہ پکارا، ''میرے بیٹے داؤد، کیا آپ کی آواز ہے؟'' 18 داؤد نے جواب دیا، ''جی، بادشاہ سلامت۔ میرے آقا، آپ میرا تعاقب کیوں کر رہے ہیں؟ مَیں تو آپ کا خادم ہوں۔ مَیں نے کیا کیا؟ مجھ سے کیا جرم سرزد ہوا ہے؟ 19 گزارش ہے کہ میرا آقا اور بادشاہ اپنے خادم کی بات سنے۔ اگر رب نے آپ کو میرے خلاف اُکسایا ہو تو وہ میری غلہ کی نذر قبول کرے۔ لیکن اگر انسان اِس کے پیچھے ہیں تو رب کے سامنے اُن پر لعنت! اپنی حرکتوں سے اُنہوں نے مجھے میری موروثی زمین سے نکال دیا ہے اور نتیجے میں مَیں رب کی قوم میں نہیں رہ سکتا۔ حقیقت میں وہ کہہ رہے ہیں، 'جاؤ، دیگر معبودوں کی پوجا کرو!' 20 ایسا نہ ہو کہ مَیں وطن سے اور رب کے حضور سے دُور مر جاؤں۔ اسرائیل کا بادشاہ پسّو کو ڈھونڈ نکالنے کے لئے کیوں نکل آیا ہے؟ وہ تو پہاڑوں میں میرا شکار تیتر کے شکار کی طرح کر رہے ہیں۔''

21 تب ساؤل نے اقرار کیا، ''مَیں نے گناہ کیا ہے۔ داؤد میرے بیٹے، واپس آئیں۔ اب سے مَیں آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ آج میری جان آپ کی نظر میں قیمتی تھی۔ مَیں بڑی بےوقوفی کر گیا ہوں، اور مجھ سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔''

22 داؤد نے جواب میں کہا، ''بادشاہ کا نیزہ یہاں میرے پاس ہے۔ آپ کا کوئی جوان آ کر اُسے لے جائے۔ 23 رب ہر اُس شخص کو اجر دیتا ہے جو انصاف کرتا اور وفادار رہتا ہے۔ آج رب نے آپ کو میرے حوالے کر دیا، لیکن مَیں نے اُس کے مسح کئے ہوئے بادشاہ کو ہاتھ لگانے سے انکار کیا۔ 24 اور میری دعا ہے کہ جتنی قیمتی آپ کی جان آج میری نظر میں تھی، اُتنی قیمتی میری جان بھی رب کی نظر میں ہو۔ وہی مجھے ہر مصیبت سے بچائے رکھے۔'' 25 ساؤل نے جواب دیا، ''میرے بیٹے داؤد، رب آپ کو برکت دے۔ آئندہ آپ کو بڑی کامیابی حاصل ہو گی۔''

اِس کے بعد داؤد نے اپنی راہ لی اور ساؤل اپنے گھر چلا گیا۔

داؤد دوبارہ اَکیس کے پاس

27 اِس تجربے کے بعد داؤد سوچنے لگا، ''اگر مَیں یہیں ٹھہر جاؤں تو کسی دن ساؤل مجھے مار ڈالے گا۔ بہتر ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے فلستیوں کے ملک میں چلا جاؤں۔ تب ساؤل پورے اسرائیل میں میرا کھوج لگانے سے باز آئے گا، اور مَیں محفوظ رہوں گا۔'' 2 چنانچہ وہ اپنے 600 آدمیوں کو لے کر جات کے بادشاہ اَکیس بن معوک کے پاس چلا گیا۔ 3 اُن کے خاندان ساتھ تھے۔ داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی اور نابال کی بیوہ ابی جیل کرملی بھی ساتھ تھیں۔ اَکیس نے اُنہیں جات شہر میں رہنے کی اجازت دی۔ 4 جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد نے جات میں پناہ لی ہے تو وہ اُس کا کھوج لگانے سے باز آیا۔

5 ایک دن داؤد نے اَکیس سے بات کی، ''اگر آپ کی نظرِ کرم مجھ پر ہے تو مجھے دیہات کی کسی آبادی میں رہنے کی اجازت دیں۔ کیا ضرورت ہے کہ مَیں یہاں آپ

کے ساتھ دارالحکومت میں رہوں؟‘‘ 6 اَکیس متفق ہوا۔ اُس دن اُس نے اُسے صِقلاج شہر دے دیا۔ یہ شہر اُس وقت سے یہوداہ کے بادشاہوں کی ملکیت میں رہا ہے۔ 7 داؤد ایک سال اور چار مہینے فلستی ملک میں ٹھہرا رہا۔

8 صِقلاج سے داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ مختلف جگہوں پر حملہ کرنے کے لئے نکلتا رہا۔ کبھی وہ جسوریوں پر دھاوا بولتے، کبھی جرزیوں یا عمالیقیوں پر۔ یہ قبیلے قدیم زمانے سے یہوداہ کے جنوب میں شور اور مصر کی سرحد تک رہتے تھے۔ 9 جب بھی کوئی مقام داؤد کے قبضے میں آ جاتا تو وہ کسی بھی مرد یا عورت کو زندہ نہ رہنے دیتا لیکن بھیڑبکریوں، گائے بیلوں، گدھوں، اونٹوں اور کپڑوں کو اپنے ساتھ صِقلاج لے جاتا۔

جب بھی داؤد کسی حملے سے واپس آ کر بادشاہ اَکیس سے ملتا 10 تو وہ پوچھتا، ’’آج آپ نے کس پر چھاپہ مارا؟‘‘ پھر داؤد جواب دیتا، ’’یہوداہ کے جنوبی علاقے پر،‘‘ یا ’’یرحمئیلیوں کے جنوبی علاقے پر،‘‘ یا ’’قینیوں کے جنوبی علاقے پر۔‘‘ 11 جب بھی داؤد کسی آبادی پر حملہ کرتا تو وہ تمام باشندوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا اور نہ مرد، نہ عورت کو زندہ چھوڑ کر جات لاتا۔ کیونکہ اُس نے سوچا، ’’ایسا نہ ہو کہ فلستیوں کو پتا چلے کہ مَیں اصل میں اسرائیلی آبادیوں پر حملہ نہیں کر رہا۔‘‘

جتنا وقت داؤد نے فلستی ملک میں گزارا وہ ایسا ہی کرتا رہا۔ 12 اَکیس نے داؤد پر پورا بھروسا کیا، کیونکہ اُس نے سوچا، ’’اب داؤد کو ہمیشہ تک میری خدمت میں رہنا پڑے گا، کیونکہ ایسی حرکتوں سے اُس کی اپنی قوم اُس سے سخت متنفر ہو گئی ہے۔‘‘

28 اُن دنوں میں فلستی اسرائیل سے لڑنے کے لئے اپنی فوجیں جمع کرنے لگے۔ اَکیس نے داؤد سے بھی بات کی، ’’توقع ہے کہ آپ اپنے فوجیوں سمیت میرے ساتھ مل کر جنگ کے لئے نکلیں گے۔‘‘

2 داؤد نے جواب دیا، ’’ضرور۔ اب آپ خود دیکھیں گے کہ آپ کا خادم کیا کرنے کے قابل ہے!‘‘ اَکیس بولا، ’’ٹھیک ہے۔ پوری جنگ کے دوران آپ میرے محافظ ہوں گے۔‘‘

ساؤل جادوگرنی کی طرف رجوع کرتا ہے

3 اُس وقت سموایل انتقال کر چکا تھا، اور پورے اسرائیل نے اُس کا ماتم کر کے اُسے اُس کے آبائی شہر رامہ میں دفنایا تھا۔

اُن دنوں میں اسرائیل میں مُردوں سے رابطہ کرنے والے اور غیب دان نہیں تھے، کیونکہ ساؤل نے اُنہیں پورے ملک سے نکال دیا تھا۔

4 اب فلستیوں نے اپنی لشکرگاہ شونیم کے پاس لگائی جبکہ ساؤل نے تمام اسرائیلیوں کو جمع کر کے جلبوعہ کے پاس اپنا کیمپ لگایا۔ 5 فلستیوں کی بڑی فوج دیکھ کر وہ سخت دہشت کھانے لگا۔ 6 اُس نے رب سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی جواب نہ ملا، نہ خواب، نہ مقدّس قرعہ ڈالنے سے اور نہ نبیوں کی معرفت۔ 7 تب ساؤل نے اپنے ملازموں کو حکم دیا، ’’میرے لئے مُردوں سے رابطہ کرنے والی ڈھونڈو تاکہ مَیں جا کر اُس سے معلومات حاصل کر لوں۔‘‘ ملازموں نے جواب دیا، ’’عین دور میں ایسی عورت ہے۔‘‘

8 ساؤل بھیس بدل کر دو آدمیوں کے ساتھ عین دور کے لئے روانہ ہوا۔

رات کے وقت وہ جادوگرنی کے پاس پہنچ گیا اور

بولا، ”مُردوں سے رابطہ کر کے اُس روح کو پاتال سے بلا
دیں جس کا نام مَیں آپ کو بتاتا ہوں۔“ 9 جادوگرنی نے
اعتراض کیا، ”کیا آپ مجھے مروانا چاہتے ہیں؟ آپ کو پتا
ہے کہ ساؤل نے تمام غیب دانوں اور مُردوں سے رابطہ
کرنے والوں کو ملک میں سے مٹا دیا ہے۔ آپ مجھے کیوں
پھنسانا چاہتے ہیں؟“ 10 تب ساؤل نے کہا، ”رب کی
حیات کی قسم، آپ کو یہ کرنے کے لئے سزا نہیں ملے گی۔“
11 عورت نے پوچھا، ”مَیں کس کو بلاؤں؟“ ساؤل نے
جواب دیا، ”سموایل کو بلا دیں۔“

12 جب سموایل عورت کو نظر آیا تو وہ چیخ اُٹھی،
”آپ نے مجھے کیوں دھوکا دیا؟ آپ تو ساؤل ہیں!“
13 ساؤل نے اُسے تسلی دے کر کہا، ”ڈریں مت۔ بتائیں
تو سہی، کیا دیکھ رہی ہیں؟“ عورت نے جواب دیا، ”مجھے
ایک روح نظر آ رہی ہے جو چڑھتی چڑھتی زمین میں سے
نکل کر آ رہی ہے۔“ 14 ساؤل نے پوچھا، ”اُس کی
شکل وصورت کیسی ہے؟“ جادوگرنی نے کہا، ”چوغے میں
لپٹا ہوا بوڑھا آدمی ہے۔“

یہ سن کر ساؤل نے جان لیا کہ سموایل ہی ہے۔ وہ
منہ کے بل زمین پر جھک گیا۔ 15 سموایل بولا، ”تُو نے
مجھے پاتال سے بلوا کر کیوں مضطرب کر دیا ہے؟“ ساؤل
نے جواب دیا، ”مَیں بڑی مصیبت میں ہوں۔ فلستی مجھ
سے لڑ رہے ہیں، اور اللہ نے مجھے ترک کر دیا ہے۔ نہ وہ
نبیوں کی معرفت مجھے ہدایت دیتا ہے، نہ خواب کے
ذریعے۔ اِس لئے مَیں نے آپ کو بلوایا ہے تاکہ آپ مجھے
بتائیں کہ مَیں کیا کروں۔“

16 لیکن سموایل نے کہا، ”رب خود ہی تجھے چھوڑ کر
تیرا دشمن بن گیا ہے تو پھر مجھ سے دریافت کرنے کا کیا
فائدہ ہے؟ 17 رب اِس وقت تیرے ساتھ وہ کچھ کر رہا
ہے جس کی پیش گوئی اُس نے میری معرفت کی تھی۔ اُس
نے تیرے ہاتھ سے بادشاہی چھین کر کسی اَور یعنی داؤد کو
دے دی ہے۔ 18 جب رب نے تجھے عمالیقیوں پر اُس کا
سخت غضب نازل کرنے کا حکم دیا تھا تو تُو نے اُس کی نہ
سنی۔ اب تجھے اِس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ 19 رب تجھے
اسرائیل سمیت فلستیوں کے حوالے کر دے گا۔ کل ہی تُو اور
تیرے بیٹے یہاں میرے پاس پہنچیں گے۔ رب تیری پوری
فوج بھی فلستیوں کے قبضے میں کر دے گا۔“

20 یہ سن کر ساؤل سخت گھبرا گیا، اور وہ گر کر زمین
پر دراز ہو گیا۔ جسم کی پوری طاقت ختم ہو گئی تھی، کیونکہ اُس
نے پچھلے پورے دن اور رات روزہ رکھا تھا۔

21 جب جادوگرنی نے ساؤل کے پاس جا کر دیکھا
کہ اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں تو اُس نے کہا،
”جناب، مَیں نے آپ کا حکم مان کر اپنی جان خطرے میں
ڈال دی۔ 22 اب ذرا میری بھی سنیں۔ مجھے اجازت دیں
کہ مَیں آپ کو کچھ کھانا کھلاؤں تاکہ آپ تقویت پا کر
واپس جا سکیں۔“ 23 لیکن ساؤل نے انکار کیا، ”مَیں کچھ
نہیں کھاؤں گا۔“ تب اُس کے آدمیوں نے عورت کے
ساتھ مل کر اُسے بہت سمجھایا، اور آخرکار اُس نے اُن کی
سنی۔ وہ زمین سے اُٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔ 24 جادوگرنی
کے پاس موٹا تازہ بچھڑا تھا۔ اُسے اُس نے جلدی سے ذبح
کروا کر تیار کیا۔ اُس نے کچھ آٹا بھی لے کر گوندھا اور
اُس سے بے خمیری روٹی بنائی۔ 25 پھر اُس نے کھانا
ساؤل اور اُس کے ملازموں کے سامنے رکھ دیا، اور اُنہوں
نے کھایا۔ پھر وہ اُسی رات دوبارہ روانہ ہو گئے۔

فلستی داؤد پر شک کرتے ہیں

29 فلستیوں نے اپنی فوجوں کو افیق کے پاس جمع کیا،

جبکہ اسرائیلیوں کی لشکرگاہ یزرعیل کے چشمے کے پاس تھی۔
2 فلستی سردار جنگ کے لئے نکلنے لگے۔ اُن کے پیچھے سو سو اور ہزار ہزار سپاہیوں کے گروہ ہو لئے۔ آخر میں داؤد اور اُس کے آدمی بھی اَکیس کے ساتھ چلنے لگے۔

3 یہ دیکھ کر فلستی کمانڈروں نے پوچھا، ''یہ اسرائیلی کیوں ساتھ جا رہے ہیں؟'' اَکیس نے جواب دیا، ''یہ داؤد ہے، جو پہلے اسرائیلی بادشاہ ساؤل کا فوجی افسر تھا اور اب کافی دیر سے میرے ساتھ ہے۔ جب سے وہ ساؤل کو چھوڑ کر میرے پاس آیا ہے مَیں نے اُس میں عیب نہیں دیکھا۔''

4 لیکن فلستی کمانڈر غصے سے بولے، ''اُسے اُس شہر واپس بھیج دیں جو آپ نے اُس کے لئے مقرر کیا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ساتھ نکل کر اچانک ہم پر ہی حملہ کر دے۔ کیا اپنے مالک سے صلح کرانے کا کوئی بہتر طریقہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو ہمارے کٹے ہوئے سر پیش کرے؟ 5 کیا یہ وہی داؤد نہیں جس کے بارے میں اسرائیلی ناچتے ہوئے گاتے تھے، 'ساؤل نے ہزار ہلاک کئے جبکہ داؤد نے دس ہزار'؟''

6 چنانچہ اَکیس نے داؤد کو بلا کر کہا، ''رب کی حیات کی قسم، آپ دیانت دار ہیں، اور میری خواہش تھی کہ آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے میرے ساتھ نکلیں، کیونکہ جب سے آپ میری خدمت کرنے لگے ہیں مَیں نے آپ میں عیب نہیں دیکھا۔ لیکن افسوس، آپ سرداروں کو پسند نہیں ہیں۔ 7 اِس لئے مہربانی کر کے سلامتی سے لوٹ جائیں اور کچھ نہ کریں جو اُنہیں بُرا لگے۔''

8 داؤد نے پوچھا، ''مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ کیا آپ نے اُس دن سے مجھ میں نقص پایا ہے جب سے مَیں آپ کی خدمت کرنے لگا ہوں؟ مَیں اپنے مالک اور بادشاہ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کیوں نہیں نکل سکتا؟''

9 اَکیس نے جواب دیا، ''میرے نزدیک تو آپ اللہ کے فرشتے جیسے اچھے ہیں۔ لیکن فلستی کمانڈر اِس بات پر بضد ہیں کہ آپ اسرائیل سے لڑنے کے لئے ہمارے ساتھ نہ نکلیں۔ 10 چنانچہ کل صبح سویرے اُٹھ کر اپنے آدمیوں کے ساتھ روانہ ہو جانا۔ جب دن چڑھے تو دیر نہ کرنا بلکہ جلدی سے اپنے گھر چلے جانا۔''

11 داؤد اور اُس کے آدمیوں نے ایسا ہی کیا۔ اگلے دن وہ صبح سویرے اُٹھ کر فلستی ملک میں واپس چلے گئے جبکہ فلستی یزرعیل کے لئے روانہ ہوئے۔

صِقلاج کی تباہی اور داؤد کا بدلہ

30 تیسرے دن جب داؤد صِقلاج پہنچا تو دیکھا کہ شہر کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ اُن کی غیرموجودگی میں عمالیقیوں نے دشتِ نجب میں آ کر صِقلاج پر بھی حملہ کیا تھا۔ شہر کو جلا کر 2 وہ تمام باشندوں کو چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن کوئی ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ وہ سب کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ 3 چنانچہ جب داؤد اور اُس کے آدمی واپس آئے تو دیکھا کہ شہر بھسم ہو گیا ہے اور تمام بال بچے چھن گئے ہیں۔ 4 وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اِتنے روئے کہ آخرکار رونے کی سکت ہی نہ رہی۔ 5 داؤد کی دو بیویاں اخی نوعم یزرعیلی اور ابی جیل کرملی کو بھی اسیر کر لیا گیا تھا۔

6 داؤد کی جان بڑے خطرے میں آ گئی، کیونکہ اُس کے مرد غم کے مارے آپس میں اُسے سنگسار کرنے کی باتیں کرنے لگے۔ کیونکہ بیٹے بیٹیوں کے چھن جانے کے باعث سب سخت رنجیدہ تھے۔ لیکن داؤد نے رب اپنے خدا میں

پناہ لے کر تقویت پائی۔ 7 اُس نے ابیاتر بن اخی ملک کو حکم دیا، ”قرعہ ڈالنے کے لئے امام کا بالاپوش لے آئیں۔“ جب امام بالاپوش لے آیا 8 تو داؤد نے رب سے دریافت کیا، ”کیا مَیں لٹیروں کا تعاقب کروں؟ کیا مَیں اُن کو جا لوں گا؟“ رب نے جواب دیا، ”اُن کا تعاقب کر! تُو نہ صرف اُنہیں جا لے گا بلکہ اپنے لوگوں کو بچا بھی لے گا۔“

10-9 تب داؤد اپنے 600 مردوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ چلتے چلتے وہ بسور ندی کے پاس پہنچ گئے۔ 200 افراد اِتنے نڈھال ہو گئے تھے کہ وہ وہیں رُک گئے۔ باقی 400 مرد ندی کو پار کر کے آگے بڑھے۔

11 راستے میں اُنہیں کھلے میدان میں ایک مصری آدمی ملا اور اُسے داؤد کے پاس لا کر کچھ پانی پلایا اور کچھ روٹی، 12 انجیر کی ٹکی کا ٹکڑا اور کشمش کی دو ٹکیاں کھلائیں۔ تب اُس کی جان میں جان آ گئی۔ اُسے تین دن اور رات سے نہ کھانا، نہ پانی ملا تھا۔ 13 داؤد نے پوچھا، ”تمہارا مالک کون ہے، اور تم کہاں کے ہو؟“ اُس نے جواب دیا، ”مَیں مصری غلام ہوں، اور ایک عمالیقی میرا مالک ہے۔ جب مَیں سفر کے دوران بیمار ہو گیا تو اُس نے مجھے یہاں چھوڑ دیا۔ اب مَیں تین دن سے یہاں پڑا ہوں۔ 14 پہلے ہم نے کریتیوں یعنی فلستیوں کے جنوبی علاقے اور پھر یہوداہ کے علاقے پر حملہ کیا تھا، خاص کر یہوداہ کے جنوبی حصے پر جہاں کالب کی اولاد آباد ہے۔ شہر صِقلاج کو ہم نے بھسم کر دیا تھا۔“

15 داؤد نے سوال کیا، ”کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ لٹیرے کس طرف گئے ہیں؟“ مصری نے جواب دیا، ”پہلے اللہ کی قسم کھا کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے نہ ہلاک کریں گے، نہ میرے مالک کے حوالے کریں گے۔ پھر مَیں آپ کو اُن کے پاس لے جاؤں گا۔“ 16 چنانچہ وہ داؤد کو عمالیقی لٹیروں کے پاس لے گیا۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عمالیقی اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے بڑا جشن منا رہے ہیں۔ وہ ہر طرف کھانا کھاتے اور مَے پیتے ہوئے نظر آ رہے تھے، کیونکہ جو مال اُنہوں نے فلستیوں اور یہوداہ کے علاقے سے لوٹ لیا تھا وہ بہت زیادہ تھا۔

17 صبح سویرے جب ابھی تھوڑی روشنی تھی داؤد نے اُن پر حملہ کیا۔ لڑتے لڑتے اگلے دن کی شام ہو گئی۔ دشمن ہار گیا اور سب کے سب ہلاک ہوئے۔ صرف 400 جوان بچ گئے جو اونٹوں پر سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ 18 داؤد نے سب کچھ چھڑا لیا جو عمالیقیوں نے لُوٹ لیا تھا۔ اُس کی دو بیویاں بھی صحیح سلامت مل گئیں۔ 19 نہ بچہ نہ بزرگ، نہ بیٹا نہ بیٹی، نہ مال یا کوئی اَور لُوٹی ہوئی چیز رہی جو داؤد واپس نہ لایا۔ 20 عمالیقیوں کے گائے بیل اور بھیڑبکریاں داؤد کا حصہ بن گئیں، اور اُس کے لوگوں نے اُنہیں اپنے ریوڑوں کے آگے آگے ہانک کر کہا، ”یہ لُوٹے ہوئے مال میں سے داؤد کا حصہ ہے۔“

مالِ غنیمت کی تقسیم

21 جب داؤد اپنے آدمیوں کے ساتھ واپس آ رہا تھا تو جو 200 آدمی نڈھال ہونے کے باعث بسور ندی سے آگے نہ جا سکے وہ بھی اُن سے آ ملے۔ داؤد نے سلام کر کے اُن کا حال پوچھا۔ 22 لیکن باقی آدمیوں میں کچھ شرارتی لوگ بڑبڑانے لگے، ”یہ ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے آگے نہ نکلے، اِس لئے اِنہیں لُوٹے ہوئے مال کا حصہ پانے کا حق نہیں۔ بس وہ اپنے بال بچوں کو لے کر چلے جائیں۔“

23 لیکن داؤد نے انکار کیا۔ ”نہیں، میرے بھائیو، ایسا مت کرنا! یہ سب کچھ رب کی طرف سے ہے۔ اُسی

نے ہمیں محفوظ رکھ کر حملہ آور لٹیروں پر فتح بخشی۔ 24 تو پھر ہم آپ کی بات کس طرح مانیں؟ جو پیچھے رہ کر سامان کی حفاظت کر رہا تھا اُسے بھی اُتنا ہی ملے گا جتنا کہ اُسے جو دشمن سے لڑنے گیا تھا۔ ہم یہ سب کچھ برابر برابر تقسیم کریں گے۔"

25 اُس وقت سے یہ اصول بن گیا۔ داؤد نے اِسے اسرائیلی قانون کا حصہ بنا دیا جو آج تک جاری ہے۔ 26 صِقلاج واپس پہنچنے پر داؤد نے لُوٹے ہوئے مال کا ایک حصہ یہوداہ کے بزرگوں کے پاس بھیج دیا جو اُس کے دوست تھے۔ ساتھ ساتھ اُس نے پیغام بھیجا، "آپ کے لئے یہ تحفہ رب کے دشمنوں سے لُوٹ لیا گیا ہے۔" 27 یہ تحفے اُس نے ذیل کے شہروں میں بھیج دیئے: بیت ایل، رامات نجب، یتیر، 28 عروعیر، سِفموت، اِستموع، 29-31 رکل، حُرمہ، بورعسان، عتاک اور حبرون۔ اِس کے علاوہ اُس نے تحفے یرحمئیلیوں، قینیوں اور باقی اُن تمام شہروں کو بھیج دیئے جن میں وہ کبھی ٹھہرا تھا۔

ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا انجام

31 اِتنے میں فلستیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی۔ لڑتے لڑتے اسرائیلی فرار ہونے لگے، لیکن بہت سے لوگ جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر شہید ہو گئے۔

2 پھر فلستی ساؤل اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابی نداب اور ملکی شوع کے پاس جا پہنچے۔ تینوں بیٹے ہلاک ہو گئے 3 جبکہ لڑائی ساؤل کے اِرد گرد عروج تک پہنچ گئی۔ پھر وہ تیراندازوں کا نشانہ بن کر بُری طرح زخمی ہو گیا۔ 4 اُس نے اپنے سلاح بردار کو حکم دیا، "اپنی تلوار میان سے کھینچ کر مجھے مار ڈال، ورنہ یہ نامختون مجھے چھید کر بے عزت کریں گے۔" لیکن سلاح بردار نے انکار کیا، کیونکہ وہ بہت ڈرا ہوا تھا۔ آخر میں ساؤل اپنی تلوار لے کر خود اُس پر گر گیا۔

5 جب سلاح بردار نے دیکھا کہ میرا مالک مر گیا ہے تو وہ بھی اپنی تلوار پر گر کر مر گیا۔ 6 یوں اُس دن ساؤل، اُس کے تین بیٹے، اُس کا سلاح بردار اور اُس کے تمام آدمی ہلاک ہو گئے۔

7 جب میدانِ یزرعیل کے پار اور دریائے یردن کے پار رہنے والے اسرائیلیوں کو خبر ملی کہ اسرائیلی فوج بھاگ گئی اور ساؤل اپنے بیٹوں سمیت مارا گیا ہے تو وہ اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، اور فلستی چھوڑے ہوئے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں بسنے لگے۔

8 اگلے دن فلستی لاشوں کو لُوٹنے کے لئے دوبارہ میدانِ جنگ میں آ گئے۔ جب اُنہیں جِلبوعہ کے پہاڑی سلسلے پر ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مُردہ ملے 9 تو اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ کر اُس کا زرہ بکتر اُتار لیا اور قاصدوں کو اپنے پورے ملک میں بھیج کر اپنے بتوں کے مندر میں اور اپنی قوم کو فتح کی اطلاع دی۔ 10 ساؤل کا زرہ بکتر اُنہوں نے عستارات دیوی کے مندر میں محفوظ کر لیا اور اُس کی لاش کو بیت شان کی فصیل سے لٹکا دیا۔

11 جب یبیس جِلعاد کے باشندوں کو خبر ملی کہ فلستیوں نے ساؤل کی لاش کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے 12 تو شہر کے تمام لڑنے کے قابل آدمی بیت شان کے لئے روانہ ہوئے۔ پوری رات چلتے ہوئے وہ شہر کے پاس پہنچ گئے۔ ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو فصیل سے اُتار کر وہ اُنہیں یبیس کو لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے لاشوں کو بھسم کر دیا 13 اور بچی ہوئی ہڈیوں کو شہر میں جھاؤ کے درخت کے سائے میں دفنایا۔ اُنہوں نے روزہ رکھ کر پورے ہفتے تک اُن کا ماتم کیا۔